

تشریح و پابھی ہر پیر و مستقیم  
 اے ابریکرم باز تو کتاب اللہی

# ابریکرم

مکتوبات طیبات

نور اللہ علیہ السلام

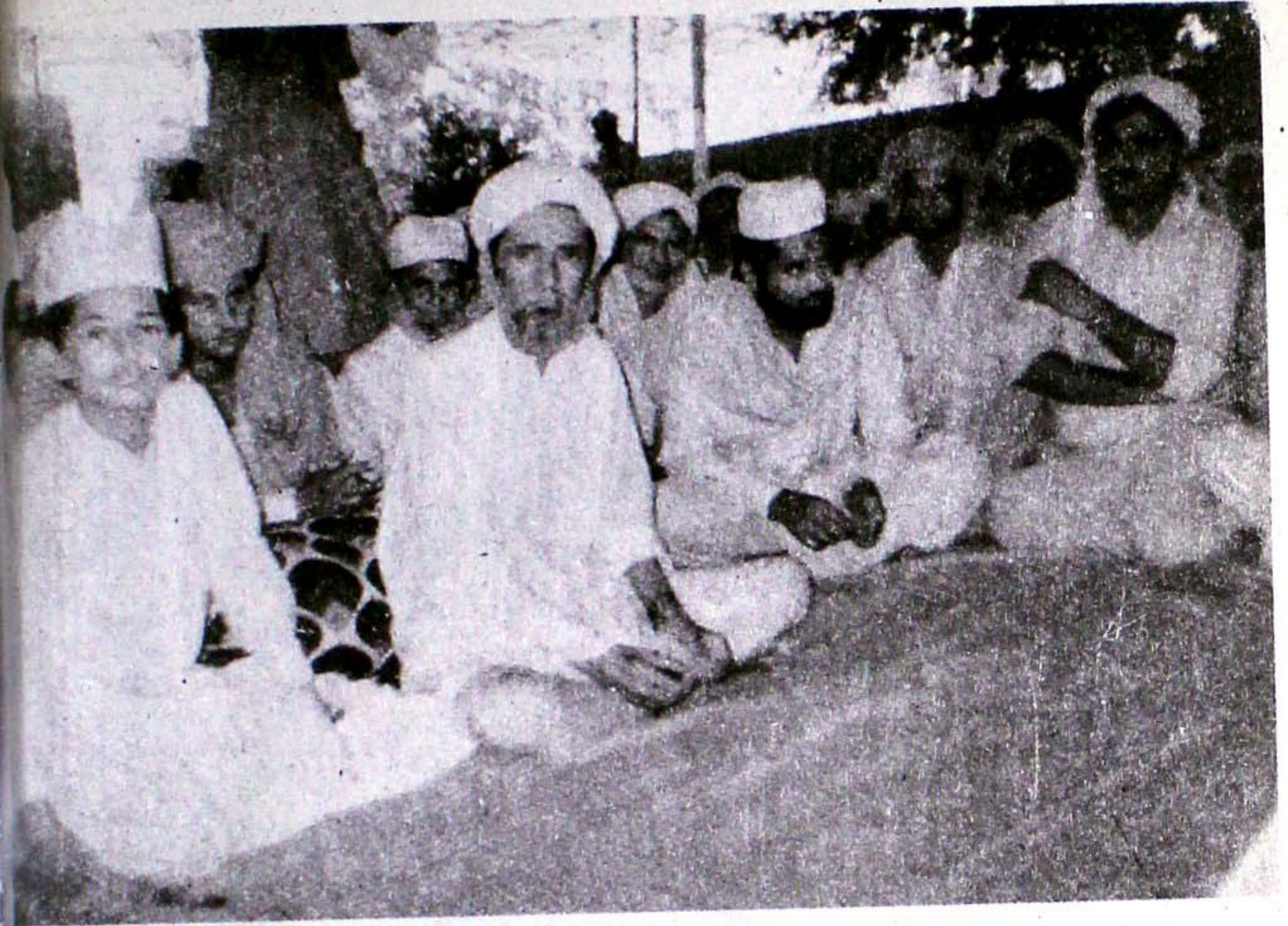
نور محمد سید کرم حسین حنفی قادری

نور اللہ علی مرتدہ المشہور حضور قید عالم سنگانوی

تالیف الطیف

محیط حسین احمد  
 صاحبزادہ بوخس سید حسین قادری





عرس شریف کے پہلے روز مجلس میں حضور قبلہ عالم منگانویؒ اپنے صاحبزادگان قبلہ پیر مظہر حسین صاحب، پیر اختر حسین صاحب، پیر طاہر حسین صاحب کے ہمراہ جلوہ انگروز ہیں۔ ( )





## ☆ شہسب فی انتہا ☆

- ✽ ہمارے قبلہ گا ہی حضور قبلہ عالم منگانوی کے اس والہانہ عشق و محبت کے نام جو آپ کو مکین گنبد خضریٰ کی ذات بابرکات سے تھا۔
- ✽ اُس مستی و بے خودی کے نام جس نے ایک عالم کو رسول اکرم ﷺ کی محبت میں مست و بے خود بنا دیا۔
- ✽ سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی آہوں اور اشکبارنگا ہوں کے نام جنہوں نے جذبہ عشق کو ایک نیا رنگ دیا۔
- ✽ اشتیاق و وارفتگی کے ان لمحات کے نام جو حجاز مقدس کیلئے ہمیشہ آپ کو بیتاب رکھتے۔
- ✽ شوقِ زیارت کی اس بیقراری کے نام جس نے ہزاروں دلوں میں مدینہ طیبہ کی تڑپ پیدا کر دی۔
- ✽ دیار حبیب کے ان ایمان افروز تذکروں کے نام جن کا عکس جمیل آپ کے ہر خط سے نمایاں ہے۔
- ✽ بارگاہِ رحمتہ العالمین کی عطائے بندہ نوازی کے نام ہر کہ و مہ جس کا معترف ہے۔

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ! ایسا  
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتے کا بھلا ہو

مطالعہ شہسب  
2005



(سلسلہ طریقت خاندان قادریہ غوثیہ، قطبیہ، کرمیہ)  
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

# شجرہ شریف

سرور کونین شاہ انبیاء کے واسطے  
کر میری مشکل کشا مشکل کشا کے واسطے  
رحم کیجئے حضرت زین العباہ کے واسطے  
بخش تسلیم و رضا موسیٰ رضا کے واسطے  
سری سقلی و جنید باصفا کے واسطے  
کر فضل ابو الفضل ابو الفرح کے واسطے  
شیخ ابو سعید شیخ اصفیاء کے واسطے  
غوث اعظم شاہ جیلاں شہنشاہ کے واسطے  
مغفرت دے سید احمد بادشاہ کے واسطے  
نور الدین، شاہ میر شاہ دوسرا کے واسطے  
حضرت سید محمد غوث شاہ کے واسطے  
ثالث عبد القادر حق آشنا کے واسطے  
رزق پاکیزہ عطا کر مصطفیٰ کے واسطے  
حضرت محمود حضرت مجتبیٰ کے واسطے  
شاہ غلام غوث شاہ اتقیاء کے واسطے  
حضرت سلطان امان اللہ شاہ کے واسطے  
روشنائی دے چراغ حق نما کے واسطے  
قطب اعظم غوث عالم قطب شاہ کے واسطے  
حضرت شیر محمد قبلہ گاہ کے واسطے  
سید سردار علی شاہ راہنما کے واسطے  
گل محمد صاحب جو دوستا کے واسطے  
پیر کرم حسین فخر الاولیاء کے واسطے  
رہبران سلسلہ طیبہ کے واسطے

یا خدا وندا کرم کر مصطفیٰ کے واسطے  
سر جھکائے ہاتھ پھیلائے کھڑے تیرے حضور  
از طفیل سید الشہداء حسین ابن علی  
حضرت باقر و جعفر موسیٰ کاظم کے طفیل  
معرفت معروف کے معروف اہل اللہ سے کر  
از طفیل شیخ شبلی رب حلی رحمت  
دور کر رنج و حزن ابو الحسن کے نام سے  
پیر پیراں میر میراں شاہ محی الدین ولی  
از پئے عبد الوہاب، فضل اللہ، ابو الفرح  
دے سعادت حضرت مسعود احمد کیلئے  
شمس وحدت سے ثنا سا کر طفیل شمس الدین  
ثانی عبد القادر و شاہ پیر بالا کیلئے  
از پئے عبد الوہاب، عابد و عبد الرزاق  
جان و دل کو شاد رکھ آباد اپنے عشق سے  
نام حیدر بخش کے سب بخش دے جرم و خطا  
ہم گنہگاروں پہ بخشش کر خداوند جہاں  
حضرت علی شیر ابو الخیر خواجہ کے لیے  
کر کرم فرما کرم دونوں جہاں میں رکھ شرم  
میکدہ قادری کے مئے کشوں کو شاد رکھ  
ہر خطا و ہر بلا سے دے پناہ میرے خدا  
کیجئے ہر حال میں ہم پر عنایت بے حساب  
نظر فرما بر مظہر اے صاحب لطف و نظر  
انا حسنا فی الدنیا و فی الاخرہ



# فہرست

مضمون

صفحہ نمبر

نمبر شمار

5	شرف انتساب	1
10	اے ابر کرم کبھی آ بھی برس	2
11	پیش گفتار	3
15	باب اقلیم فقر و عشق حضرت پیر محمد کرم حسین	4
30	تقریظ	5
33	خطوط نویسی تاریخ کے آئینہ میں مکتوبات	6
43	مکتوب ۱ ﴿ میاں جان محمد گجراتی کے نام ﴾	7
45	مکتوبات ۲ ﴿ میاں جان محمد گجراتی کے نام ﴾	8
47	مکتوبات 3 ﴿ میاں جان محمد گجراتی کے نام ﴾	9
51	مکتوبات 4 ﴿ میاں غلام قادر گجراتی کے نام ﴾	10
52	مکتوبات 5 ﴿ میاں غلام قادر گجراتی کے نام ﴾	11
54	مکتوبات 6 ﴿ میاں غلام قادر گجراتی کے نام ﴾	12
57	مکتوبات 7 ﴿ ملک عبدالرحمن ثانی کے نام ﴾	13
62	مکتوبات 8 ﴿ میاں غلام رسول صاحب کے نام ﴾	14
64	مکتوبات 9 ﴿ ملک عبدالرحمن ثانی کے نام ﴾	15
66	مکتوبات 10 ﴿ ملک عبدالرحمن ثانی کے نام ﴾	16
68	مکتوبات 11 ﴿ میاں غلام رسول صاحب کے نام ﴾	17
70	مکتوبات 12 ﴿ میاں غلام رسول صاحب کے نام ﴾	18
72	مکتوبات 13 ﴿ میاں غلام رسول صاحب کے نام ﴾	19
74	مکتوبات ۱۴ ﴿ حضرت پیرزادہ محمد امداد حسین صاحب کے نام ﴾	20
75	مکتوبات 15 ﴿ میاں غلام رسول صاحب کے نام ﴾	21
76	مکتوبات 16 ﴿ میاں غلام رسول صاحب کے نام ﴾	22
78	مکتوبات 17 ﴿ میاں غلام رسول صاحب کے نام ﴾	23
79	مکتوبات 18 ﴿ میاں غلام رسول صاحب کے نام ﴾	24
80	مکتوبات 19 ﴿ میاں غلام رسول صاحب کے نام ﴾	25
82	مکتوبات 20 ﴿ میاں غلام رسول صاحب کے نام ﴾	26
85	مکتوبات 21 ﴿ میاں غلام رسول صاحب کے نام ﴾	27



87	مکتوبات 22 ﴿ میاں غلام رسول صاحب کے نام ﴾	28
91	مکتوبات 23 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	29
97	مکتوبات 24 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	30
101	مکتوبات 25 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	31
103	نہاں ہو کر بھی یہ شانِ کرم ہے	
104	مکتوبات 26 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	32
107	مکتوبات 27 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	33
110	مکتوبات 28 ﴿ ڈاکٹر محمد سلیم صاحب کے نام ﴾	34
114	مکتوبات 29 ﴿ پیر جاوید اقبال صاحب کے نام ﴾	35
116	مکتوبات 30 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	36
121	مکتوبات 31 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	37
124	مکتوبات 32 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	38
126	مکتوبات 33 ﴿ پیر جاوید اقبال صاحب کے نام ﴾	39
130	مکتوبات 34 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	40
132	مکتوبات 35 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	41
134	مکتوبات 36 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	42
136	مکتوبات 37 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	43
138	مکتوبات 38 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	44
141	مکتوبات 39 ﴿ میاں گلشیر صاحب کے نام ﴾	45
142	مکتوبات 40 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	46
147	مکتوبات 41 ﴿ ملک محمد ربنواز صاحب کے نام ﴾	47
148	مکتوبات 42 ﴿ ملک محمد ربنواز صاحب کے نام ﴾	48
150	مکتوبات 43 ﴿ ملک محمد ربنواز صاحب کے نام ﴾	49
152	مکتوبات 44 ﴿ ملک محمد ربنواز صاحب کے نام ﴾	50
154	مکتوبات 45 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	51
159	مکتوبات 46 ﴿ پیر سخی حسین صاحب کے نام ﴾	52
163	مکتوبات 47 ﴿ پیر جاوید اقبال صاحب کے نام ﴾	53
164	مکتوبات 48 ﴿ حاجی مبارک علی نثار کے ﴾	54
166	مکتوبات 49 ﴿ میاں غلام رسول صاحب کے نام ﴾	55
169	مکتوبات 50 ﴿ درویشان کوٹ بلوچ کے نام ﴾	56



171	مکتوبات 51 ﴿ حاجی مبارک علی ثار کے ﴾	57
172	مکتوبات 52 ﴿ پیر سخی حسین صاحب کے نام ﴾	58
175	مکتوبات 53 ﴿ حاجی مبارک علی ثار کے ﴾	59
177	مکتوبات 54 ﴿ پیر سخی حسین صاحب کے نام ﴾	60
179	مکتوبات 55 ﴿ حاجی مبارک علی ثار کے ﴾	61
181	مکتوبات 56 ﴿ پیر جاوید اقبال صاحب کے نام ﴾	62
182	مکتوبات 57 ﴿ حافظ محمد نواز کے نام ﴾	63
183	مکتوبات 58 ﴿ ڈاکٹر امیر الدین کے نام ﴾	64
186	مکتوبات 59 ﴿ ملک حق نواز صاحب کے نام ﴾	65
191	مکتوبات 60 ﴿ ملک محمد بنواز صاحب کے نام ﴾	66
194	مکتوبات ۶۱ ﴿ جناب پیر محمد کرم شاہ ﴾	67
195	مکتوبات ۶۲ ﴿ ملک محمد بنواز کے نام ﴾	68
197	مکتوبات ۶۳ ﴿ ملک محمد بنواز کے نام ﴾	69
198	مکتوبات ۶۴ ﴿ میاں محمد نواز صاحب کے نام ﴾	70
200	مکتوبات ۶۵ ﴿ حاجی محمد نواز قادری کے نام ﴾	71
201	مکتوبات ۶۶ ﴿ بابا ڈاکٹر علی محمد سندھی کے نام ﴾	72
202	مکتوبات ۶۷ ﴿ حاجی محمد انور کے نام ﴾	73
204	مکتوبات ۶۸ ﴿ ڈاکٹر ریاض حسین مگسی کے نام ﴾	74
208	مکتوبات ۶۹ ﴿ بابا ڈاکٹر علی محمد سندھی کے نام ﴾	75
210	مکتوبات ۷۰ ﴿ لالہ محمد رفیق طاہر صاحب کے نام ﴾	76
213	مکتوبات ۷۱ ﴿ محمد الرحمن ثانی ﴾	77
215	مکتوبات ۷۲ ﴿ میاں غلام رسول ﴾	78
216	مکتوبات ۷۳ ﴿ میاں غلام رسول ﴾	79
217	مکتوبات ۷۴ ﴿ محمد مبارک ثار ﴾	80
218	مکتوبات ۷۵ ﴿ مبارک غلام غوث اعظم ﴾	81
219	مکتوبات ۷۶ ﴿ محمد بنواز قادری ﴾	82
220	مکتوبات ۷۷ ﴿ آفیسر آف سٹیل ملز کراچی ﴾	83
221	مکتوبات ۷۸ ﴿ مکرمی محمد مبارک ثار ﴾	84
222	مکتوبات ۷۹ ﴿ ملک محمد بنواز کے نام ﴾	85
223	مکتوبات ۸۰ ﴿ جناب سخی حسین ﴾	86



تیرے درس کو نیناں ترس گئے

تیرا راہ تگتے گئے بیت برس

تجھے ترس رہا میرا خشک چمن

اے ابز گرم کبھی ابھی برس





تیرے درس کو نیناں ترس گئے

تیرا راہ تگتے گئے بیت برس

تجھے ترس رہا میرا خشک چمن

اے ابز گرم کبھی ابھی برس





## ☆ پیش گفتار ☆

الحمد لله رب العلمين و الصلوة و السلام على حبيبه  
 رحمة للعالمين و على آله واصحابه و اوليائه امته اجمعين  
 اما بعد! قطب الاولياء حضرت قبلہ عالم منگانوی قدس اللہ تعالیٰ روحہ کے وصال سے  
 کچھ عرصہ بعد ایک روز حضور کے دیرینہ نیاز مند ملک عبدالرحمن ثانی صاحب نے دربار  
 شریف پر راقم السطور سے کہا اگر حضور کے خطوط ایک کتاب کی صورت میں محفوظ کر  
 لیے جائیں تو ڈرویشوں کیلئے یہ ایک گراں مایہ تحفہ ہوگا اور یہ کام آپ ہی کر سکتے ہیں  
 آپ اگر ڈرویشوں سے کہیں تو وہ حضور کے خطوط دے دیں گے۔ متوسلین درگاہ میں  
 سے جنکے پاس بھی حضور کے خطوط ہوں آپ خط کے ذریعے اور نہیں تو ان کی فوٹو کا  
 پیاں دربار شریف پر منگوالیں۔ میں نے حامی بھری حالانکہ اس وقت میرے پاس  
 حضور کا ایک بھی خط نہیں تھا۔ چونکہ میرا طالب علمی کا زمانہ تھا کچھ دنوں بعد یہ بات  
 میرے گوشہ دماغ سے فراموش ہوگئی۔ ملک صاحب واپس میانوالی چلے گئے تو چند  
 روز بعد مجھے ان کا ایک خط موصول ہوا جس میں انہوں نے دوبارہ حضور کے مکاتیب  
 جمع کرنے سے متعلق تحریر کیا اور اپنے پاس محفوظ شدہ حضور کے دو خطوط کی فوٹو کا پیاں  
 بھی ارسال کیں یوں مکتوبات کے جمع کرنے کا آغاز ہوا۔

یارانِ طریقت میں سے جن کے پاس بھی حضور کے خطوط ہونے کا علم ہوا میں نے خط  
 لکھ کر انکی فوٹو کا پیاں دربار شریف پر طلب کیں اس طرح حضور کے خطوط اکٹھے ہونے  
 شروع ہوئے جو اب ﴿ابراہیم کرم﴾ کی صورت میں قارئین کے پیش نظر ہیں۔

بلوآنہ شریف قیام کے دوران اور بعد ازاں منگانوی شریف میں آمد کے بعد بھی حضور



تمام خطوط کے جوابات اپنی پہلی فرصت میں مرقوم فرماتے لیکن عمر شریف کے آخری حصہ میں مسلسل علالت کے باعث حضور بہت کم خط لکھا کرتے تھے اکثر حضرت انجی قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب اور میں اپنی طرف سے جواب ارسال کر دیا کرتے تھے ہاں! بعض اوقات ہم حاضر نہ ہوتے تو حضور ضروری جوابات اور رقعہ جات خود تحریر فرما دیا کرتے۔ حضور کے خطوط کا سب سے زیادہ ذخیرہ چچا میاں غلام رسول صاحب قادری کے پاس محفوظ تھا چونکہ وہ بڑے بازوق، سخن آشنا اور علم و فضل سے بہرہ ور تھے حضور انہیں باقاعدگی سے جواب ارسال فرماتے وہ شعر و شاعری سے بھی لگاؤ رکھتے تھے اس لیے اکثر و بیشتر دونوں جانب سے منظوم خطوط بھی موصول ہوتے لالہ محمد رفیق طاہر صاحب نے راقم السطور کو بتایا میں نے خود ان کے پاس ایک قلمی کتاب میں حضور کے ارسال فرمودہ خطوط کا ذخیرہ دیکھا جس میں انہوں نے ہر ورق کے ساتھ حضور کا ایک خط رکھا ہوا تھا مجھے ایک ایک خط نکال کر سنا تے اور فرماتے میں نے یہ خط آپ کی خدمت میں منظوم تحریر کیا تو حضور نے اسکا منظوم یہ جواب ارسال فرمایا لیکن شومی قسمت ان کے وصال کے بعد وہ مجموعہ کسی نے چھپا لیا یا ضائع ہو گیا فقط تیرہ خطوں انکی الماریوں سے برآمد ہوئے۔

اس کے علاوہ میاں غلام قادر گجراتی کے پاس بھی حضور کے مکاتیب کا ایک ذخیرہ تھا جو ان کی وفات کے بعد سیلاب کی نذر ہو گیا صرف چند ایک خطوط مل سکے۔

دیگر شروع میں جن لوگوں کی طرف آپ خطوط ارسال فرمایا کرتے تھے اب ان میں سے اکثر و بیشتر کا انتقال ہو چکا ہے اور بعد میں تو ویسے بھی حضور کم خطوط ارسال فرمایا کرتے تھے پھر بھی کوشش کر کے حضور کی چھوٹی بڑی تحریر ملا کر (ستر - 70) خطوط دستیاب ہوئے ہیں جن کو اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے اور اسکی ترتیب جدید طرز پر کی گئی ہے۔



اول : خطوط نویسی سے متعلق تاریخی حقائق پر ایک جامع مقالہ تحریر کیا گیا۔  
دوم : جن احباب کی طرف خطوط ارسال کیے گئے انکا مختصر تعارف، حضور سے تعلق کی نوعیت اور خط کا پس منظر بھی بیان کیا گیا۔

سوم : عربی عبارت اور فارسی اشعار کا نیچے حاشیہ میں ترجمہ کر دیا گیا۔

چہارم : خطوط کی ترتیب زمانی حساب سے کی گئی ہے حضور کا پہلا خط بارہ ﴿12﴾ برس کی عمر شریف کا تحریر شدہ ملا ہے اور آخری وصال سے دو ہفتے قبل کا ہے جن خطوط پر تاریخ درج نہیں تھی ان کی ترتیب خط کے مندرجات سے کی گئی ہے ویسے بھی بعض خطوط میں ماقبل اور مابعد واقعات کا تذکرہ ملتا ہے۔

پنجم : بعض یارانِ طریقت کے مختصر کوائف بھی مرقوم کیے گئے آج اگرچہ یہ افراد محتاج تعارف نہیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انکے نام ایک معممہ بن جائیں گے لہذا قدرے وضاحت کر دی حضور کے خطوط میں بعض ایسے افراد کے نام بھی تحریر تھے جنکے متعلق راقم السطور بھی ناواقف تھا ایسے ہی یہ کردار بھی وقت کے ساتھ ساتھ غیر معروف ہو جاتے اسی خیال کے پیش نظر اختصار کے ساتھ حضور سے متعلق انکے بعض حالات قلمبند کر دیئے تاکہ یادگار رہیں۔

ششم : آخر میں حضور کے بعض منتخب خطوط کا عکس بھی شامل کتاب کیا گیا ہے۔ تاکہ قارئین حضور کی خوبصورت ہاینڈ رائٹنگ سے بھی مستفیض ہو سکیں۔

ہفتم : یوں ان بکھرے ہوئے موتیوں کو ﴿ابو کرم﴾ کی صورت میں ایک خوبصورت و دل نشین مالا میں پرو دیا ہے چونکہ خطوط میں کسی تکلف اور تزیین سے کام نہیں لیا جاتا اس لیے یہ تحریر کرنے والے کی شخصیت کے عکاس ہوتے ہیں۔

الغرض یہ خطوط ہمارے قبلہ گا ہی سیدی و مولائی حضور قبلہ عالم منگانوی کی پاکیزہ نجی زندگی کا ایک حسین و جمیل گلدستہ ہیں جن سے حضور کے ظاہر و باطن کی یکسانیت



اول : خطوط نویسی سے متعلق تاریخی حقائق پر ایک جامع مقالہ تحریر کیا گیا۔  
دوم : جن احباب کی طرف خطوط ارسال کیے گئے ان کا مختصر تعارف، حضور سے تعلق کی نوعیت اور خط کا پس منظر بھی بیان کیا گیا۔

سوم : عربی عبارت اور فارسی اشعار کا نیچے حاشیہ میں ترجمہ کر دیا گیا۔

چہارم : خطوط کی ترتیب زمانی حساب سے کی گئی ہے حضور کا پہلا خط بارہ (12) برس کی عمر شریف کا تحریر شدہ ملا ہے اور آخری وصال سے دو ہفتے قبل کا ہے جن خطوط پر تاریخ درج نہیں تھی ان کی ترتیب خط کے مندرجات سے کی گئی ہے ویسے بھی بعض خطوط میں ماقبل اور مابعد واقعات کا تذکرہ ملتا ہے۔

پنجم : بعض یارانِ طریقت کے مختصر کوائف بھی مرقوم کیے گئے آج اگرچہ یہ افراد محتاج تعارف نہیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے نام ایک معممہ بن جائیں گے لہذا قدرے وضاحت کر دی حضور کے خطوط میں بعض ایسے افراد کے نام بھی تحریر تھے جنکے متعلق راقم السطور بھی ناواقف تھا ایسے ہی یہ کردار بھی وقت کے ساتھ ساتھ غیر معروف ہو جاتے اسی خیال کے پیش نظر اختصار کے ساتھ حضور سے متعلق انکے بعض حالات قلمبند کر دیئے تاکہ یادگار رہیں۔

ششم : آخر میں حضور کے بعض منتخب خطوط کا عکس بھی شامل کتاب کیا گیا ہے۔ تاکہ قارئین حضور کی خوبصورت ہاینڈ رائٹنگ سے بھی مستفیض ہو سکیں۔

ہفتم : یوں ان بکھرے ہوئے موتیوں کو ﴿ابو کرم﴾ کی صورت میں ایک خوبصورت و دل نشین مالا میں پرو دیا ہے چونکہ خطوط میں کسی تکلف اور تزیین سے کام نہیں لیا جاتا اس لیے یہ تحریر کرنے والے کی شخصیت کے عکاس ہوتے ہیں۔

الغرض یہ خطوط ہمارے قبلہ گا ہی سیدی و مولائی حضور قبلہ عالم منگانوی کی پاکیزہ نجی زندگی کا ایک حسین و جمیل گلدستہ ہیں جن سے حضور کے ظاہر و باطن کی یکسانیت



اظہر من الشمس ہے۔ اس سے بڑھ کر حضور کی شخصیت کا روشن اور نمایاں پہلو اور کیا ہو سکتا ہے کہ زندگی بھر آپ کے قول و فعل میں تضاد کبھی محسوس تک نہ ہوا اللہ کریم اپنے حبیب لیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تصدق سے ہمیں حضور کے نقش قدم پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے ہماری اس ادنیٰ مساعی کو بارگاہِ شیخ میں شرف قبولیت سے ہمکنار فرمائے اور عالمِ آخرت میں بھی حضور کی غلامی اور معیت سے بہرہ مند فرمائے۔

﴿لَقَوْلِهِ تَعَالَى يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ مِّمَّا مَنِعُوا عَنْهُمْ (پ ۱۵۷)﴾ جس دن ہم ہر جماعت کو اسکے امام کے ساتھ بلائیں گے یعنی دنیا میں کسی مردِ صالح کو امام بنا لینا چاہیے تاکہ حشر میں اس مردِ حق کا ساتھ نصیب ہو جسکا کوئی امام نہ ہوگا اسکا شیطان امام ہوگا۔

﴿اللَّهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ آمین

ابوالحسن محمد طاہر حسین قادری غفرلہ

۱۶، جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ خادم خانہ زار آستانہ عالیہ غوثیہ، قطبیہ دربار کرمیہ

بمطابق ۳، اگست ۲۰۰۴ء طاہر آباد منگانی شریف ضلع جھنگ





## باب اقلیم فقر و عشق

حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادری

نور اللہ رُوحہ، وَأَفَاضَ عَلَيْنَا فَتُوْحَه

مدنیہ الاولیاء ملتان کے بعد ضلع جھنگ اولیاء کرام کا سب سے بڑا مسکن ہے۔ کثرت جنگلات کے باعث اس کا نام جھنگ مشہور ہوا۔ جھنگ پنجابی میں درختوں کے جھنڈ کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد میں مست و بے خود رہنے والوں کے لئے جنگل و بیاباں سب سے پسندیدہ ترین جگہیں ہوتی ہیں۔ اس لئے خصوصاً سلسلہ قادریہ اور دوسرے سلاسل کے مشہور اولیاء کرام نے جھنگ میں سکونت اختیار کی۔ ان نامور اور عالی مرتب اولیاء کرام میں ایک معزز ترین نام ”حضرت پیر محمد کرم حسین حنفی القادری“ کا ہے۔

☆ اس قطب زمانہ ولی نے اپنی ولایت اور مقام کو ساری زندگی اس طرح پوشیدہ رکھا کہ سوائے اولیاء کرام کے ان کے درجات سے کوئی آگاہ نہ ہو سکا ☆

قطب دوراں، مجدد زماں حضور قبلہ عالم کی ولادت باسعادت ضلع میانوالی کے ایک گاؤں ”نواں“ میں یکم شوال ۱۳۵۹ ہجری بروز ہفتہ کو ایک نامور ولی حضرت خواجہ حافظ گل محمد قطبی قادری کے ہاں ہوئی آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق ”دوآبہ“ ضلع میانوالی کے ”بھم اعوان“ خاندان سے ہے۔ جو کشمیر سے ہجرت کر کے دریائے سندھ کے کنارے آباد ہوئے۔ یہ کشمیری اعوان حضرت عون المعروف قطب شاہ قادری کی اولاد ہیں۔ آپ کے پردادا ”دوآبہ“ سے ہجرت کے ”نواں“ تشریف لائے تھے حضور قبلہ عالم منگانوی کے والد گرامی سلسلہ عالیہ قادریہ کے ایک قابل فخر ستارے تھے آپ اپنے پیر و مرشد حضرت سید سردار علی شاہ دہڑوی کے حکم پر میانوالی سے بغرض تبلیغ ہجرت کر کے جھنگ کے چک بلوآنہ میں تشریف لائے ان دنوں



یہ علاقہ رہنمی اور جرائم کا مرکز تھا اللہ تعالیٰ کے ولی نے اپنی پُر اثر اور محبت بھری تبلیغ سے بہت کم عرصہ میں اس علاقہ کی قسمت بدل دی اور صرف چند سالوں میں یہ علاقہ دین کا مرکز بن گیا۔ لیکن حضرت خواجہ حافظ گل محمد قادریؒ کی زندگی نے وفانہ کی اور آپ عالم جوانی میں ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۷۲ ہجری کو بلوآ نہ شریف میں وصال فرما گئے۔ آپ کا مزار اقداس آج بھی مرجع خلایق ہے۔

آپ کے وصال کے وقت حضور قبلہ عالم منگا نویؒ کی عمر مبارک ۱۴ سال تھی اور آٹھویں جماعت کے طالب علم تھے۔ سات معصوم بہن بھائیوں اور اور والد گرامی کا وسیع حلقہ ارادت، وطن اور رشتہ داروں سے سینکڑوں میل دوری اور سجادہ نشینی کے بارگراں آپ کے نازک کندھوں پر آن پڑے۔ جمادی الاول ۱۳۷۲ ہجری میں جب آپ والد گرامی کے مسند ارشاد پر متمکن ہوئے اور آپ کے مرشد پاک حضرت اعلیٰ دہڑویؒ نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا تو اس وقت آپ سب سے کم عمر خلیفہ بنے۔ اب اسکول و مدرسہ میں جا کر پڑھنا آپ کے لئے ممکن نہ رہا اس لئے آپ نے لاہور سے نامور عالم دین حافظ محمد ریاض صاحب کو دربار شریف پر بلوایا اور ان سے مولوی فاضل کا کورس پڑھا۔ آپ کے اندر بے پناہ ذہانت اور خداداد صلاحیت کا ایسا گوہر موجود تھا کہ تین سالہ کورس صرف چھ ماہ میں مکمل کر لیا بلکہ اس کورس پر اس طرح عبور حاصل کیا آپ کے استاد محترم ششدر و حیران رہ گئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں تمام مشہور کتابیں پڑھ ڈالیں۔ آپ نے اپنے پاس بھی ایک وسیع لائبریری جمع کی جس میں ہر مشہور و معروف کتاب موجود تھی۔ آپ کو فارسی پر اتنا عبور تھا کہ جو شخص کوئی فارسی کا شعر پڑھتا تو آپ نہ صرف اس شعر کے شاعر کا نام بتا دیتے بلکہ وہ پوری نظم سنا دیتے۔



صالح و سلیم فطرت، بے مثال کردار، دن رات مطالعہ اور نگاہ مرشد نے چند ہی سالوں میں آپ کو جہاں بھر میں میز و ممتاز بنا دیا۔ دربار عالیہ بلوآنہ شریف جھنگ میں جب آپ نے درس و تدریس اور وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع کیا تو تھوڑے ہی عرصے میں ہزاروں لوگ آپ کے گرویدہ ہو گئے۔ تو سینکڑوں لوگوں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی اور دوسرے کئی علاقوں کے لوگ بھی آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے۔ اللہ کے ولی نے جدھر بھی رخ کیا مخلوق خدا آپ پر ٹوٹ پڑی چند ہی سالوں میں ہزاروں لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے۔

آپ کے والد ماجد کے وصال پر لوگوں نے سمجھا تھا کہ روشنی کا یہ چراغ بجھ گیا ہے۔ قلوب کو منور کرنے والا نور غروب ہو گیا ہے لیکن حضور قبلہ عالم منگانوئی نے کم عمری کے باوجود مخلوق خدا کی رہبری اور رشد و ہدایت کا کام وہیں سے شروع کیا جہاں آپ کے والد ماجد نے چھوڑا تھا۔ چراغ ولایت کی روشنی میں ذرا بھی کمی نہ آنے دی بلکہ اس چراغ کو آفتاب بنا دیا اور سندھ سے لیکر خیر تک لوگوں کے دلوں کو اپنی تعلیمات سے منور کیا۔ حضرت قبلہ عالم تقریباً ۲۲ برس بلوآنہ شریف میں اپنے والد کے مسند ارشاد پر رونق افروز رہے اور اپنی تابانیوں اور عنانیوں سے کرنیں بکھرتے رہے۔ جولائی ۱۷۹۱ء میں آپ نے اپنے والد کی طریقت پر عمل کرتے ہوئے بلوآنہ شریف ہجرت فرمائی اور منگانی شریف کو اپنی تبلیغ و ارشاد کا مرکز بنایا۔ اس علاقے کے لوگوں کی اکثریت دین سے بے بہرہ تھی۔ لوگ نام کے مسلمان تھے اور مسلمانی صرف مولوی صاحبان تک محدود ہو گئی تھی۔ حضور قبلہ عالم منگانوئی نے جب یہاں ایک جنگل میں ذکر الہی کی صدا بلند کی تو اسی آواز سے نا آشنا لوگوں کو یہ



171	مکتوبات 51 ﴿ حاجی مبارک علی ثار کے ﴾	57
172	مکتوبات 52 ﴿ پیر سخی حسین صاحب کے نام ﴾	58
175	مکتوبات 53 ﴿ حاجی مبارک علی ثار کے ﴾	59
177	مکتوبات 54 ﴿ پیر سخی حسین صاحب کے نام ﴾	60
179	مکتوبات 55 ﴿ حاجی مبارک علی ثار کے ﴾	61
181	مکتوبات 56 ﴿ پیر جاوید اقبال صاحب کے نام ﴾	62
182	مکتوبات 57 ﴿ حافظ محمد نواز کے نام ﴾	63
183	مکتوبات 58 ﴿ ڈاکٹر امیر الدین کے نام ﴾	64
186	مکتوبات 59 ﴿ ملک حق نواز صاحب کے نام ﴾	65
191	مکتوبات 60 ﴿ ملک محمد بنواز صاحب کے نام ﴾	66
194	مکتوبات ۶۱ ﴿ جناب پیر محمد کرم شاہ ﴾	67
195	مکتوبات ۶۲ ﴿ ملک محمد بنواز کے نام ﴾	68
197	مکتوبات ۶۳ ﴿ ملک محمد بنواز کے نام ﴾	69
198	مکتوبات ۶۴ ﴿ میاں محمد نواز صاحب کے نام ﴾	70
200	مکتوبات ۶۵ ﴿ حاجی محمد نواز قادری کے نام ﴾	71
201	مکتوبات ۶۶ ﴿ بابا ڈاکٹر علی محمد شندھی کے نام ﴾	72
202	مکتوبات ۶۷ ﴿ حاجی محمد انور کے نام ﴾	73
204	مکتوبات ۶۸ ﴿ ڈاکٹر ریاض حسین گسی کے نام ﴾	74
208	مکتوبات ۶۹ ﴿ بابا ڈاکٹر علی محمد سندھی کے نام ﴾	75
210	مکتوبات ۷۰ ﴿ لالہ محمد رفیق طاہر صاحب کے نام ﴾	76
213	مکتوبات ۷۱ ﴿ محمد الرحمن ثانی ﴾	77
215	مکتوبات ۷۲ ﴿ میاں غلام رسول ﴾	78
216	مکتوبات ۷۳ ﴿ میاں غلام رسول ﴾	79
217	مکتوبات ۷۴ ﴿ محمد مبارک ثار ﴾	80
218	مکتوبات ۷۵ ﴿ مہاک غلام غوث اعظم ﴾	81
219	مکتوبات ۷۶ ﴿ محمد بنواز قادری ﴾	82
220	مکتوبات ۷۷ ﴿ آفیسر آف سٹیل ملز کراچی ﴾	83
221	مکتوبات ۷۸ ﴿ مکرئی محمد مبارک ثار ﴾	84
222	مکتوبات ۷۹ ﴿ ملک محمد بنواز کے نام ﴾	85
223	مکتوبات ۸۰ ﴿ جناب سخی حسین ﴾	86



ماحول سے بیگانہ معلوم ہوتے۔ آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتیں۔ ذکر محبوب میں نہ صرف خود ہوتے بلکہ اپنی کیفیت اور عشق و مستی بھرے انداز سے اہل مجلس کو بھی خوب رلاتے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب کو کئی القاب سے پکارتے اور ہر لقب سے محبوب سے عشق و محبت کا ایک نیا تعلق ظاہر کرتے۔ محبوب کی ہر ادا لقب میں محبوبیت سے عشق و محبت اور وابستگی کا ایک نیا تعلق ظاہر کرتے۔ محبوب کی ہر ادا کا ذکر نئی ادا سے کرتے۔

شدید دمہ کی علالت کے باعث زندگی کے آخری سالوں میں بہت کم بولتے تھے لیکن جب ذکر حبیب چھڑتا تو اللہ کا فقیر تندرست و توانا نظر آتا، گھنٹوں لگاتار محبوب کی باتیں کرتا ذرا بھی تھکاوٹ اور دمہ کی تکلیف نظر نہ آتی۔ احادیث مبارکہ کے ساتھ بیان کرتے۔ نعت رسول اللہ ﷺ کے اشعار پر سوز اور پر کیف انداز میں پڑھتے۔ آپ کی آواز کا سوز اور اس سوز میں عشق رسول ﷺ کی حلاوت حاضرین مجلس کو مدہوش کر دیتی عشق رسول ﷺ کا کوئی جب شعر پڑھتے تو پڑھتے ہی منہ سے بے ساختہ آواز نکل جاتی اور یہ آہ کئی سینوں سے پار ہو جاتی۔ جس سینہ سے گزرتی عشق رسول ﷺ کی شمع جلا دیتی۔ جب کبھی آپ کے سامنے محبوب ﷺ کے شہر مدینہ کا ذکر ہوتا تو آپ کی روح پرور کیفیت قابل دید ہوتی۔ محبوب ﷺ کے مسکن کا ذکر کمال شوق سے کرتے۔ آنکھوں میں دیار حبیب ﷺ کا تصور سما کر اتنے مشتاق اور بیدار ہو جاتے یوں لگتا کہ اللہ کا فقیر ابھی سامان باندھ کر مدینہ چلنے والا ہے۔

خصوصاً عمرہ شریف کی ادائیگی کے بعد تو ساری زندگی مدینہ منورہ کی باتیں کرتے رہتے۔ روضہ انوار ﷺ کی حاضری بیاں کرتے تو آنکھیں بند کر لیتے اور چہرہء انور پر آنسوؤں کی لڑیاں پھوٹ پڑتیں۔ آپ کے عمرہ شریف لے رفیق بتاتے ہیں کہ روضہ انور حاضری کے دوراں آپ کی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ کمزوری



اور بیماری کے باوجود تہجد کی اذان ہوتے ہی ”ریاض الجنۃ“ میں پہنچ جاتے اور پھر سارا دن کبھی ریاض الجنۃ اور کبھی اصحاب صفہ والے چوہترے پر بیٹھ کر درود و سلام، نوافل اور تلاوت قرآن پاک میں گزارتے مدینہ شریف میں قیام کے دوران ایک لمحہ کے لئے بھی آرام نہ کیا تین لاکھ بار درود و سلام پڑھا اور کئی ختم قرآن کیے۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کی نسبت کا بے حد احترام کرتے تھے، صحابہ کرام کا ذکر بڑی محبت سے کرتے لیکن عشاق صحابہ کا ذکر تو اور بھی گہری محبت و عقیدت سے کرتے بالخصوص سیدنا صدیق اکبرؓ کے عاشق تھے۔ اکثر فرماتے تھے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کا ساری امت پر احسان عظیم ہے انہوں نے ہمیں عشق رسول ﷺ کا اپنے عمل سے بے مثال درس دیا مدینہ کی ہر چیز سے محبت رکھتے۔ ہر نسبت سے پیار کرتے۔ مدنیہ شریف کی تسبیح، رومال اور عطرہ خوشبو کی بہت پسند فرماتے۔

## دینی خدمات

دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت آپ کا مشن عظیم تھا۔ آپ اپنے اس مشن سے اس قدر پر خلوص تھے کہ زندگی کے آخری سانس تک اس جدوجہد پر عمل پیرا رہے۔ آپ نے منگانی شریف میں ”مدرسہ محمدیہ غوثیہ دارالکرم“ قائم کیا۔ جس میں نہ صرف سینکڑوں بچوں کو حفظ قرآن کی دولت نصیب ہوئی بلکہ آپ نے علاقہ بھر کے نوجوانوں بوڑھوں اور عورتوں کو بھی کلمہ نماز اور قرآن مجید پڑھایا۔ وصال سے کچھ سال قبل تک شدت مرض کے باوجود جمعۃ المبارک پر خود خطاب کرتے آپ کے خطبات ایسے جامع اور پراثر ہوتے کہ سننے والوں کے دلوں پر نقش ہو جاتے۔ قرآن مجید اور احادیث کا مغز بیان فرماتے۔ ایسے بیٹھے اور دل نشین انداز میں مسائل سمجھاتے کہ ایک ایک لفظ سننے والے کے ذہن میں ریچ بس ہو جاتا تھا۔ بیماری کے باعث کچھ عرصہ جھنگ شہر والی زمین میں رہنا پڑا تو وہاں بھی مدرسہ قائم کر دیا اور



قرآن محل کے نام سے موسوم اس مدرسہ میں سینکڑوں بچوں نے قرآن مجید پڑھا اور  
 تا حال پڑھ رہے ہیں۔ جو بھی آپ کا مرید حافظ بننا آپ سے مدرسہ کھولنے کی تلقین  
 فرماتے اور مدرسہ کے قیام میں اس کی ہر طرح سے مدد فرماتے۔ جس شہر اور گاؤں  
 میں تشریف لے جاتے وہاں کی مسجد کی آبادی اور مدرسہ کے متعلق ضرور پوچھتے۔  
 جس جگہ مدرسہ نہ ہوتا آپ انہیں حافظ مہیا کرنے کی پیشکش کرتے۔ آپ نے اپنے  
 وعظ و تبلیغ سے سینکڑوں چوروں، بدمعاشوں سے توبہ کروائی اور یہ لوگ بعد میں سچے  
 مسلمان بن کر زندگی بسر کرتے رہے۔ جب بھی آپ کا کوئی مرید اپنی غربت اور بے  
 چارگی کی شکایت کرتا اور اپنی تنگ دستی کی فریاد کرتا آپ نہ صرف اس کے لئے  
 خصوصی دعا کرتے بلکہ اسے یا اس کی بیوی کو کپڑوں والی مشین خرید کر دیتے اور بر  
 کت کی دعا دیتے۔ جن لوگوں کو حضرت قبلہ عالم نے مشین دی تھیں آپ دعا کی سے  
 آج وہ گھرانے لاکھ پتی ہیں۔

## اخلاق کریمانہ

طویل اور لا دوا امراض انسان کے اندر چڑچڑاپن اور تلخی پیدا کر دیتی  
 ہیں۔ جن کی وجہ سے مریض نہ صرف لوگوں کی مجلس میں تنگ رہتے ہیں بلکہ وہ کسی  
 سے بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتے اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی زیادہ  
 دیر تک نہ بیٹھتے۔ لیکن حضرت قبلہ عالم منگانوی کا یہ کمال تھا کہ آپ نے ساری زندگی  
 تکلیف دہ اور لاعلاج امراض کو گلے لگائے رکھا۔ دن کراہتے گزرا اور رات کھانتے  
 گزری طویل عرصہ چار پائی پر گزارا، کئی سالوں سے پاؤں مبارک پھیلا کر نیند نہ کی  
 صرف کچھ لمحے سر جھکا کر تنکیہ کی ٹیک پر آرام فرماتے تھے لیکن مزاج مبارک میں کمال  
 کا خلق اور نرمی تھی۔ سارا دن لوگوں کی بھیڑ لگی رہتی اور حوصلہ دیتے ایک لمحہ کیلئے بھی



اکتاہٹ یا بد خلقی کا مظاہرہ نہ کیا۔ عورتوں، مردوں، بچوں بوڑھوں اور غریبوں سے کمال شفقت فرماتے۔ آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ تھی کہ آپ کے ہر مرید کا آج تک یہ دعویٰ ہے کہ جو پیار و محبت مجھ سے حضور قبلہ عالم فرمایا کرتے تھے کسی اور سے نہ کرتے تھے۔ آپ پیار و اخلاق کا ایسا آفتاب تھے کہ اپنی کرنوں سے ہر دل کو جگمگائے رکھا۔ محبت و خلوص کا ایسا دریا تھے جس سے ہر تشنہ لب سیراب ہوا۔ آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے چند الفاظ برسوں کے مریض کا غم دور کر دیتے۔ جو بھی آپ کے پاس کوئی فریاد لے کر آتا آپ اس کے بیان سے پہلے دادرسی کر دیتے کسی کو بولنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ جس کے ذہن میں جو سوال ہوتا مجلس میں ہی اس کا جواب دے دیتے۔ آپ کی ذات بابرکات ہر سوال کا جواب تھی۔ آپ نہایت سخی اور کریم النفس تھے۔ آستانہ عالیہ پر آنے والے ہر شخص کی عزت نفس کا خیال رکھتے۔ علماء و مشائخ کے بے حد قدردان تھے۔ عرس مبارک کی محفلوں میں جب کوئی عالم تقریر کرتا رسول اللہ ﷺ کی شان بیان کرتا تو وجد میں آجاتے اور اس قدر محبت بھرے انداز میں اسے داد و تحسین دیتے کہ پھر اس عالم کو کسی اور مجلس میں تقریر کا مزہ نہ آتا۔ جب بھی کوئی مشائخ میں سے آستانہ عالیہ پر تشریف لاتے تو آپ اتنی عاجزی و انکساری کا مظاہرہ کرتے کہ یوں معلوم ہوتا آپ ان کے مرید ہیں۔ کمال کا ادب و احترام کرتے اور ایک طالب علم کے انداز میں ان سے گفتگو کرتے۔ انہیں نذرانہ و تحائف پیش کرتے۔ اپنے شیخ کی اولاد کا بے حد احترام فرماتے ان کا کے سامنے چار پائی پر نہ بیٹھتے۔ سر جھکا کر ادب سے بیٹھا کرتے حالانکہ تمام صاحبزادگان آپ کے مقام و مرتبہ کا خاص خیال کرتے۔ آپ اپنے خلیق تھے کہ جو بھی بیمار یا چار مجبور و بے بس اور دنیا کا ستایا ہوا انسان آپ کے پاس آتا نہ صرف اس کے جملہ

139271



امراض و غم جاتے رہتے بلکہ آپ کو ماں باپ سے بھی بڑھ کر شفیق پاتا۔ جو بھی آستانہ عالیہ پر آپ کو ملنے آیا پھر اس کی روح آپ کے ساتھ اٹک گئی اول تو وہ واپس نہ گیا جو واپس بھی گیا دل و جاں منگائی چھوڑ گیا پھر جہاں بھی رہا اس کا دل منگانی شریف اٹکا رہا۔ جس کو بھی آپ نے مرید کیا اس کے دل میں آپ کی ایسی لازوال محبت اور عشق پیدا ہوا کہ پھر آپ کا بن کر رہ گیا۔ جہاں بھر میں اس کا دل کہیں نہیں لگا یہی وجہ ہے کہ آج بھی جس مرید کے سامنے آپ کا تذکرہ کیا جائے اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب آجاتا ہے اور ڈوبے اختیار پکارا اٹھتا۔

ہے کہ آپ کا جیسا شیخ کامل، شفیق باپ، غم گسار دوست پیدا ہی نہیں ہوا۔ ان کے اخلاق و محبت کا فیض آج بھی ہزاروں لوگوں کے سینوں میں موجزن ہے۔ آپ اخلاق نبوی ﷺ کا ایسا نمونہ تھے کہ جو بھی دیکھتا پکارا اٹھتا کہ یہ واقعی رسول اللہ ﷺ کے سچے غلام ہیں۔

## تعلیمات و معمولات

حضرت قبلہ عالم منگانوی شریعت مطہرہ کی پابندی کا ایک بے مثال نمونہ تھے۔ آپ نے نہ صرف ساری زندگی شریعت محمدی ﷺ پر خود عمل کیا بلکہ اپنے مریدین کو پابندی صوم و صلوة کا درس دیا۔ آپ فرماتے تھے کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ میرا مرید نہیں۔ آپ نہ صرف فرض نمازوں کی پابندی کرتے بلکہ نوافل اشراق، چاشت اوابین اور تہجد پڑھنا آپ کا معمول تھا۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار نوافل ادا کرتے۔ قرآن مجید کی تلاوت بلا ناغہ کرتے اور قرآن مجید کے ترجمہ و تفسیر میں گہرا تفکر کرتے۔ دقیق مسائل اس طرح فرماتے کہ علماء بھی حیران رہ جاتے۔ جب تک صحت مبارک ٹھیک رہی عصر سے مغرب تک حضور غوث الاعظم کی مجالس فیض سبحانی



کی تعلیم دیتے آپ کے ارشادات مبارک کی تشریح اس قدر خوبصورت و جامع الفاظ میں کرتے کہ علم و معرفت کے موتی نچھاور ہوتے رات کو کھانا بالکل نہ کھاتے بلکہ فرمایا کرتے کہ رات کا کھانا دل کو مردہ کرتا ہے۔ اور پچھلی رات کو اٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ آپ کے زمانہ میں کچھ جاہل صوفیاء نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ شریعت و طریقت دو الگ الگ چیزیں ہیں اور طریقت والوں کے لئے شریعت کی پابندی ضروری نہیں۔ آپ نے نہ صرف اپنے واعظ و مجلس میں اسکا رد کیا بلکہ اپنے عمل سے شریعت و طریقت کو یکجا کر کے دیکھایا۔ آپ اپنے مریدین کو فرماتے کہ ظاہر میں تم مولوی نظر آؤ اور باطن میں قلندر۔ آپ کا کھانا، پینا، سونا، غسل کرنا، تیل لگانا، کنگھی کرنا خط بنوانا غرض ہر عمل میں سنت نبوی ﷺ کی جھلک نظر آتی۔ مریدین کو تہجد کے نوافل کی بے حد تلقین فرماتے۔ اکثر فرمایا کرتے کہ درویشوں پر چھ نمازیں فرض ہیں۔ اگر کوئی آپ سے رات کو بیدار نہ ہونے کا عذر کرتا تو فرماتے کہ سوتے وقت مجھے کہہ دیا کہ کہ اے میرے پیر محمد کرم حسین مجھے تہجد کے وقت اٹھانا۔ رات کو جگانا پھر میری ذمہ داری ہوگی۔ کئی لوگوں نے اس فرمان کو آزمایا اور آپ کو موجود پایا۔ پہلی رات کے پہلے حصہ میں آرام کرنے کا حکم دیتے اور خود بھی کبھی کبھار آرام فرماتے لیکن رات کے پچھلے حصہ میں اللہ کا فقیر بیدار ہو جاتا اور ذکر و فکر و نوافل اور نفی اثبات کے مشاغل میں لگ جاتا۔ اہل خانہ اور درویشان طریقت کو حکم ہوتا کہ پچھلی رات کوئی بھی نہ سوئے۔ سب کے بستر لپیٹ دیے جاتے مریدین میں جو شخص پہلے بیدار ہوتا اس کی اتنی حوصلہ افزائی فرماتے کہ اس کا دل کرتا کہ ساری زندگی سوئے بھی نہیں۔ آج بھی رات کو پچھلے پہر جو بھی اٹھ کر مصلے پر بیٹھے اور روتے ہوئے کلمہ کی صدا لگائے تو سمجھ لو کہ یہ پیر محمد کرم حسین کا مرید ہے۔ کیونکہ یہی آپ کے مرید کی



سب سے بڑی پہچان ہے۔

حضور قبلہ عالم رات بھر بیدار رہتے لیکن بیداری کے اثرات ذرہ بھر بھی آپ کے چہرہ انور سے ظاہر نہ ہوتے صبح چہرہ مبارک تر و تازہ اور نوارانی جلوؤں سے روشن ہوتا آپ اکثر فرمایا کرتے کہ پچھلی رات کا جاگنا اہل طریقت کی نشانیوں میں سے ہے۔ آپ یہ بھی فرماتے کہ سحری کے وقت ایک فرشتہ صدا دیتا ہے هل من مستغفر اغفر له ”ہے کوئی مجھ سے مغفرت مانگے کہ اس کی مغفرت کر دی جائے“ اور یہ صدا مجھے ہر روز سنائی دیتی ہے۔ جس اللہ کے بندے کو یہ صدا سنائی دے پھر رات بھر اس کی آنکھ کیسے لگے۔ آپ کے والد ماجد فرماتے تھے۔ کہ میرے دل کی آنکھ کھلی ہے اگر میں سو بھی جاؤں تو وہ تب بھی کھلی رہتی ہے بلکہ یہ آنکھ قبر میں بھی بند نہ ہوگی۔ یہی کچھ حال آپ کا بھی تھا آپ نے نہ تو ظاہری آنکھ بند کی اور نہ ہی دل کی۔ آپ ہر لمحے اپنے مریدین کی نگہبانی فرماتے اور ہمہ وقت ان کی رہبری کرتے۔

عشق و محبت کا فروغ آپ کی تعلیمات کا ایک اہم عنوان تھا خود بھی عشق و محبت کا پیکر تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتے۔ آپ فرماتے ”حیف ہے اس شخص پر جو بے عشق مر جائے“۔ اپنے عقیدت مندوں کو تلقین فرماتے کہ عاشقوں کو راجا کا پاء کو اپنی آنکھوں کا سرمایہ بناؤ اور ان کا دامن صدق سے تھام لو۔ آپ یہ بھی فرماتے تھے کہ ہمارا سلسلہ قادریہ قلندری ہے ہم باطنی طور پر شاہ منصور حلاج اور شاہ شمس تبریز کے پیروکار ہیں لیکن ظاہری طور پر ہمارا اوڑھنا بچھونا شریعت محمدی ﷺ ہے۔ آپ کو اپنے سلسلہ کا مجدد مانا جاتا ہے اس لئے کہ آپ نے شریعت و طریقت کی تعلیمات کو اپنے درس عمل سے یکجا کر کے دکھایا۔ آپ فرماتے تھے کہ ”رہبانیت ہمارے مذہب و مسلک میں نہیں“۔ آپ ملنگوں اور تارک شریعت انسانوں سے نفرت کرتے تھے۔ انسانوں کے درمیان تفریق کو سخت ناپسند فرماتے بلکہ انسان کامل



پر آپ نے کئی خطبات دیئے۔ جس میں انسان کا ایسا بلند مرتبہ بیان کیا کہ سننے والا ہر انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا خلیفہ سمجھنے لگتا ہے۔ آپ نے زیارت قبور اور ذکر بالجہر پر احادیث کا ایک مجموعہ شائع کیا جسے علماء کرام نے بے حد سراہا۔ آپ کی تصانیف میں ﴿تنویر الابرار﴾ اور ﴿اور او قادر یہ﴾ اور ملفوظات میں ﴿فیضان کرم﴾ اکتوبات میں ابر کرم یادگار کتب ہیں۔

## عجز وانکساری

آپ کی طبیعت مبارک میں ذرا بھی تصنع کا پہلو نہ تھا۔ عجز وانکساری آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ لباس و خوراک معاملات میں سادگی و عاجزی جھلکتی تھی۔ آپ ہمیشہ سادہ لباس، سادا کھانا پسند فرماتے۔ اپنی ذات کی تشہیر آپ کو بالکل پسند نہ تھی اس لئے ساری زندگی کسی کانفرنس یا جلسہ میں شرکت نہ کی اور نہ ہی اپنے نام کے کبھی اشتہار چھپوائے حتیٰ کہ عرس مبارک کے اشتہارات بھی۔ کسی مجلس و جلسے کی صدارت نہ کرتے اور نہ ہی کسی تقریب میں جانا پسند فرماتے۔ کسی مذہبی و سیادی تنظیم سے وابستگی اختیار نہ کی البتہ تحریک منہاج القرآن اور جمعیت علمائے پاکستان کو پسند فرماتے۔ جب مجلس میں کوئی مقرر آپ کی تعریف کرتا تو اسے روک دیتے اور فرماتے ہمیں کل تعریفوں کے مالک کی تعریف سناؤ۔ اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ الفقیر محمد کرم حسین لکھتے۔ کسی لقب یا ذات کا اظہار نہ کرتے ایک دن آپ کے چھوٹے صاحب زادے قبلہ پیر محمد طاہر حسین صاحب نے کتاب ﴿زاد الاعوان﴾ اور ماہنامہ ﴿الاعوان﴾ کے متعدد شمارے آپ کو دکھائے اور عرض کی ہم قطب شاہی اعنوان سلسلہ نسب کے لحاظ سے علوی ہیں یعنی سیدنا علی المرتضیٰ کی اولاد ہیں تو آپ نے فرمایا بیٹا ایسا نہ کہو بلکہ کہو کہ ہم ان کے غلام ہیں۔



## ہم عصر اولیائے کرام سے باہمی محبت

حضور قبلہ عالم کا معمول تھا کہ ملک بھر کے تمام اولیائے کرام کی مزارات پر حاضری دیتے۔ اپنے ہم عصر اولیائے کرام سے بے شمار محبت رکھتے تھے۔ شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی کے ساتھ بڑے گہرے مہمانہ مراسم تھے۔ جھنگ سرگودھا روڈ سے گزرتے ہوئے اکثر آپ سیال شریف تشریف لے جاتے۔ آپ کے فرزند اکبر حضرت قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضور قبلہ عالم کے ساتھ کھڑے ہیں اور آپ کا انتظار فرما رہے ہیں۔ حالانکہ ہم کسی قسم کی کوئی اطلاع نہ دی تھی۔ حضور قبلہ عالم گاڑی سے اتر کر حضرت شیخ الاسلام کے پاؤں چھونے لگے تو آپ نے ہاتھ پکڑ کر سینے سے لگا لیا پھر آپس میں ایسی راز و نیاز اور محبت و عشق کی باتیں کیں جو ہرگز عام فہم میں نہ تھیں۔ شیخ الاسلام منگائی شریف بھی تشریف لائے اور جھنگ شہر میں بھی اکثر باہم ملاقات کا سلسلہ برقرار رہا۔ غزالی دوران علامہ احمد سعید شاہ کاظمی سے آپ کو بہت محبت تھی۔ جب بھی کبھی ملتان تشریف لے جاتے تو نماز جمعہ آپ کے پیچھے ادا فرماتے۔ بابا جی مستان المدنی کے ساتھ علامہ صاحب سے آپ کی طویل ملاقاتیں رہیں۔ حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری کے ساتھ حضور قبلہ عالم کے خصوصی مراسم تھے۔ آپ نے اس باہمی محبت کو فروغ دینے کے لئے اپنے چھوٹے بھائی پیر زادہ محمد امداد حسین صاحب ان کے مدرسہ میں داخل کروائے جو کہ نہ صرف ضیاء الامت کے قابل فخر شاگرد ہیں بلکہ آپ کے خلیفہ اول بھی ہیں۔ اور ان دنوں برطانیہ میں سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی ☆ جامعہ الکریم ☆ کے بانی و پرنسپل ہیں۔ حضرت ضیاء الامت کے ساتھ حضور کی ملاقات باہمی عشق و محبت کے اظہار کا ایک نمونہ تھی۔ حضرت قبلہ عالم حضور ضیاء الامت کو نذرانہ دینے اور حضور ضیاء



الامت حضور قبلہ عالم گونذرانہ دیتے حضور ضیاء الامت اپنے ہاتھ مبارک حضرت قبلہ عالم کے سینے کے ساتھ مس کر کے اپنے سینہ مبارک پر پھیرتے۔ دونوں طرف سے عقیدت کا ایک والہانہ اظہار ہوتا۔

حضرت ابوانیس محمد برکت علی لدھیانوی کے ساتھ حضور قبلہ عالم خاص محبت و عقیدت فرماتے۔ ایک دفعہ دارالاحسان میں آپ ان سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ بابا جی نے کمال شفقت و محبت کا اظہار کیا کافی دیر باہمی محبت بھرے الفاظ کا تبادلہ ہوتا رہا۔ آخر میں حضور قبلہ عالم نے دعا کی درخواست کی اور اجازت چاہی تو بابا جی نے فرمایا پہلے آپ ہمارے لئے دعا کریں پھر ہم آپ کے لئے دعا کریں گے۔ دونوں طرف سے اسرار ہوتا رہا بالآخر پہلے حضور قبلہ عالم نے دعا فرمائی پھر بابا جی نے دعا فرمائی۔

## وصال با کمال

حضور قبلہ عالم نے ۲ جون ۱۹۹۱ء بروز اتوار جھنگ صدر مدرسہ قرآن محل میں وصال فرمایا۔ وصال سے قبل آپ نے خصوصی اہتمام کیا تھا۔ تمام قریبی دوستوں اور عقید مندوں کو آدمی بھیج کر بلا لیا۔ ان سے الوداعی ملاقاتیں و صیتیں اور نصیحتیں کیں۔ اپنے کفن و دفن، غسل و مزار کے متعلق صاحبزادگان کو خصوصی ہدایات دیں پھر سب کچھ مالک کے سپرد کر کے اس کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کے تین صاحبزادے ہیں۔ حضور پیر محمد مظہر حسین صاحب، حضور پیر محمد اختر حسین صاحب اور حضور پیر محمد طاہر حسین صاحب۔ ہر سال یکم، دو جون اور یکم دواکتوبر آپ کا عرس منایا جاتا ہے۔ ملک بھر سے آپ کے عقیدت مند عرس مبارک میں شریک ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے اس مرد کامل پر جس نے اس تاریک علاقہ



میں ایک ایسی نور کی شمع روشن فرمائی جو تا ابد جاری و ساری رہے گی۔

انشاء اللہ

ادنیٰ ترین خادم

☆ لاله محمد رفیق طاہر (میانوالی) ☆





## ☆ تقریظ ☆

دین کے ظاہر کا نام شریعت ہے جبکہ دین کے باطن کا نام تصوف ہے۔ شریعت ظاہر کو سنوارتی ہے طریقت باطن کو پاکیزہ بناتی ہے اولیاء کا فریضہ ہمیشہ باطن کی اصلاح رہا ہے وہ باطن کا تزکیہ کرتے رہے جس کے نتیجے میں ظاہر بھی اصلاح پذیر رہا۔ ظاہر کا فساد باطن کے فساد پر منحصر ہوتا ہے باطن کا تزکیہ ظاہر کو مزہ کی و مصفیٰ کرتا رہا۔ قرآن نے حقیقت کو یوں بیان فرمایا۔ ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا﴾ پس وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے نفس کی اصلاح کی اور وہ ناکام ہو گیا جس نے اپنے نفس کو گناہ سے آلودہ کیا تزکیہ نفس کے باب میں ہمیشہ دو عامل مصلحین کے پیش نظر رہے، ایک نفس کا ظاہر اور دوسرا نفس کا باطن، علماء کا وظیفہ عمل نفس کا ظاہر رہا جبکہ اولیاء کا وظیفہ حیات نفس کا باطن رہا۔ اولیاء کا طریقہ ہمیشہ کسی بھی چیز کی حقیقت، اصل، روح، جڑ اور مغز رہا ہے اسی بنا پر انہوں نے اپنی ساری مساعی جمیلہ اصل کی اصلاح پر مرکوز کیں۔ جب اصل (باطن) سنورا تو اس کا لازمی نتیجہ فرع (ظاہر) کے سنورنے کی صورت میں سامنے آیا، اسی حقیقت کو حضور نبی کریم ﷺ نے حدیث مبارکہ میں بیان فرمایا۔

﴿الان فی الجسد مفعلة از اصلحت صلح الجسد کله و اذا فسدت فسد الجسد کله الا دھی القلب﴾

ترجمہ:- خرد دار انسانی جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے اگر اس کی اصلاح ہو جائے تو سارا انسانی جسم درست ہو جاتا ہے اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا انسانی جسم خراب ہو جاتا ہے بلاشبہ وہ دل ہے۔

اولیاء کی باطنی اصلاح کی کاوشوں کا مرکز و محور قلب انسانی رہا ہے۔ وہ مردہ دلوں کو



اپنی صحبت کے اثر سے زندہ کرتے رہے ہیں ذکر الہی کی کثرت سے دل کو جلا بخشتے رہے ہیں ذکر الہی کی قوت سے دلوں کو منور کرتے رہے ہیں اپنی نظروں کے اثر سے دلوں کو بڑی خواہشات، ارادوں اور عملوں کو پاک کرتے رہے ہیں۔ یوں نگاہ ولی سے احوال حیات بدلتے رہے لوگوں کی تقدیریں بدلتی رہیں۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اُن کا دیکھنا اپنا دیکھنا نہ تھا بلکہ ان کی نظر میں رب دیکھتا ہے حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا۔ ﴿اتقوا فراستہ لمومن فانہ ينظر بنور اللہ﴾ مومن کی فراست سے ڈرو اس لیے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

مقام ولایت کی حقیقت اور شان کو حدیث قدسی میں مذکورہ بالا مفہوم کے حوالے سے یوں بیان کیا گیا ہے (و بصرہ التی يبصر بہ)

وہ رب بندے کی آنکھ بن جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے۔

حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ جب اس مقام پر فائز ہوئے تو فرمایا ﴿نَظَرْتُ اِلَى بَلَدِ اللّٰهِ جَمْعًا﴾ ﴿كَخَرُّ ذَلَّةٍ عَلٰى حُكْمِ الْاِنصَالِ﴾

میں اللہ کے تمام شہروں کو ایسے دیکھتا ہوں جیسے اپنے ہاتھ پر رائی کے دانے کو۔ اولیاء اپنی نگاہوں سے لوگوں کی سیرت و اخلاق کو سنوارتے رہے اپنی صحبت کے ذریعے

قربت رسول ﷺ تک پہنچاتے رہے اپنے حسن عمل سے معرفت رسول ﷺ سے آشنا کرتے رہے۔ اپنے کردار سے لوگوں کو تقویٰ کی راہ پر گامزن کرتے رہے اپنے

اقوال سے سوچوں کے زاویے تبدیل کرتے رہے اپنی تقریر اور تحریر سے بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ راست پر لاتے رہے ہیں۔ یہ خود کو باری تعالیٰ کی ذات میں فنا کر کے

مقام بقاء حاصل کرتے ہیں یوں ہر وہ چیز جس کو اُن سے نسبت ہوتی گئی وہ بھی



بقا پاتی گئی۔ اُن کے مزارت کی رونقیں اسی لئے ہیں انکے وجود سے مس ہونے والی مٹی زیارت گاہ بنتی گئی مخلوق یہاں خود کسی کے بلائے بغیر آتی رہی اور فیضاب ہوتی رہی اس طرح ان کے فنا فی اللہ وجود سے جو کلمات جاری ہوئے وہ ایک زندہ کرامت کے طور پر دور کے لوگوں کے دلوں کو زندگی عطا کرتے رہے ان کے احوال حیات کو طریق الی اللہ کی طرف زیروم کرتے رہے۔ فاسد سوچوں کا تزکیہ ہوتا رہا برے اعمال اچھے بنتے رہے گنہگار نیکو کار ہوتے رہے ڈاکو ولی بنتے رہے رہبرن رہبر بن کر قوم کی راہنمائی کرتے رہے۔ اس ضمن میں حضرت مجدّد الف ثانیؑ کے مکتوبات مشعلِ راہ ہیں۔ عصرِ حاضر میں ”ابیر کرم“ کے نام سے زیر نظر مکتوبات از قطب الاولیاء برہان الاصفیاء عارف ربانی حضرت پیر محمد کرم حسین حنفی القادری نور اللہ مرقدہ یہ اسی سلسلہ مکتوبات کی ایک کڑی ہے میں نے چیدہ چیدہ آپ کے مختلف مکتوبات کا مطالعہ کیا ہے ان مکتوبات کو قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق متصوفانہ افکار، اخلاق اور اعمال سے جہاں معمور پایا ہے۔ وہاں روحانی اسرار، معارف اور رموز سے بھرپور بھی پایا ہے ان مکتوبات کا لفظ لفظ دل میں اتر جانے والا، فکر و نظر کو جلا بخشنے والا، اخلاق و کردار کو سنوارنے والا پایا ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ مکتوبات صلحا، عرفاء اور اولیاء اسلاف کی تعلیمات کا آئینہ دار بھی ہیں۔ ان مکتوبات کو بڑے حسین انداز میں حضرت ابوالحسن محمد طاہر حسین قادری دامت برکاتہم العالیہ نے جس محبت سے یکجا کیا ہے اس حسنِ عمل پر یہ خود علامت ابیر کرم ہو گئے ہیں۔ باری تعالیٰ ان کی اس مساعی جمیلہ کو ہر کسی کے لئے نافع بنائے بالخصوص مریدین، عقیدت مندوں کے لئے ہدایات کا خیمہ بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

(پروفیسر) نعیم انور نعمانی۔۔۔۔۔ کراچی یونیورسٹی 1-5-2005



## خطوط نویسی تاریخ کے آئینہ میں

### خط کی ابتداء:-

ابوالبشر حضرت سیدنا آدم صلی اللہ کے متعلق عمرو بن زبیر اور عبد

اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے وصال

سے تیس برس قبل اپنی اولاد میں سے ہر گروہ کیلئے الگ الگ زبان مقرر فرمائی اور

مٹی کی تختیوں پر علیحدہ علیحدہ ہر رسم الخط ایجاد فرما کر ثبت کیا اور ان تختیوں کو آگ میں

پکایا تاکہ حوادث زمانہ سے محفوظ رہیں۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت ادریس

علیہ السلام خط کے موجد ہیں۔ ابن قتیبہ کی بھی یہی رائے ہے جبکہ حضرت عبد اللہ ابن

عباس سے روایت ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خط اور لغت عرب کو ایجاد

فرمایا۔ قرآن کریم کے تاریخی قصص سے یہ حقیقت نمایاں ہوتی ہے کہ حضرت سلیمان

علیہ السلام وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے ملکہ سباء کے نام اپنے مکتوب گرامی کی

ابتداء بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے فرمائی تھی۔ یہ خط اختصار کے باوجود اپنے

اندر تفصیلات کا ایک سمندر لئے ہوئے ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

﴿اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلَا تَعْلَمُوْا عَلٰی وَا

تُوْنٰی مُسْلِمِیْنَ پ ۱۹: ۱۷۷﴾ بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور

بے شک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے یہ کہ مجھ پر بلندی نہ

چاہو اور گردن جھکا کر میرے حضور حاضر ہو۔

### بعثت نبوی سے قبل خطوط نویسی:-

حضور سرور کونین ﷺ کی بعثت سے قبل قریش اپنے خطوط

اور تحریروں میں ﴿بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ﴾ لکھا کرتے تھے اور اس کی ابتداء کچھ اس



طرح ہوئی کہ امیہ بن ابی صلت ثقفی اپنے قبیلے کے افراد اور قریش کے ساتھ ملک شام کی طرف گئے واپسی پر وہ ایک مقام پر ٹھہرے۔ رات کا کھانا کھا رہے تھے کہ ان کی جانب سانپ کا ایک چھوٹا سا بچہ آیا جب وہ قافلہ والوں کے بالکل قریب پہنچ گیا تو ایک شخص نے اس کے منہ پر پتھر مارا، جس پر وہ واپس لوٹ گیا۔ چنانچہ قافلہ والوں نے اپنے اونٹوں پر سامان لا کر وہاں سے کوچ کر لیا۔ ابھی انہوں نے ایک منزل کی مسافت طے کی ہوگی کہ ریت کے ٹیلے سے ایک بڑھیا لاٹھی کا سہارا لئے نمودار ہوئی۔ اس نے آتے ہی اہل قافلہ سے مخاطب ہو کر کہا: "ایک بے چاری یتیم بچی جب رات کھانے کے وقت تمہارے پاس آئی تھی تو اسے ایک لقمہ نہ دے سکے الٹا تم نے اسے مار بھگایا؟"

اس پر قافلہ والوں نے اس سے دریافت کیا تو کون ہے؟ جواب دیا کہ (میں ام العوام ہوں اور کئی برس سے اس ریلے میدان میں قیام پذیر ہوں۔ رب العباد کی قسم! تمہیں شہروں میں پراگندہ کر کے رہوں گی۔ پھر اس نے زور سے اپنی لاٹھی زمین پر مار کر ریت اڑاتے ہوئے کہا، اب یہاں سے تمہاری واپسی میں تاخیر ہو جائے گی اور تمہاری سواریاں منتشر ہو جائیں گی۔

بس اس نے ابھی اتنا کہا تھا کہ اونٹ پریشان ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے گویا ان کی کوہانوں پر شیطان بیٹھ کر ہانک رہا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اونٹ اسی وادی میں تتر بتر ہو گئے۔ اہل قافلہ نے بڑی مشکل سے ان پر قابو پا کر مغرب کے قریب انہیں اکٹھا کیا۔ چنانچہ حسب پروگرام دوسرے دن صبح کے وقت انہوں نے رخت سفر باندھنے کی پھرتیاری کی اور اونٹوں پر سامان لا کر ابھی روانہ ہونے والے تھے کہ وہی بڑھیا پھر نمودار ہو گئی اور اس نے آتے ہی اپنا گذشتہ روز والا انداز اختیار کیا اونٹ پھر بھاگ گئے دوسرے روز بھی سہ پہر کو بڑی مشکل سے اونٹوں پر قابو پایا۔ رات



ٹھہرے تیسرے دن ان کے ساتھ پھر وہی سلوک ہوا رات کی چاندنی میں قافلے والے مایوس ہو کر پریشان بیٹھے اس مشکل سے نجات پانے کی بابت ایک دوسرے سے رائے معلوم کرتے باتیں کر رہے تھے کہ ایک ساتھی نے امیہ بن ابی الصلت سے کہا تیری شخصیت اور تیرا علم ہمارے کب کام آئے گا؟ اس نے جواب دیا کہ تم لوگ تو اونٹوں کی تلاش میں نکل جاؤ اور مجھے یہیں چھوڑ جاؤ۔ میں اس مشکل سے نجات کی تدبیر کرتا اور راہ نکالتا ہوں اس کے بعد اہل قافلہ تو اپنے اونٹوں کی تلاش میں نکل گئے اور امیہ بن ابی الصلت ریت کے اس ٹیلے کی جانب روانہ ہو گیا جدھر سے وہ بڑھیا نمودار ہوئی تھی وہ ایک ٹیلے سے دوسرے اور تیسرے ٹیلے تک نشیب و فراز کا سفر طے کرتا ہوا جب آگے پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ سامنے ایک کنیہ ہے جس میں نہایت خوبصورت قدیلیں آوازاں ہیں اور اس کے دروازے پر ایک شخص لیٹا ہوا ہے۔ اور دوسرا جس کی داڑھی اور سر کے بال نہایت سفید ہیں وہ سر جھکائے پاس بیٹھا ہے امیہ بن ابی الصلت اس کے پاس جا کھڑا ہوا۔

اس نے سر اٹھا کر دریافت کیا کون ہو؟

کیا تمہارا پیچھا کیا جاتا ہے؟

امیہ بن صلت نے کہا ہاں

سفید ریش بزرگ:- تیرا یہ ساتھی کدھر سے آتا ہے

امیہ:- میرے بائیں طرف سے

بزرگ:- وہ تجھے کیسے لباس کی بابت کہتا ہے؟

امیہ:- سیاہ لباس کی بابت!

بزرگ:- یہ جنوں کا خطیب ہے صاحب نبوت کے پاس اس کے ساتھی دائیں

جانب سے آتے ہیں اور وہ اسے سفید لباس زیب تن کرنے کو کہتے ہیں



بتاؤ:- اب تمہاری کوئی حاجت اور ضرورت کیا ہے؟

امیہ بن صلت نے اس کے سامنے اس بڑھیا کا سارا واقعہ بیان کر دیا۔ بزرگ نے کہا تم سچے ہو اور وہ بڑھیا جھوٹی ہے۔ یہ ایک یہودیہ ہے جس کا خاوند کئی برس ہوئے مر گیا تھا۔ اس کا بس چلے تو وہ تمہارے ساتھ یہ سلوک اس وقت تک جاری رکھے یہاں تک کہ تم سب کو ہلاک کر کے چھوڑے۔ امیہ نے اس بزرگ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ ہمیں اس سے نجات کا کوئی طریقہ بتائیں۔ اس پر سفید ریش بزرگ نے کہا کہ کل تم اپنا زاد سفر جب اونٹوں پر لادنے لگو اور وہ بڑھیا تمہارے پاس آ کر اپنا معمول دہرانے لگے تو تم اسے یہ کہہ دو، سات اوپر سے سات نیچے سے۔ بِسْمِ اللّٰهِ سَمِکَ اللّٰهُمَّ تو وہ ہرگز تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ اس بزرگ سے یہ ہدایت لے کر امیہ بن ابی الصلت نے اپنے قافلے والوں کے پاس آ کر صورتحال سے آگاہ کیا چنانچہ صبح کے وقت قافلہ روانہ ہونے لگا تو وہی بڑھیا پھر نمودار ہو گئی۔ اس نے آتے ہی زوردار چیخ ماری اور انتہائی شدت کے ساتھ لاٹھی زمین پر مار کر ریت اڑاتے ہوئے اونٹ بھگانے کی کوشش کی کہ اہل قافلہ نے بیک زبان سات اوپر سے سات نیچے سے بِسْمِکَ اللّٰهُمَّ کا جملہ ادا کیا تو وہ بڑھیا کچھ نقصان نہ پہنچا سکی۔ اونٹ اسی طرح لدے لدائے اپنے مقام پر کھڑے رہے۔ یہ دیکھ کر بڑھیا بولی۔

ہاں، تمہیں تمہارے صاحب نے یہ سکھایا ہے۔

اچھا اب اللہ سے اس کا اوپر کا حصہ سفید اور نیچلا ضرور سیاہ کرواؤں گی! قافلے والے وہاں سے روانہ ہو گئے جب صبح ہوئی اور امیہ بن ابی الصلت کی طرف دیکھا تو اس کے جسم کا سینہ سے اوپر کا حصہ برص کی صورت میں سفید اور نیچے کا دھڑ سیاہ ہو چکا تھا۔ بہر حال اہل قافلہ نے مکہ مکرمہ میں واپس آ کر جب اس واقعہ سے مطلع کیا



تو سب سے پہلے قریش نے اپنی تحریروں میں بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ لکھنے کی ابتداء کی۔ اہل مکہ وہ لوگ ہیں جنہیں اس تحریر کا شرف اولیت حاصل ہوا اور بعض روایات کے مطابق امیہ بن صلت پہلا شخص ہے جس نے بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ سب سے پہلے تحریر کیا تھا۔ عصر جاہلی کی تحریروں میں سے حضور سید المرسلین ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب بن ہاشم اور بنی خزاعہ کے مابین جو تحریری معاہدہ ہوا تھا اس کے شروع میں بھی بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ لکھا گیا تھا۔ تا آنکہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی بعثت اور اسلام کا بابرکت زمانہ آیا تو ہر تحریر کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے اور ہر کام کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنے کی رسم کی بنیاد پڑی۔ (جمہرۃ رسائل العرب از احمد زکی صفوت استاد جامعہ الازہر قاہرہ)

### ظہور اسلام کے بعد خطوط نویسی

۶ھ میں حضور سرور کائنات ﷺ نے بادشاہان عالم کے نام اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں نامہ ہائے مبارک تحریر فرمائے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے ﴿أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (پ: ۱۲: ۲۲۷) ﴿اے رسول (ﷺ) انسانوں کو اپنے رب کی راہ کی جانب نہایت حکمت کے ساتھ اور اچھے ناصحانہ انداز میں دعوت دیجئے اور ان سے مجادلہ و مذاکرہ بھی نہایت عمدہ طریق سے ہونا چاہئے

تاریخ شاہد ہے کہ حضور اکرم ﷺ ان مکتوبات گرامی کے بعد تاریخ انسانی کا ایک نیا اور انقلابی دور شروع ہوتا ہے۔ حضور نے اپنے ہم عصر بادشاہوں اور امراء و سلاطین کے نام جو مکتوبات ارسال فرمائے مع معاہدات ان کی تعداد تین سو کے قریب ہے۔ ان سب کا عظیم الشان پہلو یہ ہے کہ دنیا کی تاریخ میں کسی بھی نبی اور رسول کی اپنی زبان میں آج تک کوئی تحریر ایسی موجود نہیں ہے جس کی بابت کہا جاسکے کہ یہ



تحریر اور یہ مسودہ خود اس نبی اور رسول کی اپنی زبان سے بیان شدہ ہے۔ آج پوری دنیا میں یہ شرف و اعزاز صرف ملت اسلامیہ کو حاصل ہے اس کے ہادی و مہدی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی زبان عربی میں لکھوائے گئے، مکتوبات اقدس آج بھی دنیا کے کتب خانوں کو بقعہ نور بنائے ہوئے جواہر تابدار سے بھی زیادہ تابناک ہیں۔

صحابہ کرامؓ میں سب سے پہلے حضرت عمرو بن حزم انصاریؓ نے مکتوبات نبیؐ جمع کیے یہ مجموعہ حضورؐ کے اکیس مکتوبات گرامی پر مشتمل تھا۔ حواہن طولون کی کتاب میں بھی موجود ہیں۔ بعد میں حسب تحقیق ان کی اشاعت کا اہتمام ہوتا رہا۔

حضور علیہ السلام کے بعد خلفائے راشدین نے اپنے عمال کو جو خطوط ارسال فرمائے ان میں اکثر و بیشتر صفحہ قرطاس پر مرقوم ہیں بالخصوص حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کے خطوط ہماری تاریخ کا ایک حصہ ہیں لہذا بعد ازاں حضرات حسنین کریمین کے خطوط قابل دید ہیں صاحب کشف المحجوب نے حضرت حسن مجتبیٰؓ اور خواجہ حسن بصریؓ کے مابین نہایت جامع خط نقل فرمایا جو مسئلہ جبر و قدر پر ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ مشائخ متقدمین سے اور بھی اور بھی کئی حضرات کے خطوط ملتے ہیں لیکن صوفیائے کرام میں پہلا مجموعہ مکتوبات جو کتب تصوف میں بلند مقام کا حامل ہے۔ وہ شیخ احمد بن محمد غزالی متوفی 520ھ (برادر حجۃ الاسلام امام غزالی) کے مکتوبات ہیں یہ مکتوبات ”عین القضاة ہمدانی“ کے نام سے مشہور ہیں۔

بعد ازاں علم و حکمت کے بیان میں شیخ شیوخ العالم حضرت سیدنا غوث الاعظم متوفی 561ھ کے مکتوبات کی بات ہی کچھ اور ہے۔ آپ کے تحریر شدہ مکتوبات کی ہر سطر میں قرآن کریم کی آیات مبارکہ مرقوم ہیں۔ گو آپ کے مطبوعہ شدہ خطوط کی تعداد صرف پندرہ ہے۔ لیکن جامعیت کا یہ عالم ہے کہ آپ کا کلام اللہ تعالیٰ کے علم



لامتناہی میں سے ایک دریا ہے جس کی عبارات و اشارات کا کما حقہ احاطہ ناممکن ہے آج کم و بیش 964 برس گذر جانے کے باوجود مکتوبات کی دنیا میں آپ جیسے جامع خطوط پھر کسی کی نوک قلم سے ظاہر نہ ہو سکے اور کیسے ہوں کہ یہ نو پیران پیر کے مکتوبات اقدس ہیں۔

فن مکتوب نگاری پر دوسری باقاعدہ کتاب مست بادۂ قیوم حضرت مولانا روم متوفی 672ھ کے خطوط مبارکہ کی ہے جن کی تعداد 135 ہے۔ عارف رومی نے اپنے معاصرین کو جن میں امراء بھی شامل تھے اور مریدان باصفا بھی یہ مکاتیب تحریر فرمائے یہ تمام خطوط اسرار و رموز تصوف اور شریعت و طریقت کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ قرون اولیٰ اور عربی و عجمی حضرات صوفیاء کے یہاں ایسے مکتوبات کی نگارش کا معمول بہت کم ہے جو تعلیمات تصوف پر مبنی ہوں۔ برصغیر پاک و ہند میں اس نہج اور طریقہ کو بہت پسند کیا گیا اور مکتوبات کے مجموعے جس قدر یہاں شائع ہوئے عرب و عجم میں نہیں ہوئے۔

### برصغیر پاک و ہند میں خطوط نویسی :-

برصغیر پاک و ہند کے صوفیاء عظام میں سب سے پہلے سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری متوفی 633ھ کے مکاتیب ہیں جو اسرار حقیقی کے نام سے موسوم ہیں ان کی تعداد صرف آٹھ ہے اور یہ خطوط آپ نے اپنے محبوب خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے نام تحریر فرمائے۔ اس کے علاوہ بھی اکابرین امت کے خطوط دستیاب ہوتے ہیں لیکن

برصغیر کی تاریخ میں دو حضرات کے مکتوبات کے مجموعے تصوف کے موضوع پر بہت ہی جامع مبسوط اور بلند پایہ تصنیف کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(۱) مکتوبات حضرت شرف الدین یحییٰ متوفی 782ھ یہ مکاتیب ۲ جلدوں پر



مشمول ہیں، پہلی مکتوبات صدی اور دوسری مکتوبات دو صدی اور ان میں خطوط کی تعداد ناموں سے ظاہر ہے۔

(۲) مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی متوفی 1034ھ یہ مکتوبات تین جلدوں میں ہیں پہلی جلد میں 313 دوسری جلد میں 199 اور تیسری جلد میں 124 مکتوبات ہیں تصوف، شریعت و طریقت کے بہت کم ایسے پہلو ہوں گے جو ان مکتوبات میں زیر بحث نہ آئے ہوں۔ آج تک ان مکتوبات کی مقبولیت میں سرموفرق نہیں آیا۔

بعد ازاں خطوط نویسی کا ایک سلسلہ چل نکلا اور کافی سارے مشائخ کے مکتوبات ملتے ہیں ان میں سے چند ایک مجموعہ جات کے نام سپرد قلم کئے جاتے ہیں۔ مکتوبات شیخ صدر الدین حکیم دہلوی متوفی 684ھ، مکتوبات شیخ نور الحق المعروف نور قطب عالم متوفی 813ھ مکتوبات میر سید اشرف جہانگیر سمنانی متوفی ۸۷۱ھ مکتوبات شیخ عبدالقدوس گنگوہی متوفی ۹۴۵ھ شاہ عبدالحق محدث دہلوی متوفی ۱۰۵۲ھ علاوہ ازیں مکتوبات شاہ ولی اللہ مکتوبات مرزا مظہر جان جاناں، مکتوبات شاہ کلیم اللہ دہلوی اور مکتوبات شاہ خوب اللہ الہ آبادی قابل ذکر ہیں۔ خطوط کے یہ تمام تر مجموعات اسرار معرفت کا گنجینہ اور رموز طریقت کا خزینہ ہیں ان میں سے بعض مکتوبات کے مجموعے زیور طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں جبکہ بعض آجکل دستیاب نہیں یعنی ناپید ہو چکے ہیں۔ مکاتیب مشائخ کے سلسلہ میں ممکن ہے کہ میرے ذکر کردہ مجموعات کے علاوہ بھی کئی مجموعے ہوں لیکن ان تک میری رسائی نہیں ہو سکی اس لئے ذکر کرنے سے قاصر ہوں۔

**دور حاضر میں خطوط نویسی:**

مشائخ پنجاب میں سے صرف چند صوفیا کے مکاتیب شائع ہوئے ہیں جو موجودہ دور میں علم و ادب کا ایک روشن باب ہیں۔ ان میں سے بعض مختصر اور



بعض نہایت جامع مجموعے ہیں، جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:-

۱۔ مکتوبات عشق ﴿اپنے شیخ کی طرف لکھے گئے چوبیس منظوم مکاتیب﴾

حضرت سید شیر محمد گیلانی فتحپوری متوفی ۱۹۳۲ء

۲۔ مہر چشتیہ ﴿متعلقین و متوسلین کے نام خطوط کا ایک ضخیم مجموعہ﴾

حضرت سید پیر مہر علی شاہ گیلانی گوڑوی متوفی ۱۹۳۷ء

۳۔ الہامات الہیہ ﴿اپنے شیخ کی خدمت میں ارسال کئے گئے نو ۹ مکاتیب﴾

حضرت خواجہ اللہ یار صاحب قادری جلاپوری متوفی ۱۹۴۱ء

۴۔ (الف) پیام جلو آ نوی ﴿اپنے شیخ کی خدمت میں سترہ منظوم اور پانچ نثری

مکاتیب﴾

(ب) یُسْقَوْنَ مِنْ رَحِیقٍ مَّخْتُومٍ ﴿احباب و محبین کے نام جامع مجموعہ﴾

حضرت خواجہ غلام محمد صاحب قادری جلو آ نوی متوفی ۱۹۵۶ء

۵۔ مسافر چند روزہ ﴿صاحبزادگان کے نام ۱۰۰ مکاتیب﴾

حضرت سید غلام محی الدین شاہ صاحب بابو جی متوفی ۱۹۷۴ء

۶۔ ابراہیم کرم ﴿متعلقین و متوسلین کے نام خطوط کا مجموعہ﴾

حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی قادری متوفی ۱۹۹۱ء

۷۔ مکاتیب ضیاء الامت ﴿مخلصین و متوسلین کے نام خطوط کا ذخیرہ﴾

حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری متوفی ۱۹۹۸ء



## میاں جان محمد گجراتی کے نام

حضور حافظ پاکؒ بہت کم خط لکھا کرتے تھے۔ اکثر و بیشتر آپ کے خطوط حضور قبلہ عالمؒ کے دستِ انور سے لکھے ہوئے ملتے ہیں۔ یہ خط بھی آپ نے حضور قبلہ عالمؒ سے لکھوایا۔ میان جان محمد گجراتی حضور حافظ پاکؒ کے اولین مریدین میں سے تھے۔ اپنے مرید ہونے کا واقعہ یوں بیان کرتے کہ میاں سید رسول پٹواری میرا دوست تھا اور جھنگ میں ملازمت کرتا تھا جب اس کی حضور سے ملاقات ہوئی تو مرید ہو گیا۔ واپس گھر آیا تو مجھے کہا میں نے جھنگ میں ایک کامل ولی اللہ کو دیکھا اور اس کا مرید ہو گیا تم بھی جاؤ اور شرف دیدار حاصل کرو میں جب گجرات سے بلوآنہ شریف پہنچا تو درویشوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم گجرات سے آئے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا حضور دہڑ شریف چلے گئے ہیں اور ہمیں حکم دیا ہے کہ گجرات سے ایک آدمی مرید ہونے کے لئے آئے گا اسے کہنا کہ میری واپسی تک آستانہ پر انتظار کرے میں سترہ دن آستانہ پر رہا۔ آپ واپس آئے تو مجھے بیعت کیا۔

حضور قبلہ عالمؒ کو اس درویش سے خاص محبت تھی۔ جب ان کے گھر تشریف لے جاتے تو فرماتے ہمارے لئے یہ ایوب انصاریؑ کے گھر کی طرح ہے کیونکہ حضور قبلہ عالمؒ جب پہلی دفعہ گجرات تشریف لے گئے تو ان کے گھر ہی قیام فرمایا تھا۔



## مکتوب نمبر 1-

۷۸۶

از بلوآنہ

15-5-52

برخوددار گل گزار محب پروردگار، عاشق زار میاں جان محمد زاد اللہ شوقہ

السلام علیکم!

کے بعد واضح ہو۔ خط تمہارا ملا حال سے آگاہی ہوئی

صورت احوال آنکہ اپنی بیوی کو اپنے گھر لے آئے اور گھر لے آ کر ایک دفعہ دونوں مل کر یہاں آ جاؤ اور گھبراویں نہیں کیونکہ یہ معاملے اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ قضاء اور قدر پر راضی رہو جس طرح وہ ذات پاک کرے تمہارا کام ہے آمین کرنا۔ کیونکہ ہم اسکی اقتدا کرنے والے ہیں اس مسئلہ کو قلب کے غور سے سمجھیں اور اس پر عمل کریں باقی سب خیریت ہے۔

(۱) نفی اثبات باجلی، پاس انفاس مخفی، تصور شیخ اخفی کرتے کرتے وہم فانی سے گزر کر فہم باقی کی سمجھ پا جائیں اور نماز تہجد کو ضروری مد نظر رکھ اور سب باتیں فروع ہیں یہی اصول ہے سوچ کہ آج کی گھڑی ہے کل خدا جانے۔

(۲) مولوی سلطان احمد و غلام رسول کہہا (۳) اور دیگر جو طلب رکھنے والے ہیں سب کو دعائیں دیں

حسب الارشاد حافظ سائیں گل محمد

الراقم کرم حسین بقلم خود

۱۔ یہ وظائف قادر یہ ہیں حضور ہر خط میں اپنے مریدین کو ان وظائف کی تلقین فرماتے تھے۔



۲۔ یہ صاحب حضور کے خلیفہ مجاز تھے عجز و انکساری اور سادگی میں یہ دُرُویش کامل اپنی مثال آپ تھے بعد از وفات ان کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ سادات کرام ان کا جنازہ اٹھا کر لے گئے اور اپنے قبرستان میں دفن کیا حالانکہ یہ سید نہیں تھے۔ آج بھی ان کا مزار قبرستان سادات کالو والی ضلع منڈی بہاؤ الدین میں ہے۔

۳۔ کوٹ بلوچ ضلع منڈی بہاؤ الدین میں رہنے والے حضور کے ایک صادق الیقین مرید تھے





## میاں بڈھا خان سیال کے نام

یہ خط بھی حضور قبلہ عالم کے ذریعے لکھوایا گیا۔

میاں بڈھا خان حضور حافظ پاک کے خلیفہ مجاز، میاں سید رسول کے والد بزرگوار تھے۔ پہلے کسی اور بزرگ سے بیعت تھے۔ بعد میں حضور سے صحبت کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔

## مکتوب نمبر - 2

از بلوآنہ شریف

15-5-52

بخدمت فقیر میاں بڈھا خان زاد اللہ شوقہ

السلام علیکم

کے بعد واضح ہو یہاں پر خیریت ہے اور تمہاری خیریت بدرگاہ غوثیہ سے نیک خواہ ہوں۔ صورت احوال یہ ہے کہ صحبت کی بیعت (۱) کا وہاں اقرار کرانکا رنہ ہو باقی جو تمہارے لئے امر کیا جائے اسکو امر اللہ سمجھ کر پیش نظر رکھ اور یہاں آجا تم کو نقطہ احدیت، وحدت، وحدیت سمجھایا جا ہے گا اور اس پر ایقان کرایا جائے گا بہتے وردوں میں کچھ نہیں نقطہ ایک ہی کافی۔ وہ تجھ کو سمجھا دیں گے۔

(۲) میاں سید رسول کی بیوی بچوں کو محمد شفیع و تمام برادری کو سلام ڈعا۔

میاں سید رسول واللہ دین دونوں اس جگہ آئے تھے دو تین رہ کے واپس چلے گئے ہیں۔ ماہ جیٹھ کی دو تین کو تاریخ لے گئے ہیں کہ لڑکوں کی سنت بھی کریں گے اور



میاں سید رسول واللہ دین دونوں اس جگہ آئے تھے دو تین دن رہ کر واپس چلے گئے ہیں ماہ جیٹھ کی دو تین کو تاریخ لے گئے ہیں کہ لڑکوں کی سنت بھی کریں گے اور مجھ کو بھی کہہ گئے ہیں کہ ضرور لے آویں گے۔ انکی طرف خط لکھیں کہ ماہ جیٹھ کی پہلی سے پہلے ایک دن یہاں آجائیں اگر ہم کو لے جانا ہے تو اس طرح کریں۔  
 نفی اثبات باجلی، پاس انفاس مخفی، تصور شیخ اخفی کرتے کرتے فانی سے گزر کر باقی کی طرف رجوع کر جائیں ضروری ہے۔

الراقم کرم حسین حسب الارشاد ساہیں گل محمد صاحب

(۱) میاں بڑھا خان نے حضور سے صحبت کی بیعت کی تھی مگر اس بدل میں کچھ اشکال تھے۔ جن کو دور کرنے کیلئے حضور نے اسے بلایا تھا۔

(۲) میاں سید رسول سیال گجرات میں حضور کے سب سے پہلے مرید تھے۔ بعد ازاں آپ نے انہیں خرقہ خلافت سے بھی نوازا۔ ان کا مزار قبرستان شیخو شہید کوٹ بلوچ ضلع منڈی بہاؤ الدین میں ہے۔





میاں جان محمد گجراتی کے نام

یہ خط بھی حضور قبلہ عالم کے ذریعے لکھوایا گیا اور میاں جان محمد کے نام حضور کا

یہ دوسرا خط ہے۔

مکتوب نمبر - 3

۷۸۶

از چک نمبر 183

20-2-53

برخوردار میاں جان محمد خادم مسجد سلامت باشد

السلام علیکم

کے بعد واضح ہو کہ یہاں پر خیریت ہے اور خیریت تمھاری بدرگاہ ایزدی سے مدام مطلوب ہوں۔

(۱) کارڈ تمھارا ملا حال سے آگاہی ہوئی اور بیماروں کیلئے دعا کی گئی ہے کہ اللہ رحم کرے اور سید رسول (۲) پر مجھے ناراضگی ہے کہ اُس نے ہمارا کہنا نہیں مانا اپنی رائے پر عمل کیا اگر تم سب مل کر کہو گے تو معافی دوں گا ورنہ نہیں۔

حافظ فیض رسول و غلام رسول ولد شاہو، مرزا چٹھہ تمام دوست یا رحیم غلام رسول اور تمام ذریشوں، مریدوں کو بہت بہت، پیار سلام، دعا۔

اس لئے سب کے نام نہیں لکھے گئے کہ کارڈ کم ہے اور سب کے دل جانتے ہیں کہ ہماری کتنی محبت ہے اور خان محمد کو کہنا کہ وقفہ ملے تو دس، بارہ دن کے اندر آ کر ملے اور غلام محمد بھی میاں بڈھے کو بھی دعا دینا اور تمام کی خیر کا جواب جلدی دینا



ضروری ہے اور قادر کو کہنا کہ یہ گھراپنا نہ سمجھے ہمارا سمجھے اچھی طرح رہے۔  
فقط الراقم حافظ گل محمد خادم الفقراء

- ۱۔ اس زمانہ میں محکمہ ڈاک کے پوسٹ کارڈ ہوا کرتے تھے جن پر خطوط لکھے جاتے تھے۔  
۲۔ میاں سید رسول مرید ہونے سے قبل محکمہ مال میں پٹواری تھے۔ بعد میں جب حضور نے اُسے خرقہ خلافت سے نوازا تو یہ ملازمت ترک کر دینے کا حکم دیا۔ لیکن اس نے اہل خانہ کے اصرار پر ملازمت نہ چھوڑی جس کی وجہ سے حضور ناراض ہوئے۔





## میاں غلام قادر گجراتی کے نام

یہ خط بھی حضور قبلہ عالم کے ذریعہ لکھوایا گیا۔ اور یہ ۱۹۵۴ء کی تحریر ہے۔  
 میان غلام قادر۔ گوندل فیملی سے تعلق رکھنے والا یہ شخص کوٹ بلوچ کا ایک اکھڑ مزاج  
 چوہدری تصور کیا جاتا تھا اور سارے گاؤں پر اس کا رعب و دبدبہ تھا۔ جب شروع  
 میں کچھ غریب لوگ حضور حافظ پاک کے مرید ہوئے تو یہ ان کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتا  
 ایک دن مریدین نے حضور سے شکایت کی کہ غلام قادر نامی گاؤں کا ایک چوہدری  
 ہمیں بہت تنگ کرتا ہے فرمایا جب کبھی وہ ہمارے سامنے آئے تو میں بتانا۔ اتفاق  
 سے ایک دن جب حضور کوٹ بلوچ میں ایک درویش کے گھر تشریف فرما تھے اس کا  
 گزر ہوا تو درویشوں نے عرض کی "حضور! یہ ہے وہ چوہدری"۔ آپ نے نگاہِ  
 ولایت سے ایک نظر کی۔ چوہدری پلٹ کر قدموں پر گرا اور مرید ہو گیا۔ پھر حضور پر  
 اس قدر فریفتہ ہوا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ جو شخص پہلے درویشوں کا مخالف ہوا کرتا  
 تھا اب وہ ہی ان کا محافظ بن گیا۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی ☆ بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اب یہی چوہدری لنگر شریف کا سب سے بڑا خادم تھا اور کوٹ بلوچ میں عرس مبارک  
 اور دعوتوں کا تمام تر انتظام اسی کے سپرد ہوتا تھا۔ یوں اکھڑ مزاج چوہدری ایک  
 خالص درویش بن گیا ایک دفعہ حضور نے فرمایا تھا۔ غلام قادر تمہارے گاؤں میں  
 ایک دن شیطان ناچے گا یعنی فساد برپا ہوگا اپنا خیال رکھنا۔ بعد ازاں گاؤں میں وہی  
 کچھ ہوا جس کے متعلق حضور نے ارشاد فرمایا تھا بڑی قتل و غارت ہوئی اور میاں غلام  
 قادر اس فساد سے اپنے آپ کو نہ بچا سکا۔ اور ایک قتل کے کیس میں گرفتار ہو گیا۔

راقم اسطور نے برادر مرید پیر شفیع حسین سے سن ۷۸.. ۷۹ء کو میاں غلام قادر جیل میں



جب بیمار ہوا تو اس نے حضور قبلہ عالم کی خدمت میں کئی بار پیغام بھیجا کہ حضور کی زیارت کا مشتاق ہوں۔ آپ منڈی بہاؤ الدین تشریف لے گئے اور غلام قادر کو ملنے کا ارادہ فرمایا وہ ان دنوں کھاریاں ہسپتال میں زیر علاج تھا اسکا بھانجا غلام عباس حضور کو ساتھ ہسپتال لے گیا۔ بہت سارے درویش اور خلفا بھی ساتھ تھے۔

میاں غلام قادر بستر مرگ پر پڑا تھا بہت کمزور و لاغر تھا۔ ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں جو نہی اسے حضور کی آمد کا پتہ چلا تو بستر پر اٹھ بیٹھا اور سپاہیوں سے کہا جلدی کرو میری ہتھکڑیاں اتارو مجھے چھوڑ دو جس نے مجھے قید کر رکھا تھا آج وہ آ گیا ہے اب مجھے کوئی قید میں نہیں رکھ سکتا پولیس والوں کو جب حضور قبلہ عالم کا پتہ چلا تو انہوں نے بھی احتراماً کچھ دیر کیلئے ہتھکڑیاں اتار دیں حضور ہسپتال میں داخل ہوئے تو میاں غلام قادر اٹھ کر حضور کے قدموں سے لپٹ گیا بہت رویا اور عرض کی جناب مجھے سابقہ تمام غلطیوں کی معافی دیں جیسا بھی ہوں سگ تو آپ ہی کا ہوں حضور نے گلے لگایا اور تسلی دی پھر اس نے عرض کی مجھے دوبارہ بیعت کریں حضور نے فرمایا وضو کر کے آؤ خود اٹھ کر گیا اور وضو کیا درویشوں نے ہسپتال میں کلمہ شریف کا ذکر کیا حضور نے اس کو مرید کیا پھر وہیں کچھ دیر ٹھہرے رہے آخر میں اس نے عرض کی حضور اب مجھے رہائی بھی عطا فرمائیں اور یہاں سے لے جائیں فرمایا ٹھیک ہے اب تو زیادہ دیر قید نہیں رہے گا حضور قبلہ عالم واپس کوٹ بلوچ تشریف لائے تین چار گھنٹے ہی گزرے ہوں گے کہ اعلان ہوا کہ میاں غلام قادر فوت ہو گیا ہے اور اس کی میت کوٹ بلوچ آگئی ہے درویش کو رہائی مل گئی اور دنیا کی قید سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آزاد ہو گیا حضور نے درویشوں کو غسل و کفن کا حکم دیا جب اس کی میت کو لے کر کوٹ بلوچ سے نکلے تو پورے چک میں کلمہ شریف کی آوازیں گونج اٹھیں حضور قبلہ عالم نے خود نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان شیخو شہید میں تدفین ہوئی۔



## مکتوب نمبر - 4

۸۷۶

برخوردار، گل گزار، محب پروردگار میاں غلام قادر

السلام علیکم

کے بعد واضح ہو کہ اس جگہ خیریت ہے اور تمہاری خیریت خداوند کریم

سے نیک چاہتا ہوں۔

صورت احوال آنکہ خط تمہارا ملا۔ حال سے آگاہی ہوئی جب یہ خط پہنچے اگر

تو بیٹھا ہے تو کھڑا ہو جا اور اگر کھڑا ہے تو یہاں چلا آ ضروری تاکید ہے (۱)

باقی میں بیمار ہوں اس لئے غلام رسول کمہار کو کہہ دیں کہ بی بی کمہاری (۲) اور

غلام حیدر کمہار (۳) یہاں رہتا ہے۔

تمام پیر بھائیوں اور پیر بہنوں کو ڈعا اور سلام دیویں۔

فقط الراقم حافظ گل محمد خادم الفقراء

۱۔ حضورہ حافظ پاک نے یہ آخری خط میاں غلام قادر کی طرف لکھوایا ان دنوں آپ نہایت علیل تھے اس لئے میاں صاحب کو فوراً

۲۔ حضور کی صادق یقین مرید اور خدمت گار خاتون اسے ہمیشہ گجرات میں حضور کا کھانا پکانے کا شرف حاصل رہا اس نیک خاتون نے ہمیشہ حضور کا کھانا با وضو تیار کیا۔

۳۔ حضور کا ایک عاشق زار غلام جس کو حضور نے مست کے لقب سے نواز تھا آج بھی کوٹ بلوچ ضلع منڈی بہاؤ الدین میں پچھلی رات کے وقت کلمہ کی سب سے پہلی صد اسی درویش کی ہوتی ہے۔





میاں غلام قادر گجراتی کے نام

حضور حافظ پاک کے وصال کے بعد 1955ء میں حضور قبلہ عالم گجرات کے دورے پر تشریف لے گئے تو واپسی پر آپ نے گھر پہنچتے ہی میاں غلام قادر کو یہ خط تحریر فرمایا۔

### مکتوب نمبر-5

۷۸۶

از بلوآنہ

برخوردار، گل گلزار، محبت پروردگار، عاشق زار میاں غلام قادر زاد اللہ شوقہ

السلام علیکم

خیریت جانین نیک مطلوب احوال آنکہ ہم بخیریت اسی رات کو اصرح گھر پہنچ گئے۔ باقی تمام دربار شریف، روضہ مبارک پر خیر خیریت ہے اور محمد علی شیخ (۱) کو کہیں الف کی ب کردیوے اور (۲) بابا بخان محمد کو کہیں کہ اگر ہو سکے تو براستہ لاہور دہڑ شریف آ جاوے اور باقی سب خیریت ہے تمام درویش پیر بھائی، پیر بہنوں کو درجہ بدرجہ السلام علیکم۔

محمد بشیر راضی خوشی ہے کوئی فکر نہ کریں اور خط کا جواب ضرور دیویں تاکید مزید ہے۔

الراقم کرم حسین خادم الفقراء۔۔۔۔۔ از بلوآنہ شریف

۱۔ میاں غلام علی قادری جنہیں عرف عام میں آپ محمد علی کہتے تھے، پنجابی کے بلند پایہ شاعر تھے چونکہ شاعری سے شغف تھا اسی لئے حضور نے لکھا ”الف کی ب کردیوے“ اور یہ ان کی شاعری کی طرف اشارہ ہے۔ بعد ازاں حضور نے انہیں خرقہ خلافت سے بھی نوازا۔

(۲) میاں خان محمد گوندل میاں غلام قادر کا قریبی رشتہ دار تھا۔ اس کی کوئی آل اولاد نہ تھی۔ عالم شباب



میں مشہور ڈاکو تھا۔ بڑے بڑے رئیس زادوں پر ڈاکہ زنی کرتا۔ کوٹ بلوچ میں جب غریب غرباء حضور حافظ پاک کے مرید ہوئے تو یہ ان کو تنگ کیا کرتا پچھلی رات کو حضور کے مریدین ذکر بالجہر کرتے تو یہ ان کے گھروں میں آ کر کہتا کہ (معاذ اللہ) کیا خدا بہرہ ہے کہ تم یوں بلند آواز سے ذکر کرتے ہو؟ اور ہمیں سونے نہیں دیتے۔ خبردار اگر آئندہ تم میں سے کسی نے بلند آواز سے ذکر کیا تو اسے جان سے مار دوں گا۔ غریب مریدین بے چارے سہم گئے لیکن جب حضور کوٹ بلوچ تشریف لے گئے تو انہوں نے یہ تمام واقعات آپ کے سامنے بیان کئے۔ حضور نے فرمایا اسے ایک دفعہ میرے سامنے لاؤ۔ درویشوں نے کئی حیلے طریقے کئے لیکن وہ حضور کے سامنے نہ آیا۔ ایک دن حضور گلی سے گذر رہے تھے کہ وہ دوسری گلی کے کونے میں کھڑا تھا۔ درویشوں نے کہا جناب! وہ ہے چوہدری خان محمد آپ نے نگاہ ولایت کے نور سے اس پر ایک نظر کریم فرمائی چند لمحوں میں وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگا وجد طاری ہو گیا۔ آٹھ پہر یعنی چوبیس گھنٹے اس پر یہی کیفیت طاری رہی بالآخر میاں غلام قادر نے عرض کی حضور! اب اس کی حالت قابل ترس ہے۔ وہ تو مرنے کے قریب ہے۔ ارشاد ہوا اس کے اندر مدتوں کی گندگی کا ڈھیر تھا ہم نے اس کو جلایا۔ لہذا جلتے جلتے کچھ دیر لگ گئی اب اسے لے آؤ۔ حضور کے سامنے لایا گیا۔ آپ نے مرید کیا۔ وجد کی کیفیت ختم ہو گئی اور حالت سنبھل گئی بعد ازاں یہی میاں خان محمد دربار شریف پر چلا آیا اپنا سب کچھ حتی کہ جائیداد بھی لنگر شریف کیلئے وقف کر دی اور بقیہ زندگی حضور کا خادم بن کر دربار شریف پر گزار دی۔

۱۳ دسمبر ۱۹۶۳ء کو حجام سے حجامت بنوار ہا تھا تو حضور قبلہ عالم نے ازراہ مذاق یاد لگی فرمایا بابا خان محمد! اگر آج تو مر جائے تو پرسوں اباجی کا عرس وصال ہے لہذا ساتھ ہی تمہارا بھی ختم دلوا دیں گے، عرض کی حضور ٹھیک ہے چلو آج ہی مر جاتے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر بعد بابا خان محمد قبلہ رخ ہو کر لیٹ گیا اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ اس کا مزار روضہ شریف کے باہر حضور کے قدمین شریف کی طرف بنایا گیا۔





## میاں غلام قادر گجراتی کے نام

یہ خط حضور قبلہ عالم نے دہڑ شریف سے واپسی پر میاں غلام قادر کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا اور انہیں حضور حافظ پاک کے سالانہ ختم شریف کی تاریخ سے آگاہ کیا۔

### مکتوب نمبر-6

بلوآنہ

4-1-56

برخوردار میاں غلام قادر زاد اللہ شوق

السلام علیکم!

خیریت جانبین نیک مطلوب

احوال آنکے خط تمہارا ملا۔ حال سے آگاہی ہوئی علاوہ ازیں مستری کے گھر جانے کے بعد تیسرے دن میں دہڑ شریف چلا گیا اور 12 دن کے بعد کل کے روز میں گھر پہنچا اور آتے ہی تمہارا خط مل گیا۔

علاوہ ازیں حضور کے ختم شریف کے متعلق تمام درویشوں کو کہہ دیں جس کا جی چاہے آجائے زیادہ تاکید کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

میرے دہڑ شریف کے آنے سے پہلے ہی خادم حسین (۱) کو نکال دیا تھا اگر وہ وہاں پہنچے تو اس کا کچھ خیال کرنا ضروری ہے۔

میاں غلام رسول کی طرف سے تمام پیر بھائیوں اور پیر بہنوں کو السلام علیکم حضور کے ختم کی تاریخ اسی چاند کی آخری جمعرات ہے۔ باقی تمام درویشوں کو نفی اثبات، پاس انفاس تصور شیخ کا سبق یاد دلائی رکھیں پانچ وقتی نماز باجماعت،



نفل تہجد ضروری ہیں باقی سب خیریت ہے۔

فقط الراقم کرم حسین خادم دربار دہڑ شریف

۱۔ حضور قبلہ عالم دہڑ شریف میں ہی تھے کہ پیچھے آپ کے برادران نے کسی بات پر ناراض ہو کر بابا خادم حسین کو دربار شریف سے نکال دیا۔ حضور کو واپسی پر معلوم ہوا تو میاں غلام قادر کو خط لکھا اور اس کی نگہداشت کی تاکید فرمائی۔

بابا خادم حسین 1952 میں حضور حافظ پاک کے دست بیعت ہوئے۔ مرید ہونے کے بعد اپنا گھر بار چھوڑ کر دربار شریف پر چلے آئے اور بقیہ اپنی تمام عمر دربار شریف پر ہی گذاری۔ دربار پر ہمیشہ تہجد کی اذان اور سپیکر پر کلمہ طیبہ کا ذکر بالجہز انہیں کے ذمہ تھا۔ یہ درویش باصفا کلمہ شریف کا ذکر اتنے پرسوز انداز میں کرتا کہ سننے والوں پر رقت طاری ہو جاتی۔ دربار شریف کے آس پاس رہنے والے لوگ اکثر و بیشتر اس کی آواز سن کر بیدار ہوتے انہیں معلوم ہو جاتا کہ نماز تہجد کا وقت ہو گیا ہے۔ جب کبھی کسی وجہ سے اس کی آواز سپیکر پر نہ آتی تو صبح لوگ معلوم کرنے آ جاتے کہ بابا خادم حسین کو کیا ہوا ہے۔ آج اس نے کلمہ شریف نہیں پڑھا وہ کبھی بغیر اجازت دربار شریف سے ایک قدم باہر نہ رکھتا ایک دن سلطان محمود بھٹی نے حضور قبلہ عالم کی خدمت میں عرض کیا حضور! ہم آپ کے ہزاروں غلام ہیں لیکن آپ کو سب سے زیادہ عزیز کون ہے؟ فرمایا ایک خادم حسین اور دوسرا علی شیر تو وہ ہنسنے لگا اور کہا حضور! آپ روزانہ ناراض بھی انہیں پر ہوتے ہیں۔ پھر آپ کو عزیز بھی ہیں۔ حضور نے فرمایا بیشک بعض کوتاہیوں کی وجہ سے میں ان پر ناراض بھی ہوتا ہوں لیکن ایک زمانہ گزر گیا بیٹھے تو میرے دروازہ پر ہی ہیں کہیں اور تو نہیں گئے۔

بابا خادم حسین نے اپنی عمر عزیز کے 48 برس دربار شریف پر گزارے اور ۹ جون ۲۰۰۰ بروز جمعہ المبارک بعد نماز فجر کلمہ شریف پڑھتے ہوئے انتقال فرمایا اور یہیں منگانی شریف میں سپرد خاک ہوئے۔





## ملک عبدالرحمن ثانی کے نام

یہ خط حضرت قبلہ عالم نے 1963ء میں ملک صاحب کے نام تحریر فرمایا۔ ملک عبدالرحمن، نواں کے ایک متمول اور زمین دار اعوان فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ نہایت نفیس طبع ڈرویش خیال اور انتہائی دانا شخص تصور کئے جاتے تھے۔ چونکہ ان کی والدہ ماجدہ حضور حافظ پاک کی عقیدت مند تھی۔ حتیٰ کہ ابتداء میں حضور نے جو چلہ کشی کی اس دوران اس نیک اور متقی خاتون نے نہ صرف آپ کا بے حد خیال رکھا بلکہ خدمت بھی کرتی رہیں۔ والدہ ماجدہ کی طرف سے اسی عقیدت و محبت کے باعث ملک صاحب حضور کے مرید ہو گئے۔ اور اکثر حاضر خدمت رہتے عجز و انکساری اور درویشی کا یہ عالم تھا کہ ناز و نعم میں پلا ہوا یہ امیر زادہ دربار شریف کے خدام کے ساتھ ملکر صفائی اور دوریشوں کی خدمت کرنے میں فخر محسوس کرتا حضور حافظ پاک کے وصال کے بعد حضور قبلہ عالم سے صحبت کی بیعت ہوئے۔ حضور قبلہ عالم آپ سے بے حد محبت و شفقت فرماتے اور ثانی کا لقب بھی حضور نے ہی عطا فرمایا۔ عمر کا بیشتر حصہ حضور قبلہ عالم کی معیت میں گذرا۔ گجرات سمیت کئی علاقوں کے دوروں پر بھی حضور کے ساتھ رہے حتیٰ کہ حضور کی شادی پر آپ کے سہا بلہ (دولہا کا ساتھی) بننے کا شرف بھی انہیں حاصل ہوا۔ حضور سے اس قدر تعلق تھا کہ دربار شریف کے تمام دوریشوں کو ملک صاحب سے خاص محبت و انس تھا۔ حضور قبلہ عالم کے وصال کے بعد بہت رنجیدہ رہتے اور اکثر نہایت محبت و عقیدت سے حضور کا ذکر خیر کرتے رہتے۔ راقم السطور کو حضور قبلہ عالم کے خطوط جمع کرنے کا مشورہ بھی انہوں نے دیا اور سب سے پہلے ان کے پاس جو حضور کے خطوط تھے ان کی فوٹو سٹیٹ دربار شریف پر ارسال کیں۔ حضور قبلہ عالم سے منسوب ایک ایک چیز بڑی محبت سے



سنجھال کر رکھتے تھے۔ آپ کو دمہ اور ٹی بی کا مرض تھا بلکہ کہا کرتے کہ حضور کو بھی یہ مرض میری وجہ سے لاحق ہوا لیکن باوجود طویل علالت کے آپ نہایت خوش طبع فیاض اور ملنسار آدمی تھے۔ ہر وقت آپ کے پاس مجمع لگا رہتا۔ نہایت میٹھی اور آہستہ باتیں کرتے۔ عمرہ شریف اور روضۃ الرسول ﷺ کی حاضری بھی نصیب ہوئی۔ انتقال سے قبل دربار شریف پر اپنے آخری خط میں یہ شعر تحریر فرمایا۔

تمنا ہے درختوں پر تیرے روضہ کے جا بیٹھے

قفس ٹوٹے جب اس طائر مقید کا

بالآخر ۷ ماہ رمضان المبارک ۱۹۹۷ء کو اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف انتقال فرمایا۔ بوقت انتقال بڑی محبت و عقیدت سے حضور قبلہ عالم کو یاد فرماتے اور آخر کلمہ شریف پڑھتے ہوئے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

### مکتوب نمبر - 7

۷۸۶

مکرم برخوردار عبدالرحمن زاد اللہ شوق

وعلیکم السلام

خیریت معلوم ہوئی خیریت موجود حال ہے۔

احوال آنکے بندہ خود اس وقت دربار شریف پر موجود ہے۔ بندہ عید کے تیسرے دن بعد لائل پور گیا تھا بڑی سفارشوں کے ساتھ ایم بی نیوٹی بی ہسپتال میں داخلہ لیا لیکن اسی دن ادھر مستری غلام رسول، روشن (۱)، غلام قادر، عبدالعزیز، مائی ستاں بی بی روضہ مبارک کیلئے آگئے پھر تو بڑی مشکل سے ڈاکٹر صاحب سے ایک مہینہ کی چھٹی لیکر گھر آ گیا۔ اب ایک ہفتہ کے بعد لائل پور جا کر طبیعت دکھاتا ہوں پھر دوائی



لیکر واپس آ جانا ہوں۔ روضہ مبارک کا کام اب ایک ہفتہ تک ختم کر رہے ہیں۔

اٹھاس مکمل ہو چکا ہے پھر جا کر داخل ہونے کا خیال ہے اکیسے کروایا تھا ویسے طبیعت ٹھیک ٹھاک ہے روضہ مبارک کا کام تسلی بخش ہو رہا ہے۔

علاوہ ازیں آج شمشاد (۲) کی طرف سے ایک خط آیا ہے آپ کو السلام علیکم کہتا ہے (۳) منیر احمد صاحب بھی موچیوالہ ڈپنری میں داخل ہیں کل سے غشی کے دورے پڑ رہے ہیں قدرے آج کچھ افاقہ نظر آتا ہے۔

انور بیگ کی طرف سے ایک خط آیا تھا لیکن ابھی تک جواب نہیں دے سکا۔ درویش میاں نور یہاں آیا ہوا ہے لنگر خانے کی کوٹھڑی اُسے دی ہے بمع اہل و عیال اُس کا یہاں دربار شریف پر رہنے کا خیال ہے۔ یہاں سے تمام درویشوں کی طرف سے تمام پیر بھائیوں اور پیر بہنوں کو خود جا کر بہت بہت السلام علیکم اور بہت بہت دعائیں دیویں باقی سب خیریت ہے۔

(۴) شیر رسول و دیمیلی اور سعید صاحب بھی آئے تھے حکیم قطب الدین صاحب کا ارسال کردہ پارسل پہنچ گیا ہے غلام قادر، نور کی طرف سے آپ کو السلام علیکم۔

امید ہے آپ کو ملک بننا بھول گیا ہوگا۔ زندگی کے کلیہ تین دن ہیں ایک جستجو اور تلاش کا اور دوسرا ملاقات کا اور تیسرا عیش وصال کا لیکن جس کا پہلا دن سستی اور خواب میں گزرا اس کا ملاقاتی اور وصاتی ہونا غیر ممکن ہے اچھی طرح سے غریب اور دکھی مسکینوں کی طرح ہر غل و غش سے دور ہو جاؤ ﴿وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ﴾ (۵)

چند دن کی زندگی پر ہرگز بھروسہ نہ کرو۔ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (۶)

(۷) ابوالمنظہر کرم حسین خادم الفقراء جھنگ



- (۱) میاں روشن علی درویش کوٹ بلوچ ضلع منڈی بہاؤ الدین میں رہنے والا حضور کا نہایت صادق الیقین اور وفادار غلام جس کے گھر حضور نے بعض دفعہ ہفتہ عشرہ قیام فرمایا۔
- (۲) خاندان سادات سے تعلق رکھنے والے حضور کے نہایت قریبی اور مخلص عقیدت مند سید شمشاد حسین شاہ جو محکمہ جنگلات میں گارڈ تھے اور ضلع شیخوپورہ میں رہتے تھے۔
- (۳) میاں غلام قادر گجراتی کے بڑے بیٹے تھے۔
- (۴) یہ دونوں حضور کے چچا زاد بھائی تھے۔
- (۵) اور وہ نیکیوں کو دوست رکھتا ہے ﴿پ: ۹: ع: ۱۳﴾۔
- (۶) ہر جاندار نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ ﴿پ: ۳: ع: ۱۰﴾۔
- (۷) اُن دنوں حضرت انجی قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب کی ولادت ہوئی جس کی وجہ سے حضور نے اپنے نام کے ساتھ ابوالمظہر تحریر فرمایا۔ حضرت انجی قبلہ کی تاریخ ولادت 25 نومبر 1963ء بروز پیر، ہے۔





## میاں غلام رسول صاحب کے نام

آپ حضور حافظ پاکؒ کے رضاعی بھائی اور بچپن کے دوست تھے۔ حضور پہلی دفعہ جب صاحب مجاز ہو کر دہڑ شریف سے واپس نواں آئے تو آپ بھی فوج سے چھٹی پر گھر آئے ہوئے تھے۔ حضور سے ملاقات ہوئی تو اس قدر متاثر ہوئے کہ مرید ہو گئے۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ کا شمار حضور کے اولین خلفاء میں ہوتا ہے۔ آپ بیک وقت عالم، عاشق، عارف اور صاحب حال درویش تھے۔ قلب اس طرح جاری تھا کہ سینہ پر دل کی دھڑکن کے ساتھ کپڑا بھی متحرک رہتا جب ایک دفعہ حضرت انخی قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب نے دریافت فرمایا کہ چچا یہ کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے عرض کی حضور آپ کے باپ دادا نے ذکر پاس انفاس اس طرح پکوا یا ہے کہ اب میں نہیں کرتا لیکن پھر بھی دل ہمہ وقت ذکر میں جاری رہتا ہے۔

آپ کو حروف ابجد میں بڑا کمال حاصل تھا جب کسی صاحب سے اس کا نام دریافت کرتے تو فوراً ہی اس کے نام کے متبادل یعنی اعداد والی آیت مبارکہ قرآن مجید سے بتا دیتے۔

آپ اردو، فارسی اور پنجابی کے قادر الکلام شاعر تھے۔ تصانیف میں ایک دیوان گل توحید یادگار ہے۔ آپ کو حضور حافظ پاکؒ اور حضور قبلہ عالمؒ کی ذات گرامی سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔ حضور حافظ پاکؒ کے خلفاء اور مریدین میں سے حضور قبلہ عالمؒ سے صحبت کی بیعت کا شرف سب سے پہلے انہیں حاصل ہوا۔ حضور حافظ پاکؒ اور آپ کے مابین لکھے گئے خطوط دستیاب نہیں ہو سکے۔ لیکن حضور قبلہ عالمؒ اور آپ کے مابین مختلف ادوار کے چند خطوط ملتے ہیں جن سے ہو پتا ہے کہ آپ ہمیشہ حضور



قبلہ عالم کی محبت و شفقت اور اشتیاق زیارت میں فراقیہ اشعار لکھتے رہے  
یہاں پر آپ کے خطوط سے چند اشعار نقل کئے جاتے ہیں۔

تیرے درس کو نیناں ترس گئے تیرا راہ تکتے گئے بیت برس  
تجھے ترس رہا میرا خشک چمن اے ابر کرم کبھی آ بھی برس  
ایک اور جگہ لکھتے ہیں

کسی کا ایسا کرم نہ ہوگا کسی پہ ایسا کرم نہ ہوگا  
کرم جو مجھ پر کیا کرم نے کروں بیاں تو رقم نہ ہوگا  
اور فارسی میں فرماتے ہیں

کرم حسین و کرم عین دستگیر و بے مثال  
کرم کار و کرم دار و خوش ضمیر و خوش خصال  
پنجابی میں باطنی فیوض و برکات کے حصول کا اشارہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں  
لایا بوٹا دہڑوئی نے تدکھڑیا گل محمد  
اس دے کرم دے ہتھوں جام شراب پیتا

ادھر حضور قبلہ عالم بھی آپ کو نہایت محبت و الفت بھرے خطوط ارسال فرمایا کرتے  
جن کا آئندہ خطوط میں جا بجا اظہار ہوگا کہ حضور کو آپ سے کس قدر والہانہ لگاؤ تھا۔  
۴ جنوری ۱۹۸۸ء کو آپ نے نواں میں وصال فرمایا تو وہیں آپ کو دفن کر دیا گیا بعد  
ازاں آپ کی خواہش کے مطابق پورے ۱۶ سال کے بعد اسی دن ۴ جنوری ۲۰۰۴ء  
کو وہاں سے جدا انور کو بھکر لایا گیا اور دربار شریف قادریہ کرمیہ محلہ عالم آباد بہل  
روڈ بھکر میں دوبارہ تدفین کی گئی جہاں آپ کا مزار مرجع خلافت ہے۔

حضور قبلہ عالم کا غالباً ۱۹۷۶ء میں ارسال کیا گیا میاں صاحب کے نام ایک خط



جس میں عرس شریف پر نہ پہنچنے کی وجہ سے حضور نے تشویش کا اظہار فرمایا۔ اور گجرات میں رونما ہونے والے سانحہ کا بھی ذکر فرمایا۔

### مکتوب نمبر 8-

۷۸۶

محبت پروردگار میاں غلام رسول زاد اللہ شوقہ

السلام علیکم

خیریت طرفین بدرگاہ رب العزت مدام نیک مطلوب

احوال آنکہ عرس شریف پر آپ کے نہ پہنچنے نے مجھے اتنی گہری سوچ میں ڈبو دیا ہے کہ سوچتے سوچتے تقریباً 2 ماہ گزر چکے ہیں کوئی کنازہ نظر نہیں آ رہا۔

ہماری طرف سے تو دعا ہے کہ اللہ کریم بطفیل بزرگان عظام وروضے والی سرکار اس آزمائش کے قعر سے نجات ہی عطا فرماوے آمین ثم آمین۔

علاوہ ازیں حالات عبدالرحمن ثانی کے بھی کچھ ایسے ہی نظر آتے ہیں۔ بہر حال اس کے پاس یا اس کو اپنے پاس ضرور بلا تے رہا کریں واجبا عرض ہے۔

باقی گجرات کا معاملہ کچھ گڑ بڑ ہو گیا ہے۔ سنا ہے غلام قادر نے دو آدمی قتل کر دیئے ہیں۔ جس کی وجہ سے سات آدمی جیل چلے گئے ہیں۔ بالکل دنیا میں پھنس کر خراب ہو گئے ہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو معافی عطا فرماوے اور ایمان اور پھر دوبارہ عشق پیر سے نوازے آمین ثم آمین

جملہ پیر بھائی پیر بہنوں کو علیحدہ علیحدہ دعا اور السلام علیکم ارسال ہیں۔



یہاں دربار شریف پر جملہ خیریت ہے۔ اندرون خانہ کی طرف سے پھوپھی  
صاحبہ، ماموں جان کو سلام عرض کریں۔

والسلام

فقیر کرم حسین خادم الفقراء

حال ساکن۔۔ چاہ صالح محمد کھوکھر نزد بستی علی آرائیں جھنگ صدر





## ملک عبد الرحمن ثانی کے نام

ملک صاحب نے چوہدری غلام عباس جو کے میاں غلام قادر گجراتی کا  
بھانجا و داماد ہے کے ہاتھ ایک عریضہ تحریر کیا جس کے جواب میں حضور قبلہ عالم نے یہ  
خط ارسال فرمایا۔

### مکتوب نمبر - 9

۷۸۶

بلوآ نہ شریف

27-8-69

برخوددار گل گلزار قادر یہ محمد عبدالرحمن ثانی زاد اللہ شاقہ

السلام علیکم

آپ کا مکتوب براستہ غلام عباس موصول ہوا یہاں بطفیل خواجہ فخر الاولیاء

خیریت ہے۔

حکیم صاحب کو ابھی نہیں آنا چاہیے ہم پہلے اطلاع دیویں گے کیونکہ فی

الحال شہزادہ حسن (۱) گھر مضروف ہے اور غلام سرور نے بھی کوئی ابھی تک خاص بندو

بست نہیں کیا انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی کوئی نہ کوئی صورت نکل آئے گی اور بعد میں اطلاع

ملنے پر تشریف لے آئیں۔

عزیزم محمد عارف ہر صورت میں ڈپنسر کا کورس کرے انشاء اللہ تعالیٰ اسی میں

بہتری ہے ویسے حالات کے مطابق جیسا مناسب سمجھیں بہتر ہے۔



علاوہ ازیں محمد امداد حسین طاہر فارغ ہو کر گھر آ گیا ہے اس کا  
ایم اے کا خیال ہے اور ادھر عمر بھی (24) چوبیس سال ہو گئی ہے کوئی مشورہ دیویں  
کیا کرنا چاہئے۔

حکیم صاحب، عبدالرحمن صاحب کا حال احوال دریافت کرنا میری طرف سے  
سلام کہنا جملہ احباب اہل طریقت کو بندہ کی طرف سے اسلام علیکم  
بندہ ابھی آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت رہتا ہے یہاں کل خیریت ہے مراسلہ کا جو  
اب آستانہ عالیہ کے ایڈریس پر روانہ فرماویں۔

وا سلام

احقر الفقیر محمد کرم حسین عفی عنہ

آستانہ بلوآنہ شریف ڈاکخانہ چک ۷۵ تحصیل و ضلع جھنگ

(۱) حضور کے چھوٹے بھائی پیر نور حسین صاحب جنہیں آپ پیار سے شہزادہ حسن پکارتے تھے۔





## ملک عبدالرحمن ثانی کے نام

یہ خط حضور قبلہ عالم نے غالباً ۱۹۷۱ء میں گجرات کے دورہ کے دوران کوٹ بلوچ سے ملک صاحب کے نام تحریر فرمایا۔

### مکتوب نمبر - 10

۷۸۶

6 ذوالحج

محترم ملک عبدالرحمن ثانی صاحب سلمہ

اسلام علیکم

خیریت جانین نیک مطلوب احوال آنکہ برادر م نور حسین کی زبانی آپ کا احوال معلوم ہوا الحمد للہ! اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے آپ کے رنج و غم دور فرمائے اور آپ کو اور زیادہ قوتِ حسنات عنایت فرمائے آمین ثمہ آمین چچا صاحب غلام رسول، حکیم صاحب، عبدالرحمن کو ہماری طرف سے خود جا کر بہت بہت اسلام علیکم کہہ دیں اور دعائیں دیں رب رحیم جملہ افکار دنیاوی سے آپ سب کو سکون میسر فرمائے۔ شاید آپ غلام قادر قیدی کو میانوالی جیل میں مل چکے ہوں گے اگر نہیں ملے تو ایک دفعہ جا کر ملاقات کرنا اور میری طرف سے ان کو اسلام علیکم کہنا۔

دیگر سب خیریت ہے ہم اس وقت کوٹ بلوچ میں ختم شریف میں آئے ہوئے ہیں آپ کو عید مبارک ہو نور حسین بھی ہمارے ساتھ ہے اور جملہ اہلیان کوٹ بلوچ کی طرف سے آپ کو اسلام علیکم امید ہے عید ہم دربار شریف پر جا کریں گے۔



والسلام

الفقیر محمد کرم حسین خادم الفقیراء بلوآنه شریف

(۱) حضور کے دیرنیہ مرید اور مشہور و معروف حکیم ہیں چچامیاں غلام صاحب کے بھتیجے ہیں اور آج کل میانوالی میں رہائش پذیر ہیں۔





## میاں غلام رسول کے نام

حضور قبلہ عالم نے یہ خط اُن دنوں میاں صاحب کو تحریر فرمایا جب آپ ساملی سینٹیوریم کوہ مری میں زیر علاج تھے۔

### مکتوب نمبر- 11

از ساملی سینٹیوریم مری

13 - 7 - 73

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا  
 لیا جائے گا تجھ سے کام دُنیا کی امامت کا  
 مکرئی و معظمی جناب چچا صاحب اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آپ کو ہم  
 لوگوں کے لئے زندہ پابندہ رکھے۔  
 السلام علیکم

خیریت جانین از در گاہ رب العزت مدام نیک مطلوب احوال آنکہ عرس  
 شریف کے بعد آپ نے کوئی خط نہیں لکھا یا شاید مجھے نہ ملا ہو کیونکہ میں فی الحال گھر  
 سے دور بیٹھا ہوں طبیعت کمزور تھی اس لئے بغرض علاج لاہور گلاب دیوی ہسپتال  
 میں جا کر داخل ہو گیا لیکن وہاں گرمی بہت تھی پھر یہاں کوہ مری کے قریب ایک گور  
 نمٹ ٹی بی سینٹوریم ہے یہاں آ کر داخل ہو گیا موسم تو اچھا ہے لیکن فی الحال دوائی  
 کا کوئی خاص نسخہ ڈاکٹروں نے تجویز نہیں کیا ایک ٹیکہ سٹیٹو مائی سین اور ایک وٹامن



کے اور چند گولیاں روزانہ دے رہے ہیں یہاں آئے ہوئے آٹھ دن گزر چکے ہیں سنا ہے ابھی دو تین دن کے بعد مکمل علاج شروع کریں گے اللہ تعالیٰ شفاء عنایت فرمائے بہر حال آپ خط ضرور لکھتے رہیں میں تقریباً دو یا تین مہینے یہاں رہوں گا میرا پتہ یہ ہے۔

کرم حسین فسٹ فلور مشرقی وارڈ بیڈ نمبر اٹی بی سینٹوریم ساملی مری ضلع راولپنڈی دیگر انجکشن اور دودھ ہضم نہیں ہوتا سنا ہے حکیم برادر م عبد الرحمن کے پاس کوئی بہترین نسخہ ہے برائے مہربانی برادر م عبد الکریم کے پتہ پر کچھ دوائی پارسل کر دیں وہ مجھے یہاں پہنچا دے گا ترکیب استعمال وغیرہ بھی ساتھ لکھ دینا مہربانی ہوگی دیگر اندرون خانہ اور جملہ لواحقین کو میری طرف سے درجہ بہ درجہ السلام علیکم ارسال ہیں۔

والسلام

کرم حسین خادم الفقیراء





## میاں غلام رسول صاحب کے نام

ساملی سینٹیویم کوہ مری میں حضور قبلہ عالم کی عیادت کے لئے میاں صاحب صاحبہ  
ضر ہوئے واپسی پر جب کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی تو حضور نے یہ خط تحریر فرمایا یہ بھی  
۱۹۷۳ء کا ارسال کردہ ہے۔

## مکتوب نمبر - 12

۷۸۶

مکرمی جناب میاں غلام رسول صاحب

السلام علیکم

خیریت جانین نیک مطلوب احوال آنکہ ابھی تک آپ نے گھر پہنچنے  
کے بعد کوئی خیریت کی اطلاع نہیں دی حال احوال سے مطلع فرمائیں۔  
دیگر طبیعت کافی کمزور ہے چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہوں تھوڑا چلوں تو فوراً سانس  
پھول جاتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کا صدقہ صحت کاملہ عنایت فرماوے۔  
(۱) ماموں غلام رسول، (۲) چچا فضل الہی کو میری طرف سے خیریت کی اطلاع دیں  
اور السلام علیکم کہیں اہل خانہ کو سلام محمد مبارک کو مبارک ہو عارف صاحب کی ٹرینگ  
سن کر بڑی خوشی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ آپ کا بوجھ ہلکا اور آسان فرماوے۔  
(۳) عبدالجید صاحب ہراج یہاں ہمارے ساتھ ہیں انکی طرف سے آپ کو السلام  
علیکم ارسال ہیں دیگر جملہ پیر بھائی اور پیر بہنوں کو درجہ بہ درجہ السلام علیکم۔ اگر کوئی  
کلری آئے جائے یا آپ کا جانا ہو تو ماسی مہراں کو بہت بہت السلام علیکم۔



والسلام

کرم حسین فسٹ فلور مشرقی وارڈ کمرہ نمبر 2  
گورنمنٹ ٹی بی سینٹوریم ساملی مری ضلع راولپنڈی

۱. حضور کے حقیقی ماموں جان۔

۲. حضور کے چھوٹے چچا جان جو کہ نواں میں رہائش پذیر ہیں۔

۳. حضور کے بڑے قریبی مرید اور مخلص عقیدتمند موضع حویلی لال (مدوکی جھنگ) میں رہتے ہیں۔





## میاں غلام رسول صاحب کے نام

کوہ مری میں موسم زیادہ سرد ہو جانے کے باعث حضور قبلہ عالم گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں شفٹ ہو گئے اور یہ خط غالباً اکتوبر نومبر ۱۹۷۳ء میں اسی ہسپتال سے میاں صاحب کو تحریر فرمایا۔

### مکتوب نمبر-13

از گلاب دیوی ہسپتال لاہور

ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوع انسان کو  
اخوت کا بیاں ہو جا، محبت کی زباں ہو جا

بخدمت جناب چچا صاحب زاد اللہ شوقہ

السلام علیکم

آپ کا خط یہاں لاہور آ کر ملا پڑھ کر بہت خوشی ہوئی مجھے خط لکھنے میں  
دیر اس لئے ہو گئی کہ ساملی سے اجازت لے لی اور گھر پہنچتے پہنچتے ہفتہ لگ گیا پھر ادھر  
دوسرے ہسپتال میں چلے آئے ایک ساتھی تھا جو کہ بھکر کارہنے والا ہے پہلے تو وہ تھے  
والی کارہنے والا تھا غلام سرور اس کا نام ہے پہلے اس کو داخل کرایا اور پھر دوسرے  
ہفتہ مجھے داخلہ ملا بس اس طرح دن گزر گئے اور اس سفر میں کچھ تھکاوٹ بھی ہو گئی  
اب بالکل تندرست ہوں آپ کے مشورے کے مطابق یہاں دو مہینے لاہور



گزاروں گا صرف ختم شریف پر گھر جاؤں گا اور پھر آ جاؤں گا جب ہسپتال والے لٹھیک کر کے فارغ کریں گے تب گھر آؤں گا۔

باقی سب خیریت ہے ہفتہ، عشرہ دربار شریف پر رہا ہوں وہاں مکمل سکون ہے نور حسین اور امداد حسین گھر کا کام کاج اچھی طرح کرتے رہتے ہیں فی الحال دن اچھے گزر رہے ہیں۔

مقاصد السالکین اور مخزن اخلاق دو کتابیں میرے پاس ہیں کسی وقت بھی فارغ نہیں رہتا ہوں کچھ دن سید رسول پٹواری پاس رہا اچھے دن گزرے آپ کی ہر وقت دل میں تمنا رہتی ہے لیکن واللہ اعلم خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

حضرت اولیس قرنی نے فرمایا تھا مومنین کی روحیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور ملاقاتی رہتی ہیں اچھا ایک وقت کا انتظار ہے جس طرح رب کریم کو منظور ہوگا۔

بہر حال اللہ تعالیٰ دارین میں پیران عظام کی سنگت نصیب رکھے آمین شہ آمین۔

دیگر حکیم عبدالرحمن، چچا فضل الہی، مائی مہر بھری، ماما غلام رسول نمبردار، اللہ دین، نو ر دین، زیلدار، قاضی قائم الدین، ماسی مہراں کو بہت بہت اسلام علیکم ارسال ہیں دیگر پٹواری نور خان کو بھی اسلام علیکم۔

میری طرف خط لکھنے کا پتہ

گلاب دیوی ہسپتال فیروز پور روڈ لاہور

ڈاکٹر امیر الدین وارڈ کمرہ نمبر ﴿۵﴾ بیڈ نمبر ﴿۲﴾ کرم حسین کو ملے۔





حضرت پیر زادہ محمد مداد حسین صاحب

کے نام

حضور قبلہ عالم کے ذاتی کتب خانہ میں آپ کی پرانی تحریروں میں سے قبلہ پیر زادہ صاحب کے نام یہ ایک تحریر دستیاب ہوئی جو کہ کاغذ کے بہت بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے صرف یہیں تک پڑھی جاسکی۔ لہذا بطور تبرک درج کر دی ہے۔

### مکتوب نمبر-14

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیارے برادر امداد حسین دائم اقبالہ وسلمہ اللہ تعالیٰ

بعد از بصد حمد و ثنا خدائے ذوالجلال و صلوة و نعت رسول مقبول محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

واضح ہو کہ تیرے بھائی کرم حسین کی عمر صرف چہار دہ سال تھی کہ والد بزرگوار حضرت خواجہ حافظ گل محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ مجھ کو اور تجھ کو سارے کنبہ کو بلکہ تمام عالم طمسات فنا کو یہیں چھوڑ کر عالم بقا کی طرف رحلت فرما گئے۔

﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَا جِعُونَ﴾

ان کے فیض ظاہری و باطنی کی بدولت اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال رہا اور ان کی آل و اولاد اور تمام عزیز واقربا پر اس واحد خالق کا کرم اور شوق و ذوق جاری و ساری

رہا۔



## میاں غلام رسول صاحب کے نام

یہ خط حضور قبلہ عالم نے غالباً ۱۹۷۴ء میں جناب میاں صاحب کی طرف تحریر فرمایا چونکہ آپ ہر سال ۱۵ اشوال کو عرس مبارک پر کوٹ بلوچ ضلع منڈی بہاوالدین تشریف لے جاتے تھے لہذا انہیں بھی ساتھ چلنے کے لئے دربار شریف پر بلوایا۔

### مکتوب نمبر-15

مکرمی چچا صاحب سلمہ،

السلام علیکم

کے بعد واضح ہو کافی مدت کے بعد آپ کو خط لکھ رہا ہوں اتنی مدت میں آپ کا کوئی نوازش نامہ موصول نہیں ہوا۔

آپ کو اطلاع ہو کہ آپ ۱۵ اشوال کو بلوآنہ تشریف لائیں ہم نے مل کر منڈی بہاوالدین جانا ہے صرف دو دن کے لئے آپ ضرور تشریف لائیں مہربانی ہوگی۔

جملہ فرزند ان، اہل و عیال کو اسلام علیکم۔ ماسی مہراں، بھائی عبدالرحمن حکیم صاحب و دیگر پیر بھائی حضرات کو بھی اسلام علیکم۔

دعا گو

الفقیر محمد کرم حسین خادم الفقراء

بلوآنہ شریف





## میاں غلام رسول صاحب کے نام

یہ خط حضور قبلہ عالم نے منڈی بہاؤ الدین کے دورہ سے واپسی پر جناب میاں صاحب کو ارسال فرمایا چونکہ ان دنوں حضور کی طبع شریف کچھ زیادہ ہی ناساز تھی لہذا حضور لکھواتے گئے جسے بابا خادم حسین درویش ضبط تحریر میں لائے۔

### مکتوب نمبر - 16

مکرمی و معظمی محبت الشیخ میاں غلام رسول صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم

ہم بخیریت دربار شریف پہنچ گئے ہیں امید ہے کہ آپ بھی بخیریت گھر پہنچ گئے ہوں گے۔

ع زندگی آں است کہ بادوست وصال دارد (۱)

بغیر دوستوں کے زندگی موت ہے اور ساتھ دوستوں کے موت زندگی ہے وہی چند گھڑیاں خوش گزریں جو ساتھ گزریں دوبارہ اس موقع کے آرزو مند ہیں

۔ آتش عشق بتاں درد دل و جانم باقی است

اے اجل باش کہ بار یار پیامم باقیست

یہ زندگی چند گھڑیاں ہے۔ عمر قریب الاختتام ہے نہ دل میں آگ جلا سکے نہ اس کا دھواں نظر آیا۔ سنی سنائی فاختہ کی طرح اٹھے سیدھے سانس لے لیتے ہیں۔ دُعا کرو کہ یہ دل جو زنگ آلود ہو چکا ہے مرنے سے پہلے زندہ ہو جائے اور چند



گھڑیاں اس کی روشنی میں گزار سکوں۔ ﴿اللَّهُمَّ نَوِّرْ قُلُوبَنَا بِعِشْقِ

حَبِيبِكَ﴾ (۳)

اب تو چلنا پھرنا بھی محال ہو گیا ہے لکھنا پڑھنا بھی محال ہو گیا ہے صرف  
انتظار ملاقات یار میں گھڑیاں گزر رہی ہیں۔ ایسی ملاقات نصیب ہو، ایسا جلوہ یار  
نمودار ہو کہ جس میں من و تو، بود و نابد، ہست و نیست، موت و حیات کو بھول جاؤں  
ع نہ میں رہوں نہ میری کوئی آرزو رہے

میں ہر وقت آپ کو یاد رکھتا ہوں اور آپ کے لئے دعائیں کرتا ہوں آپ بھی ایسا  
ہی کیا کریں آمین بحق سید المرسلین، غوث العالمین، قطب الواصلین، شیر العارفین،  
سردار العاشقین، حافظ المحافظین ارحم ارحم یا ارحم الراحمین۔

مورخہ 9/11/1974 حسب الارشاد فقیر محمد کرم حسین عفی عنہ

ملک صاحب تاج محمد کاٹور (Tour) کامیاب رہا۔ گھر آتے ہی انہیں  
اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ان کی طرف سے السلام علیکم قبول ہو اگر کبھی میانوالی  
جیل تشریف لے جائیں تو سردار خان کو ہمارے سلام کہہ دینا۔ حکیم عبدالرحمن، خالہ  
مہر بھری کو حضور کی طرف سے السلام علیکم

(۱) زندگی وہی ہے جس میں محبوب کا وصال میسر ہو۔

(۲) میرے دل اور جان میں محبوب کے عشق کی آگ باقی ہے۔ اے موت ابھی ٹھہر جا کہ میرا محبوب کے  
ساتھ سلسلہ گفتگو جاری ہے۔

(۳) اے اللہ! تو روشن فرما ہمارے دلوں کو اپنے حبیب کے عشق کے ساتھ۔



## میاں غلام رسول صاحب کے نام

یہ خط حضور قبلہ عالم نے جناب میاں صاحب کو اپنے بھانجے اور بڑے منظور  
نظر خلیفہ پیر سخی حسین صاحب کی تاریخ شادی مقرر ہو جانے پر بطور اطلاع تحریر فرمایا۔

### مکتوب نمبر - 17

قبلہ چچا صاحب سلمہ

اسلام علیکم

خیریت موجود خیریت مطلوب

عرس سراپا قدس حسب سابق یکم ہاڑ کو ہو رہا ہے تشریف لاویں اگر ہو سکے  
تو تین دن پہلے تشریف لے آئیں بڑی مہربانی ہوگی۔

عزیز م سخی محمد کی شادی ہے ۱۲ جون ۱۹۷۵ء بروز جمعرات کی تاریخ مقرر ہو چکی  
ہے۔ اور عرس ۱۵ جون کو ہے صرف تین دن کا فرق ہے۔

جس طرح مناسب سمجھیں والسلام

دعا گو

الفقیر احمد کرم حسین بلوآ نہ شریف





## میاں غلام رسول صاحب کے نام

جناب میاں صاحب کو کوئی صدمہ پیش آیا جس کی حضور قبلہ عالم گو بذر یحیٰ خط اطلاع دی گئی تو آپ نے انہیں مزید صبر و تحمل کی تاکید فرمائی۔

### مکتوب نمبر - 18

22-7-75

مکرمی قبلہ چچا صاحب سلمہ

السلام علیکم

خیریت موجود خیریت مطلوب

احوال آنکہ آپ کا مکتوب ملا پڑھ کر بڑا صدمہ ہوا ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾ (۱) اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا کوئی اچھا اجر عطا فرمائے گا خاموشی کے سوا چارہ نہیں میری طرف سے جملہ ڈرویشوں کو السلام علیکم۔ پٹواری اسلام کی طرف سے آپ کو السلام علیکم۔

دعا گو۔ محمد کرم حسین

بلوآنہ شریف جھنگ

۱۔ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے ﴿پ ۲: ۳۷﴾





## میاں غلام رسول صاحب کے نام

حضور قبلہ عالم ہر سال ۱۵ شوال کو عرس مبارک پر کوٹ بلوچ ضلع منڈی بہاؤ  
الدین تشریف لے جاتے تھے۔ لہذا میاں صاحب کو بھی ساتھ چلنے کے لئے دربار  
شریف پر بلوایا۔

### مکتوب نمبر-19

۷۸۶

22 رمضان المبارک

بلوآنہ شریف

مخلصی، طالب المولیٰ، کامل الایمان، صادق الیقین میاں غلام

29-9-75

رسول سلمکم اللہ المنان۔

اسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم

بعد دعائے طرفین خیریت جانہین واضح ہو کہ 15 ماہ شوال کو آپ کی

ملاقات فرحت آیات کا متمنی ہوں امید ہے کہ قبول فرماتے ہوئے تشریف لائیں گے

کیونکہ دو چار دن کے لئے منڈی بہاؤ الدین جانا ہے اور آپ کی شرکت باعث

برکت ہے۔ طفیل برکت ایزد متعال یہ خط آپ کو تاریخ مذکور سے پہلے مل جائے گا

اسلئے امید واثق ہے۔



دیگر عزیزان محمد طارق و محمد مبارک سے امید رکھتا ہوں کہ رُوبصحت  
 ہوں گے اہل خانہ کو دعا سلام دیگر حال احوال عند الملاقات بالمشافہ ہوں گے۔  
 حاضرین کرام اہل طریقت ارباب کو اسلام علیکم

دعا گو

الفقیر محمد کرم حسین بلوآنہ شریف۔ جھنگ





## میاں غلام رسول صاحب کے نام

حضور قبلہ عالم کا ادیبانہ رنگ میں یہ ایک شاندار خط ہے جس کا ایک ایک لفظ میاں صاحب سے حضور کی محبت و شفقت کا آئینہ دار ہے لفاظی کے اعتبار سے یہ خط اپنی مثال آپ ہے۔ تراکیب و محاورات کا استعمال عمدہ طریقہ سے کیا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ کا یہ کمال ہے کہ عبارت کو کہیں بوجھل نہیں ہونے دیا بلکہ شروع سے آخر تک تحریر میں روانی کا تاثر قائم رہتا ہے۔

### مکتوب نمبر - 20

28-11-75

بنام ایزد بخشد و مہربان (۱)

اے کہ یاد تو رحمت نزل  
یعنی عم محترم غلام رسول

بدرگاہ رب العزت مدام مقبول

وعلیکم السلام ثمة السلام علیکم ورحمة اللہ

مژدہ جانفزا کا صفِ حال ہوا۔ الحمد للہ رب العالمین آپ سے ایسے ہی شرف ناموں کی اُمید مزید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ثمة شاء محمد صلّم

آپ کی طرف سے ہمیشہ ٹھنڈی ہوا آتے رہنے کا متمنی و بلجی بہ بارگاہِ غوث الاغواث ہوں۔

﴿ يَا شَيْخَ عَبْدِ الْقَادِرِ جِيلَانِي شَيْئًا لِلَّهِ الْمَدْدِي أَعِينُونِي أَدْرِكْنِي

فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَا عِبَادَ اللَّهِ ﴾ (۲)



بڑے اچھے اشعار گوہر بار یعنی جواہر ریزے بلکہ کشتہ مروارید جو کہ میرے  
اعضائے رئیسہ کیلئے تقویت بخش نسخہ ترسیل فرمایا مہربانی۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عَمْرٍ﴾ - (حدیث شریف) (۳) ﴿﴾ کے مصداق  
آنجناب کی زبان میں روضے والی سرکار ہی بول رہی ہے۔

جیسے چچا رومی صاحب قیس کے قصے میں آخر لکھتے ہیں کہ

عشق لیلے لیلے نیست ایں کارِ من است

حُسنِ لیلے عکسِ رُخسارِ من است (۴)

دیگر گجرات کا سفر کچھ بیمار کر گیا گھر آنے پر طبیعت کافی بوجھل ہو گئی چونکہ سفر کا عادی  
نہیں رہا ہوں۔ تھوڑا سا چلنے سے کوئی نہ کوئی تکلیف ہو جاتی ہے دُعا فرمائیں غوث  
پاک کرم فرمائے۔

باقی عرس مبارک کی تاریخ وہی ایام تشریق کا آخری دن یعنی عید کا تیسرا دن 16  
دسمبر بروز منگل یکم پوہ، 12 ذوالحجہ شریف

دیگر محمد احسن تقویم صاحب ترمذی اور فاطمہ نیرہ نور صاحبہ گڈو کو جا کر ہمارے پیار  
دینا اور کوثر کو کہنا کہ آتی دفعہ اپنے اناجی سے ایک بوتل تیل گسوں (تارا میرا) اور  
کچھ پنیر ضرور سید مارو وغیرہ لیکر آپ کو دے دیوے۔

اور اُنکے جملہ گھر والوں کو السلام علیکم کہنا اور اپنے گھر اہل و عیال کو فرداً فرداً السلام  
علیکم ارسال ہیں۔

ہمشیرگان نور جہاں و کنیر فاطمہ برادران محمد عارف، محمد مبارک، محمد طارق اور اگر  
بول چال ہو تو حکیم عبدالرحمن اور دوسرے پیر بھائی سب کو السلام علیکم  
مائی مہر بھری، محمد شفیع، ماسی مہراں کلری والی کو سلام۔

نور حسین مکان بنانے میں مصروف ہے کبھی کبھی گھر آتا ہے نہیں تو باہر ہی رہتا



ہے دیگر آستانہ شریف پر کل خیریت ہے۔

والسلام

احقر محمد کرم حسین غفرلہ

۱۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو بخشنے والا اور مہربان ہے۔

۲۔ اے شیخ عبدالقادر جیلانی! ہر معاملہ میں اللہ کیلئے میری اعانت اور مدد فرما۔ اے اللہ کے بندو اللہ کیلئے میری مدد کو پہنچو۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کلام فرماتا ہے حضرت عمرؓ کی زبان پر۔

۴۔ یہ لیلیٰ کا عشق نہیں بلکہ یہ میرا کارنامہ ہے۔ لیلیٰ کا حسن میرے رخسار کے حسن کا عکس ہے۔





## میاں غلام رسول صاحب کے نام

جولائی ۱۹۷۶ء میں حضور قبلہ عالمؑ بلوآ نہ شریف سے ہجرت فرما کر منگانی شریف جلوہ افروز ہوئے جب اس کی اطلاع میاں صاحب کو ہوئی تو وہ منگانی شریف حاضر خدمت ہوئے اور کچھ دن حضور کے پاس رہے واپسی پر انہوں نے ایک منی آرڈر ارسال کیا جس کا حضور نے اس خط کے ذریعے استفسار فرمایا۔

## مکتوب نمبر - 21

۷۸۶

از چک ۱۷۱ منگانی شریف

مکرمی جناب چچا جان دام اقبالہ

السلام علیکم

خیریت موجود خیریت مطلوب

احوال آنکہ منی آرڈر کیا ہوا ایک صدر روپیہ وصول پایا منگانی کا نمبر غلط تھا آپ کسی کاغذ پر نوٹ فرمائیں۔

بمقام چک نمبر 171 منگانی شریف ڈاکخانہ چک نمبر 175 تحصیل و ضلع

جھنگ دیگر باطن میں تو انشاء اللہ حضور میرے ساتھ ہیں دعا کریں کہ ظاہری دوری

بھی نزدیکی میں تبدیل ہو جائے میرا خیال ہے کہ دربار شریف یہاں منگانی آجائے تو

اچھا ہے دعا فرمائیں۔



ۛ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد (۱)  
 مجھے یہاں تبلیغ شریعت و طریقت کا بڑا شوق ہے اللہ تعالیٰ زندگی کے آخری چند ایام  
 میں اس خدمت کی مجھے طاقت عنایت فرمائے دیگر یہ رقم کس لئے بھیجی ہے مطلع فرما  
 دیں والسلام۔

جملہ اہل طریقت کو اسلام علیکم اہل خانہ کے خورد و کلاں کو دعائیں اور اسلام علیکم

الفقیر محمد کرم حسین

آستانہ عالیہ قادریہ بمقام چک 171 منگانی شریف

ڈاکخانہ چک 175 تحصیل و ضلع جھنگ

ۛ یہ دعا میری طرف سے اور جملہ جہاں کی طرف سے قبول فرما۔





## میاں غلام رسول صاحب کے نام

اس خط میں حضور قبلہ عالم کی جناب میاں صاحب سے دل لگی اور وارفتگی کا حسین امتزاج ملتا ہے ہر سطر جذبہ محبت اور شوق ملاقات میں ڈوبی ہوئی نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پوری کی پوری عبارت شاعرانہ رنگ میں ڈھلتی چلی گئی کیونکہ اکثر جملوں میں قافیہ ردیف کو مد نظر رکھا گیا ہے۔

### مکتوب نمبر - 22

نَحْمَدُهُ، وَ نُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

22-2-78

از منگانی شریف

۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ

شمع حرم جاں ہے یا مشعل بت خانہ  
کیا کیا کہوں میں تجھ سے اے جلوۂ جانانہ  
میرادل ویراں بھی آباد کیے جانانہ  
اے زینت ہر محفل، اے رونق ہر خانہ (۱)



محترم المقام میاں صاحب

السلام علیکم

ترس رہی ہیں تیری دید کو جو مدت سے

وہ بیقرار رنگا ہیں سلام کہتی ہیں

عزیزم محمد مبارک آپ کے ہاں دوائی لیکر پہنچ چکے ہونگے۔ رب کریم بجاہ رسول کریم فضل عمیم رحمت فرمائے شفا کے کاملہ نصیب ہو آمین ثم آمین۔

طبیعت آپ کیلئے بڑی اُداس رہتی ہے جی چاہتا ہے اڑ کر پہنچ جاؤں۔ ظاہر نہیں تو باطن میں آپ کہیں نہیں بھاگ سکتے۔ انشاء اللہ

(۲) ہست در سینہء ماجلوه جانا نہ ما ☆ بت پرستیم دل ماست صنم خانہ ما

مانبا زیم بتو خانہ ترا بسپاریم ☆ گر بیائی بشب وصل تو در خانہ ما

ہمچو پروانہ بسوزیم و بسازیم بعشق ☆ اگر آں شمع کند جلوه بکاشانہ ما

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار ☆ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

لیکن جب تک یہ فانی آنکھیں نہ دیکھیں تسلی نہیں ہوتی

ع اے اہل باش کہ با یار پیام باقیست (۳)

رب کریم آپ کو پہلی جوانی، صحت و جرأت عنایت فرمائے۔ غوث پاک آپ کو مائی

زینخا کی طرح نئی زندگی عنایت فرمائے تاکہ ہم جیسے تشنگانِ ازلی کیلئے قطرہ آب

حیواں زیر لب رہے آمین ثم آمین۔

دیگر ہماری ہمشیرہ کنیر فاطمہ کی صحت کا حال لکھیں اپنی صحت کے متعلق احوال

لکھیں برادر محمد عبدالرحمن صاحب، ثانی صاحب، مائی مہر بھری، چچا صاحبان، ماسی

مہراں، میاں قائم دین، عزیزم عارف و طارق، ہمشیرہ نور جہاں سب کو

دعا اور السلام علیکم ارسال ہیں۔



یہاں تمام اہل آستانہ کی طرف سے فرداً فرداً آپ کو استلام علیکم ارسال ہیں۔

والسلام

الفقیر محمد کرم حسین قادری

بمقام چک ۱۷۱ اڈا کھانہ چک ۱۷۵ تحصیل و ضلع جھنگ

- 
۱. ہمارے سینے میں ہمارے محبوب کا جلوہ ہے ہم بت پرست ہیں اور ہمارا دل ہمارا بت خانہ ہے۔
  - ☆ اگر تم وصال کی رات کو ہمارے گھر آؤ تو ہم تم پر ناز کریں اور گھر تمہیں سوپ دیں۔
  - ☆ اگر وہ شمع ہماری کٹیا میں جلوہ گر ہو تو ہم پروانے کی طرح عشق میں جلیں اور نباہ کریں۔
  - ۱.۲ موت ابھی ٹھہر جا کہ میرا محبوب کے ساتھ سلسلہ گفتگو جاری ہے۔





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

آپ تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور کے رہنے والے حضور قبلہ عالم کے بہت مخلص اور صادق الیقین مرید ہیں ۱۹۷۸ء میں دست بیعت کا شرف حاصل کیا۔ عرصہ پچیس سال سے سعودی عرب کے ایک شہر الجبیل میں مقیم ہیں حضور کے بڑے قریبی عقیدت کیش اور والہانہ محبت و عقیدت رکھنے والے درویش ہیں مرید ہونے کے تھوڑا عرصہ بعد چونکہ سعودی عرب چلے گئے اس لئے حضور انہیں بڑے تربیتی اور نصیحت آموز خطوط ارسال فرماتے علاوہ ازیں رسول اکرم، نور مجسم ﷺ کے درانور سے خاص نسبت ہونے کے باعث خطوط میں دربار حبیب کا بھی محبت و عشق بھرا تذکرہ ہویدا ہے۔

مبارک صاحب نہ صرف حضور کو تسلسل سے خط لکھتے بلکہ ان خطوط میں کئی مسائل بھی پوچھتے رہتے جن پر حضور قبلہ عالم سیر حاصل تبصرہ فرماتے اس لئے بھی یہ خطوط ہر پیر بھائی کیلئے ستارہ صراطِ مستقیم ہیں۔



## مکتوب نمبر - 23

نُحَمِّدُهُ، وَ نُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آستانہ قادری منگانی شریف

جمعہ المبارک 8 جون 1979

مبارک مجلس پا کاں مبارک  
حضورِ ساقی متاں مبارک  
محبت، محبوب کا ملنا مبارک  
ملا اب درد کا درماں مبارک

محمد مبارک نثار سلمہ البجار

وعلیکم السلام ثمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرحبا صد مرحبا اے نیک نصیب سعادت مند دلہند

مبارک صد مبارک آپ کو وہ پاک فضا پاک سر زمین حرم

ہم گنہگاروں کی اشکبار آنکھیں جس خطہ پاک کی زیارت کیلئے ترستی ہیں آپ کو بغیر  
کسی محنت شاقہ کے وہ معراج حاصل ہوا۔ مبارک ہو مبارک ہو مبارک۔

اس سر زمین کا ایک ٹکڑا زمین پر ہے لیکن زمین نہیں ہے آسمان سے اعلیٰ ہے، عرش  
وگرسی سے بلند مرتبہ ہے، جنت سے ارفع و اعلیٰ ہے وہ وادی طیبہ جس کی منظر گاہ

، گزر گاہ، بلکہ رہائش گاہ بنی کیا ہی عجیب قسمت کی بات ہے۔



ع جسے پیا چاہے وہی سہاگن ہو

یہ سرزمین اولیاء، سرزمین انبیاء زیارت کدہ حور و غلمان، جان و ملائک

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا (۱)

لیکن خبردار! خبردار! خبردار! زیادہ نزدیک رہنے والے بے ادب ہو جاتے ہیں یہ آپ کا بڑا بھاری امتحان ہے جس کیلئے آپ کو بلایا گیا ہے ہر وقت ڈرتے رہنا، ادب سے رہنا، کوئی بے ادبی نہ کرنا۔ خبردار! یہ صاحب لولاک خواجہ مخلوقات کی سرزمین ہے۔ اس کی ہر چیز کا احترام کرنا، کسی کو گالی نہ دینا، کسی سے جھگڑانہ کرنا، اگر کوئی لڑنے لگے تو اس سے دور بھاگ جانا، کوئی عربی گالیاں دے تو اس سے پرہیز کرنا اور حضور کے واسطے سے اس کو معاف کر دینا وہاں حیوانات کو گالی نہ دینا، کتوں کو ڈھر ڈھرنہ کرنا آپ کی زندگی کلمہ ایک زریں باب ہے، سنہری موقع ہے یہ زندگی دوبارہ نہیں آئے گی۔ اس سے فائدہ اٹھانا تا کہ جب آپ کو نبی پاک ﷺ کی خواب میں یا بیداری میں زیارت ہو تو خوش خوش نظر آئیں۔ آمین ثم آمین۔

ہر وقت حضور پاک کو اپنے اللہ کو اور پیر کو حاضر ناظر سمجھنا اور ادب سے رہنا وہ ہر وقت آپ کو یاد رکھتے ہیں اور ہر وقت تجھ پر نظر رکھے ہوئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اُس پاک سرزمین سے آپ کو کئی قسم کی برکتیں، سعادتیں اور فائدے حاصل ہوں گے اللہ تعالیٰ آپ کو حسنت طیبات سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

زندگی کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے خدا جانے کب موت آجائے کوئی لمحہ اس کی یاد کے سوا نہ گزرے۔

﴿ فَادْكُرُونِي اذْكُمْ تُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴾ تم میرا ذکر کرو

میں تمہارا ذکر کرونگا میرا شکر کرو و کفر نہ کرو یعنی اُس کا ذکر کرنا اُس کا شکر کرنا ہے



اور ذکر نہ اس کا کفر کرنا ہے۔ یعنی جو ذکر نہ ہے وہ کافر ہے اس لئے نماز، نفی اثبات، تصور شیخ، اسم اعظم حرز جان بنالیں۔

کام کاج میں درود شریف کا شغل رکھا کریں۔ حضور پاک ﷺ نے تمہیں اپنے خطہ میں ملازمت دلائی ہے اس لئے حقیقت میں تم نبی پاک کے ملازم اور نوکر ہو اور آدابِ غلامی درود شریف سے معاقل ہوں گے۔ ﴿اللہم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم﴾ (۲) ﴿خفی وجلی پڑھا کریں۔

اپنے شیخ کے طریقہ پر سختی سے کاربند رہیں تمام مشائخ عظام کا طریقہ ہی صراطِ مستقیم ہے اس کے سوا سب طریقے گمراہی کا سبب ہیں۔

اور اپنے احوال تفصیلاً لکھتے رہا کریں کیا کوئی آنے جانے کیلئے سال میں یا دو سال میں کوئی چھٹی وغیرہ بھی سرکاری ملے گی یا نہیں کیا کوائف ہیں۔ اس ملک کے حالات، آب و ہوا صحت کیلئے کیسی ہے۔ خورد و نوش کیسا ہے۔ خرچ کتنا ہے۔ کام آسان ہے یا مشکل ہے۔ اگر آپ کی طرف کوئی کتاب وغیرہ بھیجی ہو تو کیسے بھیج سکتے ہیں رمضان شریف میں حاجی جانے شروع ہو جائیں گے ان کے ہاتھ بھیج دیں گے۔ آپ کے پاس پہلے کون کونسی کتاب ہے وغیرہ وغیرہ۔

دیگر آپ نے لنگر کی خدمت کیلئے پوچھا ہے اگر ہم بغیر پوچھے آپ کو کہتے تو ہم طریقت کے گنہگار تھے اب آپ نے پوچھا ہے ہم بتا دیتے ہیں تاکہ آپ ہمیشہ کیلئے پابند ہو جائیں ﴿وَمِمَّا رَزَقْنَهُمْ يُنْفِقُونَ﴾ وہ لوگ ہیں جو میرے رزق سے میرے راستہ میں خرچ کرتے ہیں۔ لہذا ہم پر بھی یہ فرض ہے کہ آپ کو اس کام کی تلقین کریں۔ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ﴾ یہ پوچھتے ہیں کہ ہم کتنا راہ خدا میں دیں تم کہہ دو کہ جو بیچ رہے یعنی بچت میں سے کم از کم چالیسواں



حصہ زکوٰۃ ضروری ہے یعنی فرض عین ہے۔ چونکہ اب آپ صاحب نصاب ہیں صاحب ثروت ہیں اس لئے تنخواہ کے پیسے کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں اور ہر سال تندہی سے زکوٰۃ ادا کرتے رہیں تاکہ ساری تنخواہ پاک ہو جائے۔

زکوٰۃ آپ کے ذمہ کتنی ہے مثال کے طور پر آپ کی تنخواہ دس ہزار روپیہ پاکستانی ہے اس میں سے دو یا اڑھائی ہزار روپیہ کا ذاتی ماہوار خرچ ہے کم از کم ایک ہزار روپیہ آپ کی فیملی کا خرچ ہے ایک ہزار روپیہ ایمر جنسی متفرق خرچ آپ کو درکار ہے تو پانچ ہزار خرچہ ماہوار آپ کا ہو گیا اور پانچ ہزار بچت ہو گئی اس بچت میں آپ پر زکوٰۃ فرض ہے یعنی  $60 = 12 \times 5$  ہزار روپیہ سالانہ پر  $1500 =$  روپیہ سالانہ

زکوٰۃ آپ پر فرض ہے جو کہ آپ عرب شریف میں بھی خرچ کر سکتے ہیں اور یہاں پاکستان میں بھی دے سکتے ہیں یہ آپ پر فرض ہے زکوٰۃ سے ہرگز پرہیز نہ کریں کیونکہ قارون اسی وجہ سے غرق ہوا۔ ثالبہ اصحاب اسی وجہ سے ہلاک ہوا۔ اور لنگر کی خدمت بھی جو کہ فرص نہیں ہے بلکہ کارِ ثواب ہے اس کی کوئی پابندی نہیں ہے جتنی آپ مناسب سمجھیں خدمت کر دیا کریں کیونکہ یہ بھی ایک طریقت کا مدرسہ اور ادارہ ہے جس کا بوجھ آپ جیسے حضرات کے کندھوں پر ہے۔ ﴿وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ﴾

دیگر اہل آستانہ کی طرف سے آپ کو بہت بہت السلام علیکم ارسال ہیں۔ 15 جون کو عرس مبارک ہے آپ کے دوست احباب کو خوب السلام علیکم پہنچائیں گے میرے برخورداران مظہر حسین، اختر حسین، طاہر حسین، سخی حسین، شفیع حسین، جاوید اقبال، خادم حسین، مستری غلام رسول، مائی صاحبان (۳)، میاں احمد بخش (۴)، ملک احمد بخش ایجنسی والا جو کہ اس دفعہ حج مبارک پر بھی آ رہا ہے۔ آپ کو السلام علیکم عرض کرتا ہے۔



والسلام علی من اتبع الهدی

دعا گو۔۔۔ فقیر کرم حسین قطبی قادری

چک نمبر ۱۷۱ منگانی شریف ڈاکخانہ چک ۱۷۵ تحصیل و ضلع جھنگ

۱۔ آسمان کے نیچے ایک ایسا ادب کا مقام ہے جو عرش سے بھی زیادہ نازک ہے جہاں پر سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی اور سلطان العارفين حضرت بایزید بسطامی جیسے مقتدائے امت بھی اپنی سانس روک کر آتے ہیں۔

۲۔ یہ درودِ غوثیہ ہے۔ حضور قبلہ عالم اکثر یہی درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

۳۔ کھرل فیملی سے تعلق رکھنے والی ایک نہایت خدارسیدہ خاتون جس نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ دربار شریف پر بسر کیا۔ ان کا خاوند (میاں فتح محمد کھرل) بھی ایک کامل درویش تھا۔ بوقت انتقال اس نے وصیت کی کہ میں تجھ پر راضی ہوں۔ تم اپنی بقیہ عمر دربار شریف پر گزارنا۔ چنانچہ وصیت پر عمل کرتے ہوئے وہ مستقل طور پر دربار شریف پر آگئیں۔ حضور قبلہ عالم کو بچپن میں کھلانے کا شرف بھی انہیں حاصل تھا۔ اسی لئے حضور ان کو اما جی کہہ کر پکارتے تھے۔ دربار شریف پر ان کا معمول تھا کہ دن کو لنگر خانہ میں لکڑیاں اکٹھی کرتیں اور ساری رات چکی پر درویشوں کیلئے غلہ پیستیں۔ حضور حافظ پاک کا حکم تھا کہ درویش جو بھی کام کرے ساتھ کلمہ شریف کا ذکر بالجبر ضرور کرے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ مائی صاحبہ خاتون چکی پر آنا پیتے پیتے سو جاتی لیکن چکی چلتی رہتی، غلہ خود بخود چکی میں ڈل جاتا اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ کلمہ شریف بھی زبان پر جاری رہتا۔ یعنی بشری تقاضا کی وجہ سے آنکھیں سو جاتی تھیں لیکن دل بیدار رہتا تھا۔ ہمارے مشائخ کی خانقاہ میں جتنی عورتیں بھی آئیں درویشی میں وہ ان سب کی سرخیل تھیں۔ نماز پنجگانہ کے ساتھ ساتھ تہجد کا بھی خاص اہتمام کرتی تھیں۔ صبح کے وقت تلاوت کلام پاک ان کا باقاعدہ معمول تھا۔ طبیعت میں انتہائی سادگی تھی۔ حضور قبلہ عالم ان کا بڑا احترام فرماتے۔ آخر ۲۶ جولائی ۱۹۸۸ء بعد از نماز عشاء کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ دوسرے دن ظہر کے وقت منگانی شریف میں انہیں سپرد خاک کیا گیا۔ بعد از وفات عزیز ی محمد قاسم حسین نے انہیں قبر سے باہر بیٹھے ہوئے ظاہری آنکھوں سے دیکھا۔ وہ تمام اوصاف جو ایک کامل ولی عورت میں ہوتے ہیں وہ سب مائی صاحبہ میں



بدرجہ اتم موجود تھے۔

۴۔ حضور قبلہ عالم کے ایک نہایت قریبی اور وفادار غلام اکثر و بیشتر دربار شریف پر حاضر رہتے۔ پہلے اڈا شبیر آباد پر رہائش تھی بعد ازاں حضور نے دربار شریف کے نزدیک انہیں دو کنال زمین عنایت فرمائی جہاں مستقل طور پر سکونت پذیر ہو گئے۔ لنگر شریف کا غلہ پینے کی خدمت انہیں حضرات کے حصہ میں رہی۔ 21 اپریل 1998ء کو وفات ہوئی اور حضور کے روضہ شریف سے باہر اپنے والد میاں اللہ بخش کے نزدیک دفن کئے گئے۔





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

حضور قبلہ عالم کا مبارک صاحب کے نام دوسرا خط جس میں آپ نے تصوف و سلوک کی تعلیم بڑے احسن اور عام فہم پیرائے میں انہیں تلقین فرمائی۔ سلسلہ عالیہ قادریہ کی تعلیمات کی روشنی میں یہ خط اپنی مثال آپ ہے۔ مثلاً فرانس ختمہ طریقت یعنی قلبی و باطنی کی اتنے آسان طریقہ سے تشریح فرمادی کہ ہر کس و نا کس کو اس کے سمجھنے میں کہیں دشواری پیش نہیں آئے گی۔

## مکتوب نمبر - 24

نَحْمَدُهُ، وَ نُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۵ شعبان المعظم ۱۳۹۹ھ

بمطابق ۱۱ جولائی ۱۹۷۹ء

مُرِيْدِي لَا تَخَفُ اَللّٰهُ رَبِّيْ ☆ عَطَانِي رِفْعَةً نَلْتُ الْمَنَالِي (۱)

مُرِيْدِي لَا تَخَفُ وَاشْرِ فَاِنِّيْ ☆ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِي (۲)

نثار تم ہو جازی و تہامی عربی

اے ہمسایہ رسول ہاشمی و مکی مدنی



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کروڑوں سلام اے ساکنانِ دیار حبیب

اے مبارک تم کو صد مبارک یہ ارض پاک تم کو سلامت تا قیامت ہو

میرے عزیز ہمیشہ اس دنیا کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھنا کہیں یہ دنیا دل

میں گھرنہ کر بیٹھے۔ دُنیا جیب میں رکھنا، ہاتھوں میں رکھنا، سر پر رکھنا، آنکھوں پر رکھنا،

حلال ہے، باعثِ برکت ہے لیکن دل میں رکھنا حرام ہے اور باعثِ عذاب ہے

الامان والحفیظ۔ جتنے تک آپ کے پاس رہے اس کو شریعت و طریقت کے ہاتھوں

سے خرچ کرنا تاکہ باعثِ برکات دارین ہو۔ آمین ثم آمین۔

دنیا ہاتھ کی چیز ہے ہاتھ میں آئے اور ہاتھ ہی سے چلی جائے۔ دل صرف خانہ

خدا ہے۔ یہ صرف یادِ حق ذکرِ حق، مشاہدہ حق کیلئے ہے۔

۷۔ دل گزر گاہِ جلیل اکبر است (۴)

مبلغ 3045 روپیہ کا چیک موصول ہوا۔ ایک دو ماہ کے بعد یہ پیسے ملیں

گے کیونکہ کاغذات کا بڑا لمبا چکر ہوتا ہے یہ رقم سنتے ہی ہم نے مسجد کے برآمدہ کا

پروگرام بنانا شروع کر دیا تاکہ آپ کے پیسے اچھی جگہ خرچ ہوں اور تیری میری

نجات کا باعث بنیں۔ آمین ثم آمین

ہر طفیلی حج و عمرہ بالکل جائز ہے اس میں کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں اگر

ہو سکے تو مجھ گنہگار کی طرف سے بھی عمرہ ادا کر لیں عین عنایت ہوگی ہم تو اُس دیار

پاک کو ترس رہے۔

مٹی نہ ہو برباد پس مرگ الہی جب خاک اڑے میری مدینہ کی ہوا ہو

بندہ بضعفِ پیری دوسرے بندہ سے روزے رکھا سکتا ہے۔ حج کرا سکتا ہے۔ یہ صحیح



مسئلہ ہے۔ آپ نے خود بھی خط میں لکھا ہے کہ ایک عالم نے ہمیں اجازت دی ہے دوسرا اگر روکتا ہے تو اس کی کم علمی ہے۔

اچھا ضروری احکامات

فرائض خمسہ، شرعی فرائض خمسہ قلبی باطنی یا فرائض طریقت

۱۔ نفی اثبات۔ باجلی با معنی بالاطائف یعنی کلمہ شریف۔

۲۔ اسم اعظم۔ باہر سانس بغیر لب ہلائے صرف خیال کے ساتھ پڑھنا۔

۳۔ تصوّر شیخ۔ اخلاص قلب کے ساتھ۔

۴۔ مراقبہ۔ میں نے تمام علاقہ دنیا سے قطع تعلق کیا فقط ذاتِ مرشد میرے ساتھ ہے۔

۵۔ آدابِ مرشد حاضر و غائب۔ جو کام مرشد کے حضور میں جائز ہیں ان کے خلاف نہ کرے غیب و حضور میں ایک جیسا موڈت رہے۔

پانچ فرائض تجلیات ذات کیلئے ضروری ہیں۔

کبر کینہ حرص ہوا لھو

تکبر دشمنی ہوس طمع کھیل کود

ان کی پرہیز دل کے لئے فرض ہے ان پانچ اشیاء سے دل صاف ہو محبتِ شیخ پھر محبتِ رسول ﷺ پھر محبتِ الہی جو ایک ہی چیز کے تینوں نام ہیں گھر کر جائے گی ہر طرف ہر سو، موبہ مویار ہی یا نظر آئے گا۔ آمین یا اللہ العالمین بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین ﴿ فقط والسلام

نمی گویم کہ از عالم جدا باش بہر کار کہ باشی با خدا باش (۴)

باقی پھر جملہ اہل آستانہ کی طرف سے بہت بہت اس دیارِ پاک کو سلام



جب کبھی مدینہ شریف حاضری ہو تو یہ رباعی عرض کر دینا۔

ارے او میکدہ کے جانے والے ذرا کہہ دیجیو پیرمغاں کو

شراب شوق کا کم ہو گیا کیف پلا ایسی کہ بھولے دو جہاں کو

کرم حسین قطبی قادری

چک 171 منگانی شریف ڈاک خانہ چک 175 تحصیل و ضلع جھنگ

پاکستان

- 
- ۱۔ اے میرے مرید کسی سے مت ڈر۔ اللہ تعالیٰ میرا رب ہے۔ اُس نے مجھے وہ بلندی عطا فرمائی ہے کہ جس سے اپنی مطلوبہ آرزوؤں کو پالیتا ہوں۔ ﴿قصیدہ غوثیہ﴾
- ۲۔ اے میرے مرید! کسی بد باطن مخالف سے نہ ڈر کیونکہ لڑائی میں میں نہایت ثابت قدم اور دشمن کو ہلاک کرنے والا ہوں۔ ﴿قصیدہ غوثیہ﴾
- ۳۔ دل رب جلیل کی گذرگاہ ہے۔ ﴿عارف روم﴾
- ۴۔ میں یہ نہیں کہتا کہ عالم سے جُدا ہو جاؤ بلکہ یہ کہ جہاں بھی رہو خدا کے ساتھ رہو۔





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

حضور قبلہ عالم کے حسبِ الحکم مبارک صاحب نے آپ کی طرف سے عمرہ ادا کیا۔  
اور حضور کو بذریعہ خط مطلع کیا۔ آپ نے ان کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے یہ محبت بھرا خط  
ارسال فرمایا۔

### مکتوب نمبر - 25

از چک نمبر 171 منگانی شریف حامد او مصلیاً بمطابق ۱۲ رمضان المبارک  
16 اگست 1979 ۷۸۶

یا جناب غوثِ اعظم دستگیر و پیر ما از طفیل گل محمد معفو کن تقصیر ما  
هذا المر اسلته فی خدمت من شرف الله تعالیٰ با نواع العلم  
وانوار العمل

گل گلشنِ غوثیہ، قادر یہ مبارک علی نثار نور اللہ تعالیٰ صدور کم  
وعلیکم السلام ثمہ السلام علیکم خیریت جانبن از در گاہ رب العزت مدام نیک مطلوب  
آپ کا مراسلہ ماہِ صیام میں گویا ہلالِ عید نویدِ مسرت بن کر مکشوف ہوا۔ یہ مجھ خاکسار  
پر تقصیر فقیر پر فیضِ غوثیہ ہے جو آپ نے میرے لیے عمرہ ادا کیا۔

کر بھلائی تیرا بھلا ہوگا اور رُو رُویش کی دعا کیا ہے

هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (۱)

میرے مدنی کی عنایت ہے ورنہ من آنم کہ من دانم (۲)

چہ نسبت خاک را با عالم پاک (۳)



رب جزا دیوے تہاں شاہا اندر دوہاں جہاناں  
 عمر گزاراں ادا نہ ہووے شکر تیرے احساناں  
 حج و عمرہ میں سر کے سارے بال کٹوانا افضل ہے۔ آپ نے میری طرف سے عمر  
 ہ کیا میں نے بارگاہِ غوثیہ میں آپ کو پیش کر دیا ماشاء اللہ۔  
 دیگر بھائی سراج دین یہاں آئے تھے انہوں نے آپ کے خط کے متعلق کہا تھا لیکن  
 میں کچھ بیمار تھا اس لئے ایک عشرہ صوفی سراج دین یہاں میری تیما داری میں رہنے  
 کی وجہ سے آپ کو خط نہ لکھ سکے ہوں گے واللہ اعلم  
 یہاں رمضان شریف دھوم دھام سے گزر رہا ہے دو حافظ موجود ہیں شب و  
 روز خوب رونق پذیر ہیں۔ کیا آپ کے پاس فتح الربانی، (۴) اسرار المعرفت، مناظر ہیر  
 وقاضی (۵) کتب ہیں ورنہ کسی حاجی کے ہاتھ آپ کو پہنچادی جائیں گی مطلع کریں۔  
 جملہ اہل آستانہ کی طرف سے آپ کو فرداً فرداً السلام علیکم ارسال ہیں۔

والسلام

دعا گو

کرم حسین خادم الفقیراء

- (۱)۔ احسان کا بدلہ احسان ہے۔ ﴿پ ۲۷: ۱۳﴾  
 (۲)۔ میں وہ ہوں جو اپنے آپ کو جانتا ہوں ﴿شیخ سعدی﴾  
 (۳)۔ خاک کو عالم پاک سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔  
 (۴)۔ مواعظ و مجالس حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔  
 (۵)۔ یہ دونوں کتب طریقت و معرفت کے بیان میں حضرت سید قطب علی شاہ  
 بخاری پیر محلوی کی تصانیف ہیں۔



## حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادریؒ

المشہور حضور قبلہ عالم منگانوی

(کتاب "فیضان کرم" سے متاثر ہو کر لکھی گئی منقبت)

نہاں ہو کر بھی یہ شان کرم ہے      نظر ہے سب پہ فیضان کرم ہے  
 سراپا عشق عنوان کرم ہے      ادب بھی اب تو دربان کرم ہے  
 یقین پختہ، عمل پیہم، محبت      یہی تقویٰ ہے عرفان کرم ہے  
 خدا کا خوف اور عشق محمدؐ      یہی ہر اک کو فرمان کرم ہے  
 بجز عشق نبی دامن ہے خالی      سر محشر یہ سامان کرم ہے  
 نبی کی آل پر قربان سب کچھ      یہی تو جزو ایمان کرم ہے  
 غلامی نبی میں موت آئے      فقط اتنا ہی ارمان کرم ہے  
 ہمائے عشق کا مسکن ہے سدرہ      قرین رب مگر جان کرم ہے  
 مشام جان و دل سب کے معطر      شگفتہ باغ رب جان کرم ہے  
 سبھی کا سہ بکف ہیں اہل محفل      کشادہ کس قدر خوان کرم ہے

مہک ہے طور جس کی چار جانب

یہ وہ شاداب بستان کرم ہے

از علامہ سراج الدین طور نورانی

سابق صدر شعبہ ادبیات فارسی وارو

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف



## حاجی مبارک علی نشار کے نام

حضور قبلہ عالم کی خدمت میں مبارک صاحب نے کچھ اپنے خواب عرض کئے  
- جن کے بارے میں حضور نے انہیں بشارت دی اور یہ خط تحریر فرمایا۔ دیگر وظائف و  
اوراد سے متعلق مزید تعلیم و تلقین سے مشرف فرمایا۔

### مکتوب نمبر - 26

بعون صنایع مکیں و مکاں و فضلِ خلاق ز میں و زماں (۱)  
حامداً و مُصَلِّياً

۷۸۶

ستمبر 1979ء

اے ہمسایہ بے سایہ اے ہمنشن رب نشیں اے زائرِ خلد بریں  
یعنی ﴿مَا بَيْنَ قَبْرِیْ وَ مِمْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنَ الرَّیَاضِ الْجَنَّةِ﴾ (۲)

اور

﴿مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَ جَبَّتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ﴾ (۳)

کے اہل اور مستحق اور بہرہ ور دوست! آپ پر سلام ہوں برکات ہوں  
السلام علیکم۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں  
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں



گرچہ صد مرحلہ دُورم ز پیش نظر م

وَجْهَهُ، فِي نَظَرِي كُلِّ غَدَاةٍ وَعَشِي (۴)

اے آنکھوں سے دور اور دل کے قریب آپ کا مراسلہ بصد مسرت و انبساط موصول ہوا۔ خواب مبارک ہوں۔ مومن کا اچھا خواب نبوت کے آثار میں سے ہے۔ آپ اسم اعظم کی بجائے ہر سانس کے ساتھ نفی اثبات یعنی کلمہ شریف پڑھا کریں اور تصویر شیخ کی مشق کیا کریں ہر نماز کے بعد کسی بزرگ کا شعر پڑھ لیا کریں جو کہ نبی پاک کی شان اور ادب میں ہو جیسے

(۵) مَرَجَا سَيْدِي مَدَنِي الْعَرَبِي دَل وَجَا بَادِفْدَايْتِ چہ عَجَبُ خُوشِ لَقْمِي

ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیاتِ کرم فرما کہ ز حدی گُزرد تشنہ لبی

چشمِ رحمت بکشائوئے من اندازِ نظر اے قریشی لقب و ہاشمی و مطہری

نسبتِ خود بہ سکت کر دم بس مُنْفَعَلَم زانکہ نسبت بہ سگِ کوئے تو شد بے ادبی

وغیرہ وغیرہ تاکہ ایمان کو تازگی نصیب ہو۔

دیگر کتابوں کے بارے میں ڈاکٹر علی محمد صاحب سندھی کے ذمہ کیا ہے کہ وہ اپنے سلسلے کی تمام کتابیں کسی خاص آدمی کے ہاتھ بھیج دیں گے جو کہ جدہ کا واقف ہوگا اور خود ملاقات کرے گا۔ ڈاکٹر صاحب، صدیق صاحب، سراج صاحب، صادق، یوسف، یعقوب کی طرف سے آپ کو پیشل السلام علیکم ارسال ہیں فقط والسلام  
کرم حسین عفا اللہ عنہ

۱۔ مکین و مکاں کے خالق کی مدد اور زمین و زمان کے خالق کے فضل کے ساتھ۔

۲۔ میرے مزار اور ممبر کا درمیانی ٹکڑا باغِ جنت ہے۔ ﴿الحديث﴾



۳۔ جس نے میری مزار کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ ﴿الحديث﴾

۴۔ بظاہر دیکھنے میں تو میں آپ سے سینکڑوں منزلیں دور ہوں لیکن تیرا چہرہ ہر وقت صبح و شام میری آنکھوں کے سامنے ہے۔

۵ ☆ ﴿۱﴾ اے مکہ، مدینہ اور عرب کے جاگزیں و سردارِ آخریں۔

﴿۱-۱﴾ ہمارا دل اور جان آپ پر قربان ہو جائے یہ کتنا عجیب اور نرالہ اکرام ہے۔

☆ ﴿۲﴾ ہم سب آپ کے عشق کے پیاسے ہیں ہمارے لئے آپ ہی آبِ حیات ہیں۔

﴿۲-۲﴾ کرم فرمائیے کیونکہ ہماری پیاس اب ناقابلِ برداشت درجہ پر ہے۔

☆ ﴿۳﴾ اپنی رحمت بھری نظر میری طرف پوری توجہ کے ساتھ کیجئے۔

﴿۳-۳﴾ آپ قریش کا لقب پانے والے، بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب سے منسوب ہیں۔

☆ ﴿۴﴾ میں نے اپنی نسبت تیرے کتوں کے ساتھ کی تو بہت نفع پایا۔

﴿۴-۴﴾ لیکن تیری گلی کے کتے سے نسبت پیدا کرنا بھی بے ادبی ہے۔





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

مبارک صاحب نے حضور قبلہ عالم کی خدمت میں بذریعہ خط جب اپنی بعض پریشانیوں کا ذکر کیا تو حضور نے ان کی تسلی اور تشفی کیلئے یہ مراسلہ تحریر فرمایا۔

### مکتوب نمبر - 27

منگانی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

7-11-79

دربار عالیہ طاہر آباد قادریہ غوثیہ

منگانی شریف

مکرمی و معظمی حاجی صاحب محمد مبارک علی نثار دام اقبالہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز آپ حج سے فارغ ہو چکے ہوں گے۔

آپ کو حج مبارک ہو۔ اس سال میں جتنی نیکیاں آپ کے حصہ میں آئی ہیں تمام گذشتہ  
سالوں سے نمبر لے گئے۔ عمرے، زیارت مدینہ، حج بیت اللہ شریف اگر اتنی نیکی میں  
تھوڑا سا ہاضمہ کیلئے کچھ پریشانی بھی آجائے تو گھبرائیں نہیں دنیا کے نشیب و فراز ایسے  
ہی ہوتے رہتے ہیں ہم دست بہ دعا ہیں کہ مائی کی گمشدگی کا مسئلہ طے ہو جائیگا۔

بندہ ایک مہینہ گجرات رہا ہے اب آستانہ پر پہنچ گیا ہوں اور اپنے ہاتھ سے  
آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ آپ ہر حالت کا اس کے مطابق صبر توکل اور قوت ارادی  
کے ساتھ مقابلہ کیا کریں، دوسرا ہم ہر وقت آپ کے دعا گو ہیں آپ کی یاد ہر



وقت کسی نہ کسی ذریعے تازہ رہتی ہے اس قسم کے تفکرات پر ضبط و قبضہ رکھا کریں۔  
باد مخالف اور باد موافق زندگی میں دونوں سے واسطہ پڑتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب  
پاک کے صدقے مصیبت سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

آپ کی طرف سے بالترتیب 4450 روپیہ موصول ہو چکا ہے جو کہ ہم نے  
مسجد کے آگے ایک برآمدہ شروع کر رکھا ہے سب اس پر لگا رہے ہیں انشاء اللہ  
العزیز جب کبھی آپ منگانی شریف آئیں گے تو مسجد کے سامنے ایک خوبصورت  
برآمدہ دیکھیں گے۔

باقی دنیا فانی ہے وہی کچھ ہمارا ہے جو ہم نے نیک رستہ میں خرچ کر دیا باقی سب  
ٹھاٹھ یہیں پڑا رہ جائے گا۔ سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لا د چلے گا نجارہ  
نفی اثبات با معنی خفی و جلی، تصور شیخ، نماز و وظائف میں کوشاں رہیں

﴿وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ﴾ (۱) ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ

الْعَلِيمُ﴾ (۲)

جملہ اہل آستانہ کی طرف سے السلام علیکم ارسال ہیں۔

ہماری طرف سے اس پاک وادی، دیار حبیب، آستانہ مدنی خواجہ مخلوقات، ارض  
حجاز، فضائے مقدس کو ہزار ہزار سلام ارسال ہیں۔

ترس رہی ہیں تیری دید کو جو مدت سے وہ بیقرار نگاہیں سلام کہتی ہیں  
والسلام بندہ سراقندہ فقیر ادنیٰ کرم حسین قطبی قادری منگانی شریف  
مٹی نہ ہو بر باد پس مرگ الہی ☆ جب خاک اڑے میری مدینہ کی ہوا ہو  
الہی جلد دکھلا دے مدینہ کیسی بستی ہے  
جہاں پر ہر وقت مولا تیری رحمت برستی ہے



محمدؐ دا صدقہ کرم کرا الہی ہے فریاد کردی میری روسیاہی

تاکیدی جملہ:-

خبردار، ہوشیار، باادب، باتواضح، باخشوع، یہ ارض مقدس عرش بریں سے برتر ہے تیرا وہاں رہ کر ایک ایک سانس لینا یہاں کی مساجد کے اعتکاف سے اعلیٰ ہے۔ درود شریف، کلمہ شریف، صلوٰۃ و سلام سے محبوب کردگار کی درگاہ عالیہ میں زیست کو منور، فروزاں، معطر، مطہر بناؤ واہ خوش نصیب واہ خوش نصیب

ادب گاہست زیر آسماں از عرش نازک تر  
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزیدؒ ایں جا (۳)  
یک بندہء بیدام کرم حسین خادم الاسلام

- ۱۔ اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے ﴿پ ۱۲: ع ۸﴾
- ۲۔ اے رب! ہم قبول فرما بے شک تو ہی سنتا اور جانتا ہے ﴿پ ۱: ع ۱۵﴾
- ۳۔ آسمان کے نیچے ایک ایسا ادب کا مقام ہے جو عرش سے بھی زیادہ نازک ہے جہاں پر سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ اور سلطان العارفين حضرت بایزید بسطامیؒ جیسے مقتدائے امت حضرت بھی اپنی سانس روک کر آتے ہیں۔





## ڈاکٹر محمد سلیم صاحب کے نام

حضور قبلہ عالم کچھ عرصہ ڈاکٹر محمد سلیم صاحب (میاں ہسپتال - کمالیہ شہر) کے بھی زیر علاج رہے کبھی کبھار حضور خود بھی وہاں تشریف لے جاتے لیکن اکثر و بیشتر انہیں یہاں بلا لیتے۔ یا طبع شریف کی کیفیت لکھ کر بھیج دیتے جس کے مطابق ڈاکٹر صاحب دوائی تجویز کر دیتے۔ ایسی ہی ایک تحریر ہمیں حضور کے پرانے کاغذات میں سے نومبر ۱۹۷۹ء کی ملی ہے جسے بطور ریکارڈ یہاں پر درج کیا جاتا ہے۔

## مکتوب نمبر - 28

مکرمی و محترمی ڈاکٹر محمد سلیم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سردی کی وجہ سے زکام، رات کو خشک کھانسی، دن کو بھی کھانسی، چلنے پھرنے سے دمہ، پانی کو ہاتھ لگاتے ہی زکام آجاتا ہے۔ بارش کی وجہ سے اندر چھپے رہنے سے زکام ہو رہا ہے۔ روزانہ سٹیلو مائی سین ہاف گرام، بینزل پنسلین ۵ لاکھ روزانہ کر رہا ہوں لیکن تیسرے اور چوتھے دن دو، دو ٹیکے روزانہ لگوانے پڑتے ہیں۔ وزن کم ہو رہا ہے نیند میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ گولیاں وغیرہ



بے شمار لے رہا ہوں۔ ٹیکے لگواتے چار ماہ گزر چکے ہیں اب سردی آگئی ہے منا  
سب دوا تجویز فرمائیں۔

کرم حسین

منگانی شریف۔ جھنگ





## پیر جاوید اقبال صاحب کے نام

حضور قبلہ عالم کے بھانجے یعنی بڑی ہمشیرہ صاحبہ کے چھوٹے بیٹے ہیں۔ حضور ان پر بہت مہربان اور مشفق تھے۔ حضور کی نگرانی میں ہی ان کی تعلیم و تربیت ہوئی۔ بچپن ہی سے حضور کے ساتھ منسلک رہے اس لئے حضور انہیں اپنے بچوں کی طرح چاہتے۔ ۱۹۷۵ء میں دست بیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا حضور ان سے انتہائی محبت بھری مزاحیہ باتیں کرتے۔ انہیں خط لکھتے تو بھی مزاحیہ اور دل لگی کے فقرات استعمال کرتے جب یہ چھٹی پر آتے تو حضور بہت خوش ہوتے اور گھنٹوں انہیں اپنی مجلس میں بٹھاتے۔

تادم تحریر اسٹیل مل آف پاکستان کراچی میں بطور انجینئر فرائض انجام دے رہے ہیں۔ برادر میر جاوید اقبال اسٹیل مل میں بھرتی ہونے کے بعد کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جس سے حضور کی دستگیری اور محبت و شفقت کا واضح اظہار ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں میری ڈیوٹی ایک پلانٹ پر لگی جو کہ بند تھا میں پلانٹ پر سو گیا۔ میرے انچارج کا فون آیا کہ آپ بندرگاہ والے پلانٹ پر چلے جائیں۔ میں نے انکار کیا جس کی وجہ سے میری شکایت ہو گئی۔ آخر کار انکو اڑی ہوئی اور مجھے نوکری کے لالے پڑ گئے۔ سب لوگ مجھے جھوٹ بولنے پر اکسارہے تھے تاکہ نوکری بیچ جائے۔ جس صبح مجھے نوکری سے برخاست کیا جانا تھا اس رات میں پریشانی کے عالم میں چھت پر بیٹھ گیا اور رونے لگا ذہن میں بار بار یہ خیال آتا کہ لوگ کیا کہیں گے؟ حضور قبلہ عالم کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ اسی لمحہ اچانک میرے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا۔ میں سمجھا سا تھی لڑکا ہے میں نے کہا جاؤ میں نے آج کام نہیں کرنا۔ پندرہ منٹ کے بعد پھر ایسا ہی ہوا میں نے پھر وہی جواب دیا۔ آخر تیسری بار پھر کندھے پر ہاتھ رکھا گیا تو



غصہ کے عالم میں کھڑا ہو گیا کہ اب اُس کو لگاتا ہوں مگر وہاں تو عالم ہی کچھ اور تھا۔ سامنے حضور قبلہ عالم منگانوی سر پر چار کونے والی ٹوپی سفید باریک کرتا لنگی اور رپاؤں میں گھسہ پہنے کھڑے ہیں۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی اور قدموں میں گر پڑا۔ آپ نے دستِ شفقت سے مجھے اٹھایا گلے لگایا اور فرمایا گھبراؤ نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں۔ سچ بات بتا دینا جب بھرتی میں نے کروایا ہے تو اور کون نکال سکتا ہے؟ اچھا خدا حافظ۔ میں دیکھتا ہی دیکھتا رہ گیا اور آپ غائب ہو گئے۔ اگلے دن پیشی ہوئی تو میں نے من و عن بیان دے دیا۔ پھر میرے انچارج سے پوچھا گیا اُس نے کہا جاوید کا بیان بالکل درست ہے۔ یہ سن کر حیران ہو گئے۔ بورڈ نے کہا تم نوکری سے برخاست تھے مگر تمہارے سچ کہنے پر نوکری بحال کرتے ہیں۔ پھر انچارج سے مخاطب ہوئے اور اسے ڈانٹ کر کہا کہ تمہیں کام لینے کا پتہ ہی نہیں ہے۔

یہ 19 نومبر 1979 میں جب سٹیل مل میں بھرتی ہوئے تو حضور نے یہ مبارک باد کا خط ارسال فرمایا اور انہیں یہ تاکید فرمائی کہ اپنے والدین کو بھی سرگودہا میں خوشخبری کا خط بھیج دو۔



## مکتوب نمبر - 29

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا

لیا جائے گا تجھ سے کام دُنیا کی امامت کا

در بار عالیہ طاہر آباد قادر یہ غوثیہ

منگانی شریف

برخوردار راحت جان، عزیز ی جاوید اقبال ہمیشہ خوش رہو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

یہ سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کو داخلہ مل گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا میڈیکل بھی اچھا ہو جائے گا اور مکمل تعلیمی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ ہم نے یہاں اسی خوشی میں ایک ڈبہ مٹھائی کا ماسٹر جعفر صاحب کو بھی کھلایا اور ہم نے بھی کھلایا بڑی خوشی ہوئی ہم سب کی طرف سے آپ کو مبارک ہو۔ خوب دل لگا کر پڑھیں۔ اپنی رہائش کے متعلق آپ خود اچھا سوچ سکتے ہیں جہاں آپ کو سکون ہو وقت پر پڑھائی میں پہنچ سکیں۔ ملک ربنواز کی جگہ بھی پسند کریں یہاں چار، پانچ ڈرویش رہتے ہیں اگر وہ جگہ پسند آجائے تو وہاں رہائش اختیار کر لینا جہاں آپ کو اچھا معلوم ہو۔

سنا ہے ہوٹل بھی ہے کینٹین بھی ہے اور وہاں ارشاد صاحب کے ہاں اس وقت آپ رہ رہے ہیں جہاں مناسب سمجھیں رہائش رکھیں جس چیز کی ضرورت ہو خط لکھ دیا کریں فوراً مل جایا کرے گی پیسے کی ضرورت ہو، بستر وغیرہ یا کسی چیز کی ضرورت ہو ہر مہینے ملک احمد بخش کی گاڑی کراچی کا چکر لگاتی ہے اُس پر ہم بھیج دیا کریں گے باقی تعلیم حاصل کرنا آپ کا کام ہے۔ خوب محنت سے پڑھیں سنا ہے سات آٹھ سو روپیہ آپ کو سال کے بعد ماہوار ملنا شروع ہو جائے گا آپ تو



ماشاء اللہ بڑے آفیسر بن جائیں گے اور ہم فخر سے کہیں گے ہمارا بیٹا آفیسر لگ گیا ہے بڑی خوشی کی بات ہے آپ سرگودھا بھی ایک خوشیوں بھرا خط لکھ دیں تاکہ تمہارے والدین کو داخلہ ملنے کی خوشی حاصل ہو دیگر کوئی کسی قسم کی ضرورت ہو تو پیسے کی پروا نہ کریں ہم بھیجتے رہیں گے اپنی بہتری کے لئے آپ زیادہ سوچ سکتے ہیں۔

والسلام

دعا گو کرم حسین قطبی قادری

منگانی شریف





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

حضور قبلہ عالم کا یہ خط مسائل تصوف میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس میں احکام شریعت و طریقت کا حسین امتزاج ہے۔ اور علم ظاہر و باطن کا خوبصورت انداز میں تقابل کر کے باطنی کیفیات کی اہمیت ظاہر فرمائی اور آخر میں عشق کی تعلیم و تلقین سے بھی نوازا۔

### مکتوب نمبر - 30

آستانہ قادری منگانی شریف

28-8-80

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم  
 بندۂ پروردگار م امت احمد نبی  
 دوست دار چاریارم تابع اولاد علی  
 مذہب جنفہ دارم ملت حضرت خلیل  
 خاکپائے غوث اعظم زیر سایہ ہرولی  
 مبارک مبارک یا غلام غوث اعظم مبارک مبارک فی الکونین



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک اور عید الفطر کی مبارک ہو۔ حرم شریف کی پیائے  
حاضری مبارک ہو۔ جو میری طرف سے عمرہ ادا کیا گیا یہ سعادت مجھ گنہگار کو بھی مبارک ہو  
اور آپ جیسے خوش خصال، نیک کردار دوستوں کو بھی مبارک ہو۔ کتب سلسلہ کا مطالعہ اور لگن  
بھی مبارک ہو۔ نوافل کے ساتھ خدا کا مقرب ہونا بھی مبارک ہو۔ اللہ کریم کا فرمان ہے  
﴿وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ-----إِلَىٰ آخِرِهَا﴾ بخاری و مسلم میں ہے کہ  
میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے حتیٰ کہ میں اُس کی آنکھ بن جاتا  
ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اُس کے  
ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ  
چلتا ہے جو کچھ وہ مجھ سے مانگتا ہے میں فوراً اسے دیتا ہوں۔

سبحان اللہ بڑا بلند مرتبہ ہے نوافل کا لیکن نوافل کی قضا واجب نہیں بلکہ باطنی  
اشغال عشق و یاد و ذکرِ خفی سے قضا کو ادا کرو۔ تاکہ ظاہری اور باطنی دونوں اذکار جاری رہ  
سکیں کہیں ایسا نہ ہو کہ شریعت کے سندان سے حقیقت کی قندیل ٹوٹ نہ جائے بلکہ  
برکے جامِ شریعت برکے سندانِ عشق  
ہر ہوسنا کہ نداند جام و سنداں باختمن (۱)

حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ ﴿عَلَّمَ الظَّاهِرَ عَيْنِ الْإِنْسَانِ عِلْمَ الْبَاطِنِ نُورُ  
الْعَيْنِ الْعَيْنُ بِلَا نُورٍ عُمَى﴾ علمِ ظاہر انسان کی آنکھ ہے۔ علمِ باطن آنکھ کا نور ہے اور آنکھ  
نور کے بغیر اندھی ہوتی ہے۔ ظاہر میں نفل ہو باطن میں وصل ہو۔ ظاہر با کار باطن با یارا کا  
اختصار تھوڑے کو بہت سمجھیں۔

دیگر عرس مبارک کیم ہاڑ اور کیم پوہ کی بجائے کیم اسوج کو رکھ دیا جو کہ ۱۶ ستمبر کو نہایت رونق کے  
ساتھ منعقد ہو رہا ہے تقریباً دو ہفتے باقی ہیں۔



دیگر آپ کا ارسال کردہ گیارہ صد روپے کا ڈرافٹ موصول ہوا اللہ تعالیٰ آپ کا ایثار قبول فرمائے۔ آپ جیسے صاحب ثروت اور صاحب استعداد حضرات کو دینا چاہیے اور غربا کو لینا درست ہے اور ہم جیسوں کو آپ سے لے کر فقراء کے لیے وقف کرنا درست ہے

﴿امرا سے لو اور غربا کو دو﴾

جو روپیہ پیسہ کو راہِ حق میں ختم کرتا ہے وہ اپنے نامہ اعمال میں سے لفظ جہنم کو ختم کرتا ہے۔

﴿علیٰ هذا القیاس بفضلہ تعالیٰ﴾ یہ توفیق رفیق اور یہ عمل تازیت جاری رہے۔

دیگر جملہ اہل آستانہ فرداً فرداً السلام علیکم ارسال کرتے ہیں۔ ہمارا ایک عزیز ۱۴ ستمبر کو جدہ شریف میں حج کے لیے پہنچے گا اگر کوئی ٹیلی فون نمبر بھیج دیں تو وہ آپ کو مل سکے گا اور اگر کوئی چیز یہاں سے منگوانی ہو تو وہ بھی آپ کو وہ پہنچا دے گا۔ جلدی جلدی مطلع فرمائیں۔

(۲) ہوش دم دم دارائے مردِ خدا یک نفس یک دم مباحش از حق جدا

پاس دار انفاس اے اہلِ خرد تاثر آئیں قافلہ منزل بُرد

والسلام

فقیر محمد کرم حسین آستانہ قادری منگانی شریف

چک ۱۷۱۔ ڈاک خانہ چک ۱۷۵۔ تحصیل و ضلع جھنگ

(۳) چوں ہر ساعت از تو بجائے رود دل ☆ بہ تہائی اندر صفائی نہ بیہندی  
گرت مال و جاہ ہست و زرع و تجارت ☆ چوں دل با خدا ہست خلوت نشینی



## عشق کی تعلیم

ایک مسئلہ۔ قرآن کریم میں ہے ﴿وَاتَّخِزُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ط﴾  
ترجمہ:- ابراہیم کے نقش پا پر کھڑے ہو کر نماز پڑھو یعنی نقش پا کو مصلا بنا لو اس کا ترجمہ  
ایک شاعر کی زبانی سنئے۔

میری زندگی بھی عجیب ہے، میری بندگی بھی عجیب ہے

جہاں مل گیا تیرا نقش پا وہیں میں نے سر کو جھکا دیا

یا

جہاں مل گیا تیرا نقش پا اُسے کعبہ میں نے بنا لیا



تیرا آستاں جو نہ مل سکا تیری رہگذر پہ جبیں سہی  
مجھے سجدہ کرنے سے کام ہے جو وہاں نہیں تو یہاں سہی



اصل نماز ہے یہی روح نماز ہے یہی

میں تیرے روبرو ہوں تو میرے روبرو رہے



خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ ”تصویر شیخ میں ایک شعر عجیبہ فرماتے ہیں

(۴) اندر نماز ہر کہ نہ بیند جمال دوست

فتویٰ ہی دہم کہ نمازش قضا کند

(لاصلوة الا بحضور القلب) (۵)



۱۔ ایک ہاتھ پر شریعت کا پیالہ ہو جبکہ دوسرے ہاتھ پر عشق کا ہتھوڑا ہو۔ وہ آپس میں ٹکراتے رہیں لیکن نہ پیالہ ٹوٹے اور نہ ہتھوڑا رے۔

۲۔ اے مردِ خدا! ایک ایک سانس خدا کو یاد رکھ۔ عقل مند آدمی پاس انفاس سے ایک دم بھی غافل نہیں رہتا حتیٰ کہ وہ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔

۳۔ اگر تیرا دل ہر لمحہ ادھر ادھر پھرتا ہے تو تنہائی میں تمہیں یکسوئی حاصل نہ ہوگی۔  
اگر تیرے پاس مال و دولت، عزت و شان، کاروبار، زمین موجود ہو لیکن تیرا دل خدا کے ساتھ ہو پھر بھی تجھے یکسوئی حاصل ہے۔

۴۔ جو آدمی نماز میں جمالِ دوست میں غرق نہیں ہوا، ہم فتویٰ دیتے ہیں کہ اُس نے نماز قضا کی۔

۵۔ حضورِ قلب کے بغیر نماز نہیں۔





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

مبارک صاحب نے حضور قبلہ عالم کی خدمت میں بذریعہ خط نمازوں میں اکثر و بیشتر خیالات آجانے سے متعلق عرض کیا۔ چونکہ دربار شریف پر دو دن بعد عرس مبارک تھا لہذا مصروفیت کے باعث حضور نے اس خط کا جواب لکھنے کے لیے قاضی میاں غلام رسول صاحب کو حکم فرمایا۔ مراسلہ مذکورہ میں اگرچہ تحریر میاں صاحب کی ہے لیکن بیان حضور کا ہے

### مکتوب نمبر - 31

۷۸۶

از دربار شریف

14-9-80

برخوردار، گل گلزار، محب پروردگار، عاشق زار ذات سبحانہ

وعلیکم السلام ثمة السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعد از دعائے نیوکاری و برخورداری و کامیابی و کامرانی ہر دارین واضح ہو کہ ابھی ابھی آپ کا خط ملا۔ دربار شریف پر عرس مبارک کی تیاریاں شروع ہیں یعنی پرسوں منگل کے روز عرس مبارک ہوگا۔ مختلف اطراف سے کئی درویش پیر بھائی پہنچ گئے ہیں۔ قوال بھی پہنچ چکے ہیں۔ دن تین بجے کا ٹائم ہے حضور پر نور سیدی و مرشدی منگانوی سرکار نے آپ کو جواب لکھنے کا فرمایا ہے واضح ہو کہ آپ نے نمازیں کافی پڑھنے اور پھر نماز میں بیشتر دلیلیں اور خیالات آجانے کا لکھا ہے۔ معلوم ہو کہ نماز میں دلیل کا آنا لازمی ہے جیسے ابر رحمت برستا ہے تو کیچڑ وغیرہ کا ناگوار اثر لازمی ہوتا ہے۔ کسی نے حضرت سلطان العارفین سے سوال کیا



جب میں نماز پڑھتا ہوں تو مجھے بہت دلیلیں آتی ہیں آپ نے فرمایا ایک کوزے میں بھوسہ بھر لو اور دوسرے کوزے سے اس میں پانی ڈالو جوں جوں پانی ڈالتا گیا دوسری طرف سے بھوسہ نکلنا شروع ہو گیا تو آپ نے فرمایا جو نہی اس میں اصل داخل ہوتا جائے گا نقل نکلتا جائے گا دوسرا کلام پاک میں ہے ﴿يُوسُوسُ فِي ضُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾ (۱) تو یہ وسواس قلبی جو لازمی ہیں ان کی معافی ہے تم اپنا کام کرو وہ اپنا کرتا رہے گا۔ (۲) پیر جماعت علی شاہ ایک دفعہ جھنگ تشریف لائے ان کا مرید ایک سنی سے شیعہ ہو گیا اور ایک شیعہ سے سنی ہو گیا۔ دونوں خدمت میں حاضر ہوئے۔ جو شیعہ ہو گیا وہ کہنے لگا حضور جب سے شیعہ ہوا ہوں نماز میں کوئی دلیل نہیں آتی اور جو سنی ہوا تھا اس نے کہا پہلے میری نمازیں صاف تھیں جب سے سنی ہوا ہوں نماز میں بہت دلیلیں آتی ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک مکان میں گدھوں کی لید اور گوبر ہو خواہ اس کے دروازے کھلے ہوں اور دوسرے مکان میں سونا، چاندی کا خزانہ ہو خواہ اس کو تالے لگے ہوں چور کس مکان میں گھسنے کی کوشش کرے گا تو دونوں راضی ہو گئے۔

علاوہ ازیں نمازیں بے شک پڑھو پہلے نام پاک کرو جب دل میں اچھی طرح یکسوئی حاصل ہو جائے پھر نمازوں میں دلیل نہ آئے گی۔ اور بقول مولانا روم

ہیج نکشد نفس را جز ظلِ پیر دامن آں نفس کش را سخت گیر (۳)

نفس کش سے مراد پیرِ کامل، دامن سے مراد تصورِ شیخ ہے یعنی تصورِ شیخ سے یہی نہیں کہ شیطان بھاگتا ہے بلکہ اس سے زیادہ اور کوئی وظائف نہیں۔ اللہ پاک تمہیں نفسِ شیطان کے مکروں سے بچائے اپنی حفاظت میں رکھے ﴿وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ﴾ (۴)

۱۔ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن اور آدمی ﴿پ ۳۰: ۳۹۷﴾



- ۲۔ اس سے مراد حضرت پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری ہیں۔
- ۳۔ پیر کے سایہ کے بغیر تو نفس کو ہرگز نہیں مار سکے گا اس نفس کش کا دامن سختی سے تھام لے۔
- ۴۔ اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ﴿پ ۱۲: ۸۷﴾۔





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

حضور قبلہ عالم کا ایک عرصہ سے حجاز مقدس حاضری کا ارادہ تھا لیکن ناسازی طبع ہمیشہ آڑے آتی رہی۔ اب کی بار ذرا طبیعت سنبھلی تو حضور نے تین ماہ مدینہ طیبہ میں رہنے کا پروگرام بنایا اور مبارک صاحب سے آمدورفت کا طریقہ کار اور عمرہ شریف سے متعلقہ تمام تفصیلات سے آگاہ ہونے کے لیے یہ خط ارسال فرمایا۔

### مکتوب نمبر - 32

آستانہ قادریہ قطیفہ طاہر آباد

۲۷ نومبر ۱۹۸۰ء

محترم المقام مبارک علی نثار شرف اللہ تعالیٰ بانواع العلم و انوار العمل

السلام علیکم

آپ کی خیریت معلوم ہوئی الحمد للہ رب العالمین یہاں پر بفضل ایزد متعال نکلی خیریت ہے آپ کو الحاج ہونا مبارک ہو۔ عاشقان الہی، انبیائے کرام کی جائے معراج کو تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ان کی سنت و پیروی میں جملہ مناسک ادا کیے۔ مقامات مقدسہ کی زیارت کیا ہی بات ہے اللھم زدو فزد

جام پر جام لٹا مست بنا ہوش اڑا سا قیا اور پلا اور پلا اور پلا

دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں کو حجاز مقدس کی زیارت نصیب فرمائے جی بڑا اُداس ہے۔ کچھ آمدورفت کے متعلق طریق کار وہاں سے مطلع فرمائیں عمرے کا ویزہ کم از کم تین ماہ



کا درکار ہے کیا یہاں سے اچھا بنتا ہے کہ وہاں سعودی عرب سے آسان بنتا ہے وہاں سے ٹکٹ سستا ملتا ہے کہ یہاں سے۔ میں نے سنا ہے کہ وہاں سے کوئی آدمی ذمے داری اٹھا لے تو یہاں آسانی سے ویزہ مل سکتا ہے۔ آٹھ دس دن سے زیادہ یہاں نہیں ملتا وہ بھی دو دو دن قطار میں کھڑا ہونا پڑتا ہے تب کہیں سفیر صاحب عمرے کا ویزہ منظور کرتے ہیں۔ میں تو بیمار آدمی ہوں کھڑا ہو نہیں سکتا اور پھر ساتھ والدہ صاحبہ کو بھی عمرہ کرانا چاہتا ہوں فیصل آباد سے جدہ شریف سنا ہے صرف پانچ گھنٹے کا ہوائی سفر ہے آگے انشاء اللہ آپ جیسے دوستوں کی معیت میں آسانی سے مدینہ شریف تک پہنچ جائیں گے وہاں دربار حبیب میں تین مہینے گزارنے کا شوق ہے اگر سعودی حکومت اجازت دیدے تو بڑی بات ہے۔ قانون اور کوائف پوچھ کر مطلع فرمائیں کہ کونسا راستہ یا ذریعہ آسان ہے مہربانی ہوگی۔

امید ہے کہ آپ جب پاکستان آئیں گے تو آپ کے ساتھ شاید پروگرام بن جائے ویسے عید میلاد النبی تک عمرہ ویزہ بند ہے کیونکہ وہاں اسلامی سربراہی کانفرنس ہو رہی ہے اس کے بعد ویزے کھلیں گے دیگر مدینہ عالیہ میں رہائش ہوٹل خرچہ مکان خرچہ پوچھ کر مطلع فرمائیں وہاں تین ماہ کے لیے کم از کم کتنا خرچہ درکار ہوگا تمام زاد سفر سے مطلع فرمائیں۔

والسلام

بندۃ حجاز عبدالعرب محمد کرم حسین قطبی قادری

آستانہ منگانی شریف





## پیر جاوید اقبال صاحب کے نام

حضور قبلہ عالم کی والدہ ماجدہ اپنے چھوٹے بیٹے قبلہ پیرزادہ محمد امداد حسین صاحب کے ہاں برطانیہ تشریف لے گئیں چونکہ ان کا عمرہ شریف کا پروگرام تھا اس لیے انہوں نے حضور کو ماہ رمضان کے دوران حجاز مقدس میں حاضری کا حکم فرمایا تا کہ مناسکِ عمرہ اکٹھے ادا کیے جاسکیں۔ اس بات کے پیش نظر حضور نے پیر جاوید اقبال صاحب کو خط لکھا تا کہ ویزہ وغیرہ کا بندوبست اگر کراچی سے جلدی ہو سکے تو مطلع کریں۔

## مکتوب نمبر-33

۷۸۶

18-5-81

مکرمی جناب آفیسر آف سٹیل ملز کراچی

السلام علیکم

جناب عالی گزارش ہے کہ والدہ صاحبہ برائے حج و عمرہ دس مئی کو بذریعہ فلائٹ لندن چلے گئے ہیں وہاں سے رمضان شریف کا آخری عشرہ جناب پیرزادہ امداد حسین اور والدہ صاحبہ سعودی عرب میں مکہ معظمہ میں گزاریں گے جہاں پر فدوی کی شمولیت بہت ضروری ہے۔ ملک ربنواز اور آپ جناب مل کراقبال صاحب برادر شیر باز کو کہیں کہ ایک مہینہ کا ویزہ یعنی رمضان شریف کا ویزہ لینے کے متعلق پوچھیں اگر وہ صاحب تسلی دیں تو بندہ یکم شعبان



یعنی رمضان شریف سے ایک مہینہ قبل ہی ویزے کی جستجو کے لیے آپ کے در اقدس یعنی کراچی شریف میں آ رہا ہے مناسب بندوبست فرما کر مطلع فرمائیں۔ چونکہ والدہ صاحبہ کا حکم آیا ہے کہ میں رمضان شریف میں ضرور ان کو سعودی عرب میں ملوں لہذا آپ پوچھ گوچھ کر کے ہمیں مطلع کریں ہم ایک مہینہ پہلے ہی ویزے کے لیے کراچی آ جائیں گے یہاں کوئی خاص بندوبست نہیں ہو سکا دیگر سب خیریت ہے۔ ملک حق نواز ولد ملک پاندے خان اس وقت ہماری عدالت میں حاضر ہے دولت علی (۱) میاں غلام رسول (۲) جملہ اہل آستانہ کی طرف سے آداب عرض ہیں۔

والسلام

الفقیر محمد کرم حسین قطبی قادری منگانی شریف

(۱) حضور قبلہ عالم کا ایک جانثار اور صادق الیقین مرید ابھی لڑکپن میں تھا کہ حضور کی بیعت سے مشرف ہوا چونکہ بلوآنہ شریف میں ہی رہتا تھا آہستہ آہستہ حضور پر اعتراض کرنے لگا کہ لوگ ان کے قدموں پر سر کیوں رکھتے ہیں جب کہ یہ بھی ہماری طرح ہیں سر فقط خدا تعالیٰ کے سامنے جھکانا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔ ایک دن حضور قبلہ عالم دربار شریف پر خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے۔ سامنے مسجد کا بڑا دروازہ کھلا تھا۔ یہ مسجد کے سامنے سے گزرا پس حضور نے نگاہ ولایت سے ایک نظر دیکھا پھر کیا تھا بے خود ہو گیا۔ جوتے وہیں پڑے رہ گئے اور گرتے پڑتے حضور کے قدموں سے لپٹ گیا۔ پھر ساری زندگی حضور کی غلامی میں بسر کی انہیں دنوں حضور نے فرمایا جا بلو چا! ہم نے تیرے بال بال سے زنا کی بے حیائی نکال دی جا! ساری دنیا پڑی ہے کوشش کر کے دیکھ لے۔ جب یہ فعل تجھ سے سرزد ہو جائے تو کسی اور کا مرید ہو جانا ہمیں فقیر ہی نہ کہنا۔ لیکن یہ بلوچ کب باز آنے والا تھا غالباً جزا نوالہ منڈی پر گیا۔ ایک شب سونے کے لیے اُسے ہوٹل کا ایسا کمرہ ملا جس میں ایک عورت نے بھی رات گزارنا تھی چنانچہ دونوں کی نیت مست میں فتور پیدا ہوا۔ دولت علی نے کہا سو (۱۰۰) میل کے فاصلے سے بھلا مرشد دیکھ سکتا ہے؟ بس فعل بد کے



ارادہ سے اپنے بستر کو چھوڑ کر عورت کے پاس گیا لیکن اپنے آپ کو نامردی کی حالت میں پایا واپس لوٹا تو تندرست۔ دوبارہ اپنے بستر کو چھوڑا لیکن پھر وہی حالت تھی کہ ساری رات کی کوشش کے باوجود اس سے فعل بد سر زد نہ ہو سکا۔ بالآخر عورت نے پوچھا تو نامرد تو نہیں؟ کہنے لگا میرا پیر مجھ سے یہ فعل نہیں ہونے دیتا۔ کچھ دنوں کے بعد دربار شریف پر حاضر ہوا بھی ذرا فاصلہ پر تھا کہ حضور نے فرمایا سو (۱۰۰) میل دور کوئی پیر دیکھ رہا ہوتا ہے؟ یہ انجان بن گیا اور پوچھا وہ کیسے جناب! حضور نے خود ہی تمام واقعہ بیان فرمادیا تو یہ قدموں پر گر کر معافی کا خواستگار ہوا۔ حضور نے فرمایا جا! ساری دنیا پڑی ہے جس دن تجھ سے یہ فعل سر زد ہو جائے اُس دن ہمیں فقیر نہ کہنا۔ دولت علی خان نے پھر حضور کی غلامی کا حق یوں ادا کیا کہ ہر وقت حضور کے ساتھ رہتا کبھی اپنے مرشد کے خلاف کوئی ناروا بات یا بے ادبی برداشت نہ کرتا حتیٰ کہ اسے اس معاملے میں بڑی سے بڑی قرابت داری کا احساس بھی نہ رہتا۔ پنجاب بھر کی منڈیوں میں جاتا، مال مویشی کی تجارت کرتا لیکن جب کبھی اس کے شیخ کا تذکرہ چھڑ جاتا تو اسے تجارت بھول جاتی اور گھنٹوں اپنے پیر کے کمالات و کرامات کے بیان میں صرف کر دیتا اور لوگوں کو یار کے آستانہ کی طرف رہنمائی کرتا۔

بلاشبہ وہ ایک صادق الیقین، وفادار اور وفا شعار مرید تھا۔ اس کی حضور کو خوش و خرم رکھنے کی انتہائی خواہش ہوتی تھی خود بھی ہنستا اور حضور کو بھی ہنسائے رکھتا۔ حضور اسے زیادہ بولنے سے منع فرماتے تو کہتا جس دن میری زبان بند ہوگئی میں مر جاؤں گا۔ پس یونہی ہوا اُس کی زبان فالج کے حملہ کی زد میں آئی اور بولنا ممکن نہ رہا تو اس کی زندگی بھی خاموش ہوگئی اور ۱۵ اپریل ۲۰۰۲ء بروز پیر کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔

(۲) حضور قبلہ عالم کے دیرینہ خادم منڈی بہاؤ الدین کے رہنے والے بہت قابل ماہر تعمیرات تھے بلوآ نہ شریف اور منگانی شریف میں تعمیر کی گئی تمام عمارات کی ایک ایک اینٹ ان کی محبت و عقیدت کی شاہد ہے۔ بلوآ نہ شریف میں رہائش کے تمام مکانات، پرانی مسجد اور روضہ مبارک انہی کے پُر سعادت ہاتھوں کی زندہ یادگاریں ہیں۔ منگانی شریف میں پرانی مسجد، لنگر خانہ وغیرہ بھی انکی قابلیت کا مظہر ہے۔

اس درویشِ کامل نے اپنی عمر فن کو اپنے پیر کامل کے لیے وقف کر رکھا تھا اگر اسے حضور کا درباری مستری کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا اگرچہ ان تعمیرات کے عوض اس نے مادی طور پر تو کچھ نہ لیا لیکن اللہ کے ولی نے ان کی مزدوری کا حق روحانیت میں ادا فرمادیا۔ نگاہِ ولایت سے انہیں ایک کامل، صادق الیقین اور صاحبِ کرامت درویش بنا دیا۔ انکی خدمات کے صلہ میں حضور قبلہ عالم نے انہیں ثمرۃِ خلافت جیسی عظیم نعمت سے بھی نوازا۔ انہیں کشفِ القہر و کا علم و عمل سکھایا اور روحانی تربیت فرمائی۔ حضور انہیں کئی مشائخ کی مزارات پر کشف کرنے اور احوال معلوم کرنے کے لیے بھیجا کرتے تھے۔ پھر ان مشائخ کے احوال سن کر مزید رہنمائی فرماتے۔ ایک دفعہ راقم السطور کو بابا مستری نے خود بتایا تھا کہ حضور قبلہ عالم نے مجھے حضرت داتا گنج بخش کے مزار پر سلام دے کر بھیجا۔ میں جیسے ہی داتا



دربار پہنچا۔ بیڑھیاں چڑھا دیکھا تو سامنے حضرت داتا گنج بخش کھڑے ہیں۔ میں نے حضور کا سلام پہنچایا تو فرمایا مستری صاحب! پیر کرم حسین کا کیا حال ہے میرا بھی انہیں محبت بھرا سلام پہنچانا۔ میں بیڑھیوں ہی سے واپس پلٹ آیا۔

بعد ازاں حضور قبلہ عالم نے انہیں جھنگ سرگودھا روڈ اڈا قبہ پر درویشوں کی تعلیم و تربیت کے لیے بھیج دیا۔ بابا مستری نے وہاں ایک قطعہ زمین خرید اپنا حجرہ و مسکن بنایا پھر ساتھ ہی حضور قبلہ عالم نے مسجد بھی تعمیر کروادی۔ اللہ کا یہ بندہ اس حجرہ میں ذکر الہی اور دینی تعلیم و تربیت میں مشغول ہو گیا تھوڑے ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کو بھاگ لگا دیے۔ درویش کا نور چاروں سمت پھیلنے لگا۔ فیض کا چشمہ ابل پڑا اور ارد گرد کے لوگ درویش کی تعلیم و تربیت سے فیض یاب ہونے لگے۔ وہاں پر بابا مستری نے سالانہ ختم شریف کا انعقاد شروع کر دیا جس میں حضور قبلہ عالم خود بھی تشریف لے جاتے اور ملک کے نامور علماء کا خطاب ہوا کرتا تھا۔ ماسٹر میاں محمد نواز نے بابا مستری کی خدمت کا حق ادا کیا۔ ۹ جون بروز ہفتہ ۱۹۹۰ء کو بابا مستری حضور قبلہ عالم کی زیارت کے لیے مدرسہ قرآن محل جھنگ میں حاضر تھے رات کو پچھلے پہر اٹھ کر نماز تہجد ادا کی اور کافی دیر تک کلمہ شریف کا ذکر کرتے کرتے سو گئے اور سوتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔

صبح حضور قبلہ عالم نے یہ فرمایا ایک مرد کامل تھا اور اس کے سینہ میں ایسا پر جلال نور تھا کہ عزرائیل بھی اس کی جان لینے سامنے نہ آیا بلکہ حالت خواب میں اس کی جان قبض کی بابا مستری کو منگانی شریف میں مدفون کیا گیا۔





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

یہ خط حضور قبلہ عالم نے مئی کے آخری عشرہ ۱۹۸۱ء میں تحریر فرمایا چونکہ حضور عمرہ شریف کے لیے تیاری فرما چکے تھے فقط ویزہ کا انتظار تھا اس لیے مذکورہ خط مبارک صاحب کو آگاہ کرنے کے لیے تحریر فرمایا۔

### مکتوب نمبر - 34

مکرمی جناب مبارک علی نثار صاحب دام اقبالہ

السلام علیکم

خیریت موجود خیریت مطلوب۔ میری والدہ صاحبہ حج و عمرہ کے لیے دس مئی کو لندن چلے گئے ہیں۔ وہاں سے میرے چھوٹے بھائی امداد حسین پیرزادہ اور والدہ صاحبہ رمضان شریف کے آخری عشرے میں سعودی عرب اعتکاف فرمائیں گے۔ بندہ کو بھی اسی موقع پر حجاز مقدس پہنچنا ہے دُعا فرمائیں رب کریم قبول فرمائے اور یہ حاضری نصیب ہو۔ فی الحال ویزہ کا کوئی بندوبست نہیں ہوا۔ یکم شعبان سے کراچی آ رہا ہوں وہاں سے پورا ایک مہینہ ویزے کے پیچھے بھاگ دوڑ کر کے امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز ہم بمعہ حکیم صاحب (۱) رمضان شریف کا مہینہ آپ کے ہاں گزاریں گے۔ آپ اپنے بچوں کے متعلق مطلع کریں کیا بچے پہنچ چکے ہیں۔ مکان وغیرہ مل چکا ہے دیگر یہ بھی لکھیں کہ جدہ سے روزانہ آدمی چل کر حرم شریف میں نماز تراویح پڑھ سکتا ہے یا کہ نہیں۔ کتنے گھنٹے کا سفر ہے۔ تفصیلاً آگاہ فرمائیں۔

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾ (۲)



والسلام

الفقیر محمد کرم حسین قطبی قادری منگانی شریف

(۱) اس سے مراد چچامیاں غلام رسول صاحب ہیں۔

(۲) اے رب! ہم سے قبول فرما بے شک تو ہی سنتا اور جانتا ہے ﴿پ: ا: ع: ۱۵﴾





## جناب مبارک علی نثار کے نام

حضور قبلہ عالم نے یہ خط ۲۲ اگست ۱۹۸۱ء کو تحریر فرمایا۔ ان کے بڑے بھائی یوسف علی جو اس سال حج پر جا رہے تھے اور حضور قبلہ عالم کی زیارت کے لئے منگانی شریف آئے ان کے ہاتھ ارسال فرمایا حسب سابق اس خط میں بھی حضور قبلہ عالم نے حجاز مقدس سے والہانہ عشق و محبت، مدینہ طیبہ حاضری کا اشتیاق اور وہاں کے باسیوں کی فضیلت و سعادت اور خوش قسمتی کا ذکر فرمایا۔

### مکتوب نمبر - 35

۷۸۶

22-8-81

مکرمی و محترمی نثار صاحب زاد اللہ شرف

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے دیار مقدس کو ہم گنہگاروں کا حسرتوں اور محبتوں بھر اسلام ہو خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو حجاز مقدس کے باسی ہیں جہاں کی یک لمحہ زندگی صد سالہ زندگی سے افضل، جہاں کی ایک نماز لاکھوں نمازوں سے افضل، جہاں عشاقِ مدینہ کے لئے ایمان بخشش کی ضمانت، زندگی میں جنت کی بہاریں میسر ہیں۔ رب کریم بطفیل محمد ووف الرحیم ہم سب کو وہاں کی حاضری کی سعادت ارزانی فرمائے۔ آمین ثمرہ آمین

دیگر آپ کے برادر بزرگ یوسف علی کوچ کی سعادت نصیب ہو رہی ہے ہم خرما ہم ثواب آپ سے ملاقاتیں بھی ہوں گی اور مناسک حج بھی ادا ہوں گے ہماری ملاقات کو آئے ہیں



ان کے ہمراہ عرضداشت لکھ کر بھیج رہا ہوں وصول فرمائیں۔

شعبان میں بیماری نے میرا راستہ روک لیا دوسرا عمرہ ویزہ اس دفعہ شعبان میں سعودیہ نے بند کر دیا جس وقت ہم کراچی پہنچے اسی دن ویزے بند ہو گئے۔

شامتِ اعمال ماصورت نادر گرفت (۱)

دعا فرمائیں رب کریم صحت بھی عطا فرمائے اور دربار حجاز کی حاضری بھی نصیب فرمائے  
اب حج کے بعد کوشش کریں گے

گر قبول افتد زہے عز و شرف (۲)

میری طرف سے بچوں کو پیار، اہل خانہ کو آداب، یہاں جملہ اہل آستانہ کی طرف سے اس پاپا  
ک سرزمین کو آنسوؤں بھرا سلام عرض ہے۔

شاہاں چہ عجب بنوازندگدارا (۳)

اگر کبھی تاجدار مدینہ کی حاضری ہو تو مجھ گنہگار کی طرف سے دست بستہ صلوة و سلام عرض کر  
دینا اور اپیل کرنا کہ صدقہ اپنے مزار کے ساتھیوں کا مجھے حاضری کا موقع عنایت فرمائیں۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَىٰ وَالِدِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ﴿﴾

(۳)

والسلام

فقیر محمد کرم حسین

منگانی شریف جھنگ

۱۔ ہمارے اعمال کی شرمندگی ایک عجب صورت اختیار کر گئی ہے۔

۲۔ اگر قبول ہو جائے تو بڑی عزت و شرف ہوگا۔

۳۔ بادشاہوں سے کچھ عجب نہیں لگتا گدا کو نوازانا۔

۴۔ درود غوثیہ۔ جو اکثر حضور قبلہ عالم غریب نواز پڑھا کرتے۔



## حاجی مبارک علی نثار کے نام

حضور قبلہ عالم نے اس خط میں کسی شخص کی خواب میں زیارت کرنے کا وظیفہ تحریر فرمایا اور مبارک صاحب کے ایک خواب کی تعبیر بھی بیان فرمائی۔ حضور کو تعبیر روایا میں خاص معرفت حاصل تھی۔ آخر میں آپ نے بینک میں رقم رکھنے اور سود کے متعلق وضاحت فرمائی

### مکتوب نمبر - 36

نَحْمَدُهُ، وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آستانہ قادریہ منگانی شریف

01-06-82

راح العقیدہ محبت الفقراء محمد مبارک علی نثار صاحب سلمکم اللہ فی الدارین

وعلیکم السلام ثمة السلام علیکم

آپ کا نوازش فرمودہ مراسلہ تشریف لایا اور کاشف حال ہوا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ شُكْرًا كَثِيرًا

قرآن مجید کے آخری پارہ کی چار سورتیں وَالْقَمَرِ، وَالنَّازِعَاتِ، وَالشُّعَرَاءِ،

الْمُنْفَعَاتِ زبانی یاد کر کے عشاء کی نماز کے بعد سات مرتبہ اول آخر درود شریف سات مرتبہ



پہلے والشمس پھر سات مرتبہ والتیل پھر سات مرتبہ والضحیٰ پھر سات مرتبہ الم نشرح پڑھ کر جس فقیر کی یا والد یا دادا کی زیارت کا شوق ہو اس کے روح کو بخش کر سو جائیں۔ سات رات کے اندر اندر آپ کو مقصود مل جائے گا۔

دیگر یہ خواب جو آپ نے لکھے ہیں یہ بہت اچھے ہیں۔ الدنیا مزرعة الاخرہ۔ یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ آپ جو کھیتی دیکھتے ہیں وہ آپ کے اعمالِ حسنہ ہیں جو بزرگ آپ نے دیکھے ہیں وہ آپ کے سلسلہ کے بزرگ ہیں۔

دیگر جو آپ نے لکھا ہے کہ جماعت سے رہ جاتا ہوں اس کا معنی یہ ہے کہ آپ نفل و نماز و ذکر میں تاخیر کر جاتے ہیں۔ پابندی کبھی کبھی بھول جاتے ہیں اس میں آپ کو ہوشیار رہنا چاہیے۔

ایک سوال آپ نے بنک بیلنس کے لیے پوچھا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر وہاں ہر بینک میں سود ہے تو کوئی ہرج نہیں سودی رقم کسی مدرسہ میں دے دیں۔

نمبر ۲۔ ہمارے پاکستان میں بلا سود بینکاری شروع ہو چکی ہے یہاں شرعی لحاظ سے مشارکت و مضاربت کا پورا پورا انسان کو منافع ملتا ہے جو جائز ہے۔

نمبر ۳۔ کرنٹ کھاتہ امانت۔ یہاں پیسہ رکھ دیا جائے تو اس پر کوئی سود نہیں لگتا۔

نمبر ۴۔ بانڈ کا طریقہ جس میں زکوٰۃ بھی نہیں لیتے سود بھی نہیں لگتا منافع بھی نہیں ملتا

کیونکہ وہ انعام صرف اپنے دوستوں کو دیتے ہیں۔

ان چار میں سے جو چاہیں اختیار کر لیں۔

والسلام



## حاجی مبارک علی نثار کے نام

حضور قبلہ عالم نے اس خط میں اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دینے کے لیے اجر بیان فرمایا اور ایک خواب کی انتہائی عمدہ الفاظ میں تعبیر بیان فرمائی اور انہیں خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہنے اور عمل پیہم کی نصیحت فرمائی۔

### مکتوب نمبر - 37

نَحْمَدُهُ، وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

23-8-83

مکرمی محمد مبارک نثار صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہاں اور وہاں کی خیریت از درگاہ رب العزت مدام نیک مطلوب

احوال آنکہ آپ کے خطوط ہمارے لیے باعث مسرت و نشاط ہوتے ہیں (المکتوب نصف الملاقات)۔ آپ کی ارسال کردہ تنخواہ سے ایک خوبصورت سا برآمدہ مسجد کے سامنے وضو کی جگہ پر بنایا گیا ہے اب درویش سایہ میں غسل اور وضو کرتے ہیں۔ ﴿وَأَقِمْو الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ نماز قائم رکھو، زکوٰۃ ادا کرو اور قرض دورب تعالیٰ کو اچھا قرض۔ جو چیز اپنی جان کی خیر کے لیے دو گے اللہ تعالیٰ کے ہاں اُسے پاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا دیا قبول فرمائے۔ آمین ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾



آپ کا خواب جو ہے یہ بالکل صحیح ہے یہ دنیا دُرویش کے لیے امتحان گاہ ہے۔ زندگی تک انسان کا امتحان شروع رہتا ہے جس کے لیے آپ کو باطنی اور روحانی طور پر تمام پیشوا تیار رکھتے ہیں اور آگاہ کرتے رہتے ہیں۔

ہوش دم دم دارائے مردِ خدا      یک نفس یک دم مباحش از حق جدا

پاس دارِ انفاس اے اہلِ خرد      تاخرا ایں قافلہ منزل برد

”اے مردِ خدا ایک ایک سانس خدا کو یاد رکھ، عقل مند آدمی پاس انفاس سے ایک دم بھی

غافل نہیں رہتا حتیٰ کہ وہ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے“

اس خواب کا مطلب یہ ہے کہ جتنا بھی تو کر رہا ہے یہ تھوڑا ہے اور زیادہ کرو یہ تھوڑا ہے اور

زیادہ کرو، ہوشیار ہو جاؤ یہ بہت اچھا خواب ہے خوب سے خوب تر کی طرف کوشاں رہو

۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فِرْدُ۔

دیگر تمام اہلِ آستانہ کی طرف سے فرداً فرداً آپ کو السلام علیکم ارسال ہیں۔ اگر کبھی مدینہ

شریف حاضری ہو تو

ع      میری چشمِ تر کا سلام کہنا حضورِ بندہ نواز میں

دست بستہ عرض کرنا کہ ایک زیارت کا موقع عنایت فرمایا جاوے۔

والسلام

فقیر کرم حسین قادری حنفی منگانی شریف





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

حضور قبلہ عالم! مبارک صاحب کے گاؤں میں تشریف لے گئے وہاں ان کے والد اور گاؤں کے نمبردار بھی دست بیعت ہوئے۔ حضور نے اس خط میں ان کا تذکرہ فرمایا اور حضرت اخئی قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب کی شادی کی تیاری سے متعلق بھی تحریر فرمایا آخر میں دنیا کی بے ثباتی اور یادِ خدا میں زندگی گزارنے کی تلقین فرمائی۔

### مکتوب نمبر - 38

نُحَمِّدُهُ، وَ نُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

از منگانی شریف

اخئی المکرم جناب مبارک علی نثار صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از بصدد عاواشتیاق ملاقات واضح ہو کہ عرصہ بعید کے بعد آپ کو خط

لکھ رہا ہوں۔ کوئی عرصہ دو مہینے سفر میں رہا اور پھر گھر آنے کے بعد کم از کم دو مہینے سے کچھ گھر

میں بیمار پڑا رہا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے رو بصحت ہوں اور آپ کو مطلع کر رہا ہوں

کہ بندہ نے حاصل پور جا کر چک ۶۴ میں بھائی محمد صدیق کے گھر جا کر آپ کے والدین کو

بلایا آپ کے بھائی بہنوں کو بلایا اور ملاقات کرنے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ آپ کے

والد صاحب کو وظیفہ سمجھایا وہاں کے نمبردار صاحب کو بھی وظیفہ سمجھایا۔ نہایت خوشی ہوئی دیگر

اپنے حالات سے واضح فرماویں۔ سنا ہے کہ آپ کا پتہ تبدیل ہو گیا ہے۔



دیگر ایک ضروری بات کے لیے خط لکھ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ میرا لڑکا مظہر حسین کی شادی اسی مارچ میں کروں۔ آپ اپنے آنے کی تاریخ لکھ بھیجیں تاکہ شادی تمہاری موجودگی میں کی جائے۔

دیگر اس دنیا میں مسافر ہو کر زندگی بسر کریں۔ زیادہ وقت ذکر و فکر میں گزارا کریں۔ جو وقت آپ کا صحرائے عرب میں گزر رہا ہے اس کو غنیمت شمار کریں اور اس سے خوب فائدہ اٹھائیں۔ یہاں کی سال کی عبادت اور وہاں کی ایک دن کی عبادت برابر سمجھیں۔ والسلام علی من اتبع الهدی (۱)

دیگر سب خیریت ہے۔ جملہ اہل آستانہ کی طرف سے آپ کو السلام علیکم ارسال ہیں۔

دعا گو

الفقیر محمد کرم حسین حنفی قادری

(۱) اور سلامتی اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے ﴿پ: ۱۶: ع: ۱۱﴾





## میاں گلشیر احمد کے نام

حضور قبلہ عالم کے دیرینہ دوست اور نیاز مند تھے۔ بڑے عاشق صادق اور وفادار غلام تھے۔ ملتان واپڈ میں انجینئر S.D.O کے طور پر فرائض سرانجام دیتے رہے۔ انہیں یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ ان کی اکلوتی بیٹی حضرت انخی قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب کے نکاح میں آئی۔

۱۹۹۴ء میں حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ انہیں کشف قبور کا علم و عمل حاصل تھا۔ حضور قبلہ عالم انہیں کئی مزارات پر کشف کے لیے بھیجا کرتے تھے۔ حضور نے انہیں فرمایا تھا کہ گلشیر! تمہیں ملتان ہی میں موت آئے گی جب ملازمت ختم ہونے کو آئی تو انہوں نے جھنگ شفٹ ہونے کا پروگرام بنایا۔ لیکن کہا کرتے تھے میرے حضور نے مجھے فرمایا تھا کہ تمہیں ملتان میں موت آئے گی۔ لہذا امرنا میں نے ملتان میں ہے۔ ملازمت کے آخری دنوں ملتان میں ہی دل کا دورہ پڑا۔ نشتر ہسپتال میں ۲۹ ستمبر ۱۹۹۶ء کو فوت ہوئے اور تدفین منگانی شریف میں ہوئی۔

یہ خط حضور قبلہ عالم نے حضرت انخی قبلہ کے نکاح سے تقریباً دو ہفتے قبل تحریر فرمایا اور انہیں اپنی آمد سے متعلق آگاہ فرمایا۔



مکتوب نمبر - 39

۷۸۶

آستانہ قادریہ منگانی شریف

25 جنوری 1984ء

برادر م گل شیر احمد صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واضح ہو کہ سردی کی وجہ سے طبیعت کمزور ہو گئی۔ کچھ جناب کا مکان بہت ٹھنڈا ہے اس لیے کچھ دیر کر رہا ہوں۔ اب صحت ٹھیک ہے۔ عزیزم مظہر حسین گجرات کے دورہ پر ہے۔ ۵ فروری کو آجائے گا اور انشاء اللہ عزیزۃ فروری کو ہم اپنی بیٹی عظمیٰ قادری کے ہاں پہنچ جائیں گے۔ بے فکر رہیں کسی قسم کا اندیشہ نہ کریں۔ یہاں سب خیریت ہے۔ جملہ اہل آستانہ کی طرف سے آپ کو بہت بہت السلام علیکم ارسال ہیں۔ ۱۰ فروری کو ہم کار پر بیٹھ کر تمام گھر والے حاضر ہو جائیں گے۔

والسلام

الفقیر محمد کرم حسین حنفی القادری ..... منگانی شریف





## جناب مبارک علی نثار کے نام

یہ خط نثار صاحب کو حضور قبلہ عالم نے غالباً ۲۰-۲۱ مئی ۱۹۸۳ء کو تحریر فرمایا کیونکہ انہیں 27 مئی کو موصول ہوا نثار صاحب کے خطوط میں ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ انہیں جس وقت حضور قبلہ عالم کا عنایت نامہ موصول ہوتا وہ تاریخ اور ٹائم تک اُس پر لکھ دیتے لہذا جن خطوط پر حضور قبلہ عالم نے تاریخ درج نہ فرمائی، ہمیں نثار صاحب کی تحریر سے بہت رہنمائی ملی اور مکتوبات کی ترتیب میں تاریخ کا تعین ہو سگا۔

اس خط میں حضور قبلہ عالم نے انہیں عبادات میں لذت اور خشوع پیدا کرنے کے طریقہ بتائے۔ اپنی زندگی کو اللہ اور اس کے رسول کیلئے وقف کرنے کی نصیحت فرمائی اور ان کے دل میں عبادت کے وقت جو خیالات آتے تھے انہیں دور کرنے کا حل سمجھایا اور آخر میں دربار شریف پر ایک پرائمری سکول کے اجراء کی بھی خوشخبری سنائی۔

### مکتوب نمبر - 40

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مئی 1984ء

اخى المکترم مبارک علی نثار صاحب سلمه

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مراسلہ ملا بیماری کی وجہ سے دیر سے جواب دیا جا رہا ہے۔

عزیزم! اپنی زندگی کو اللہ و رسول اور مرشد کے لئے وقف کر دو طبیعت میں سکون ہو یا حجاب



ہو دونوں حالات میں سستی سے گریز فرماویں۔ انسان کے جسم میں دو خصلتیں ہیں ایک ملکی، ایک حیوانی۔ جب انسان پر فرشتے والی خصلت عود (۱) کرتی ہے تو عبادت و ریاضت کو جی چاہتا ہے۔ جب حیوانی خصلت عود کرتی ہے تو درندوں جیسے انسان میں خیالات پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں لیکن دونوں موقع پر مرشد کا حکم مت بھولو۔ اگر سرور ہو تب بھی ٹھیک ہے اور اگر عبادت میں بے سکونی اور سستی ہو تو بھی مت چھوڑنا۔ ﴿الَّذِينَ يَعْْبُدُونَ طَوْعًا وَ كَرْهًا﴾ (۲) وہ لوگ جو خوشی اور غمی میں رب کی عبادت نہیں چھوڑتے قرآن حکیم میں ہے ﴿وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَ كَرْهًا﴾ (۳) آپ نے مسئلہ لمبا چھیڑا ہے سکون اور بے سکونی عبادت میں آتی رہتی ہے تاکہ اچھی چیز کی قدر ہو اور بری چیز سے نفرت ہو اور انسان کو پہچان بھی ہو جائے جیسے اگر رات ہو تو دن کی فضیلت تب معلوم ہوتی ہے۔ بد بودیکھے تو خوشبو کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ بھوک دیکھے تو غذا کی قدر معلوم ہوتی ہے بہر حال خدا خوش رکھے یا امتحان میں ڈال دے اس سے منہ مت پھیرنا اس کی یاد کرنا۔ ﴿وَ اذْكُرْ وَاللَّهِ كَثِيرًا الْعَلَمُ تَفْلِحُونَ﴾ (۴) اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم نجات پا جاؤ۔

دیگر ایک پرائمری سکول تیرے مرشد خانہ پر مزید جاری ہو گیا ہے آپ کو مبارک ہو۔ اب ایک شعبہ حافظ قرآن، ایک شعبہ پرائمری سکول، ایک شعبہ ناظرہ قرآن اور سب سے بڑا شعبہ اہل شریعت و طریقت کی آمد و رفت یہ سب توفیق ایزدی سے ہو رہا ہے۔

مارچ میں آپ نے لنگر غوثیہ کی جو خدمت کی اللہ کریم جزائے خیر عنایت فرماوے جملہ اہل آستانہ کی طرف سے آپ کو السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ ارسال ہیں۔

والسلام

کرم حسین فقیر قادری منگانی شریف



۱۔ مُراجعت۔ لوٹنا

۲۔ غالباً یہ کسی حدیث مبارک کے الفاظ ہیں۔

۳۔ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے خواہ مجبوری سے ﴿پ ۱۳: ۸۷﴾

۴۔ ﴿پ ۲۸: ۱۲۷﴾





## ملک محمد ربینواز صاحب کے نام

موضع کھودے ضلع چکوال کا رہنے والا یہ تعلیم یافتہ اور پُر خلوص عقیدت مند اعوان خوش قسمتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ آجکل PIA کراچی میں بطور انجنیر فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ملک صاحب کو سفرِ حجازِ مقدس میں حضور قبلہ عالم کا ہم سفر اور ہمراز بننے کا شرف حاصل ہوا۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کے روضہ انور پر حاضری کے دوران حضور قبلہ عالم کی کیفیات و جذبات و احساسات اور نگاہِ ولایت کے مشاہدات کو سر اور دل کی آنکھوں سے دیکھنے کا شرف بھی انہیں کا مقدر ہے جن کا اظہار انہوں نے ”سفرِ حجاز“ کے نام سے ایک کتابچہ میں بڑے احسن پیرائے میں کیا ہے۔ ملک صاحب کے ساتھ حضور قبلہ عالم کا انتہائی محبت و شفقت کا تعلق تھا۔ یہ حضور کے دستِ بیعت ہونے کا واقعہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں۔ ایامِ شباب میں جب مجھے کسی کامل مرشد کی بیعت کرنے کا اشتیاق ہوا تو میں نے مشہور و معروف درباروں کی ایک لسٹ بنائی کہ ان سب کے پاس جاؤں گا۔ جہاں دل مطمئن ہو اوہیں مرید ہو جاؤں گا۔ چنانچہ اس ارادے سے ایک دربار پر تین دن رہا لیکن دل مطمئن نہ ہوا واپسی پر سیال شریف جانے کا قصد کیا۔ اتفاق سے جناب حافظ عبدالغفور صاحب جھنگ جا رہے تھے میں اس نیت سے ان کے ساتھ چلا کہ سرگودھا سے جھنگ جاتے ہوئے سیال شریف اتر جاؤں گا لیکن سرگودھا پہنچے تو پتہ چلا کہ بارش کے باعث براستہ سیال شریف جھنگ روڈ بند ہے اس لیے ہم بذریعہ ٹرین جھنگ آ گئے۔ حضور قبلہ عالم ان دنوں بلوآ نہ شریف میں قیام پذیر تھے۔ موسم گرما ۱۹۷۱ء کا زمانہ تھا۔ بلوآ نہ شریف میں ہماری پیر سخی حسین صاحب سے ملاقات ہوئی جن سے میرا بچپن کا یارانہ تھا۔ بڑی خوشی ہوئی۔ پھر حضور قبلہ عالم کی زیارت ہوئی۔ حضور کی سیاہ ریش مبارک کانوں کی لوتک زلفیں انتہائی نفیس طبع اور پُر جلال چہرہ تھا دیکھتے ہی میرے دل میں محبت و کشش نے جنم لیا میں نے دل میں فیصلہ کیا کہ انہیں کا مرید



ہوتا ہوں۔ رات ہوئی حالتِ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک تاحد نگاہ لمبی ٹرین  
 لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے اور بڑی تیز رفتاری کے ساتھ جا رہی ہے۔ اس کا درمیانی  
 ڈبہ اونچا اور اونٹ کے کوہان کی طرح کا ہے جس پر حضور قبلہ عالم تشریف فرما ہیں۔ آپ فرما  
 رہے ہیں کہ ٹرین جنت جا رہی ہے جس نے جانا ہے آ جاؤ۔ میرے دل میں بھی سوار ہونے  
 کی خواہش ہوئی لیکن زیادہ رش کے باعث سوار ہونے سے قاصر رہا۔ حضور نے میری طرف  
 دیکھتے ہوئے فرمایا کیا تم نے جنت میں جانا ہے؟ عرض کی حضور جانا تو ہے لیکن سوار کیسے ہوں  
 ۔ آپ نے اپنا دستِ انور بڑھایا بازو مبارک اتنا طویل ہو گیا کہ مجھے اوپر کھینچ کر ٹرین میں  
 بٹھالیا۔ چنانچہ صبح ہوئی تو میں نے عرض کی حضور! مجھے اپنا غلام بنا لیں فرمایا تم ابھی زیرِ تعلیم ہو  
 تعلیم مکمل کر لو پھر مرید کریں گے میں نے اصرار کیا تو فرمایا ابھی اور فقیروں کے دربار بھی  
 دیکھ لو۔ میں نے عرض کی حضور میں نے جسے دیکھنا تھا دیکھ لیا۔ فرمایا چھوٹا سبق یعنی یا شیخ عبد  
 القادر جیلانی شیناً للصبح اور عشاء کی نماز کے بعد دس مرتبہ گیارہ یا اکیس دن تک وظیفہ کرو اگر  
 تمہیں حضور غوث الاعظم کی زیارت ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ ہمارے پاس مت آنا۔ نہ ہم  
 تیرے پیر اور نہ تم ہمارے مرید۔ لیکن جناب حافظ عبد الغفور صاحب نے عرض کی جناب  
 مہربانی فرمائیں یہ اپنا بیٹا ہے اسے بڑا وظیفہ یعنی وظیفہ قادر یہ بتائیں۔ آپ نے فرمایا اگر بڑا  
 سبق لینا ہے تو جمعہ شریف تک یہیں رہے۔ اس دن پیر تھا میں جمعہ تک دربار شریف پر رہا  
 چنانچہ جمعہ شریف کے دن حضور نے میاں ماچھیا سے فرمایا کہ مجھے بڑا سبق یعنی وظیفہ قادر یہ  
 سمجھائیں۔ یہ سبق لیکر میں سرگودھا چلا گیا گھر آیا تو تین دن تک متواتر بخار رہا لیکن دورانِ  
 خرابی اور قلبی سکون نصیب ہوا پھر زندگی بھر ایسا سرور نہیں ملا۔ حضور قبلہ عالم کو جب  
 کسی نے بتایا تو فرمایا کہ یہ نام پاک کا اثر ہے نام پاک کسی کسی پر اثر کرتا ہے۔ حجاز مقدس  
 جانے کا اشتیاق حضور قبلہ عالم کو ایک عرصہ سے بے چین کیے رکھتا تھا۔ دیار حبیب کریم میں  
 حاضر جناب کی ایک دیرینہ آرزو تھی۔ اسی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے دسمبر



۱۹۸۴ء میں حضور نے ملک صاحب کو یہ خط تحریر فرمایا اور دو عمرہ ویزہ کی کوشش جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔

### مکتوب نمبر-41

محترم برادر محمد بنواز ملک صاحب سدا خوش رہو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس جگہ خیریت ہے آپ کی خیریت از درگاہ رب العزت مدام نیک مطلوب احوال آنکہ دیار حبیب کریم ﷺ جانے کا اشتیاق ہمیشہ بے چین کیے رکھتا ہے ساتھ ساتھ مجھے بیماری کمزوری کسمپرسی کا بھی پورا پورا احساس ہے۔ آپ سے اگر کچھ ہو سکے تو کوئی معجزہ کر دکھلائیں۔ اللہ کریم تم جیسے نیک آدمیوں کی مساعی کو قبول فرماتا ہے برائے مہربانی عمرہ ویزے کی کوشش جاری رکھیں۔

ع      اگر قبول افتد زہے عز و شرف (۱)

دو عدد ویزے کی ہمت کریں۔ پیسے ہم اسی وقت جمع کرانے کو تیار ہیں۔

دیگر سب خیریت ہے جملہ اہل آستانہ کی طرف سے آپ کو بہت السلام علیکم ارسال ہیں۔

دعا گو

فقیر محمد کرم حسین حنفی القادری

(۱) اگر قبول ہو جائے تو بڑی عزت و شرف ہوگا۔



## ملک محمد ربنواز صاحب کے نام

ملک صاحب کے نام حضور قبلہ عالم کا یہ دوسرا خط تھا جس میں حضور نے عمرہ شریف کے جملہ اخراجات سے متعلق جامع تفصیل طلب فرمائی۔ علاوہ ازیں ضروری کاغذات کے متعلق بھی استفسار فرمایا۔ یہ بھی تحریر فرمایا کہ میں عمرہ شریف کے لیے آپ کو ساتھ لے جانا چاہتا ہوں چونکہ آپ PIA میں ملازم ہیں اگر محکمہ والے تمہیں کچھ رعایت دیں تو بقیہ تمام خرچہ میں برداشت کروں گا۔ مزید تفصیلات سے جلد از جلد آگاہ کریں۔

## مکتوب نمبر - 42

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

14-1-85

محترم برادر ملک محمد ربنواز قادری سلمکم اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام شتمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسرت نامہ ملا پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ آپ کو بہت بہت دعائیں دیتا ہوں۔ بزائے مہربانی ذرا تفصیل سے خط لکھا کریں تاکہ ہمیں تیاری مکمل کرنے میں دیر نہ ہو جائے۔ آپ پہلی فرصت میں یہ لکھیں کہ مثلاً ویزہ خرچہ پندرہ سو روپیہ ہو تو جدہ کا کرایہ ہمیں کتنا بھیجنا چاہیے۔ پاسپورٹ، فٹنس، میڈیکل سرٹیفکیٹ کا کتنا خرچہ ہوگا۔ شناختی کارڈ اصلی بھیجیں یا نقل سے کام چل جائے گا۔

مثلاً ہم دو آدمی دیار حبیب جا رہے ہیں ہمارا کراچی سے جدہ اور پھر جدہ سے کراچی آمد و رفت کا ٹکٹ کتنے روپے میں ملے گا۔ دو عدد پاسپورٹ جو ہم بھیجیں گے ان پر کتنا خرچہ آئے



گا جیسا کہ ویزہ خرچہ ہم دونوں کا تین ہزار (۳۰۰۰) روپے بنتا ہے۔ اس طرح تفصیل کے ساتھ خط لکھیں تاکہ ہم ایک مہینہ کے اندر اندر یہ رقم آپ کو بھیج سکیں۔ مہربانی ہوگی۔ دیگر اگر میں آپ کو اپنے ساتھ عمرہ کے لیے لے جاؤں تو آپ کا کتنا خرچہ آئے گا۔ PIA سے تفصیلات معلوم کر کے بھیجیں۔ اگر وہ آپ کو ٹکٹ میں کچھ سہولت دیں تو بقیہ خرچہ میں آسانی سے کر سکتا ہوں یہ بھی میری طرف لکھیں۔ باقی سب خیریت ہے یہاں سے میرے ساتھ حاجی ملک احمد بخش آئے گا۔ جملہ اہل خانہ کو دعائیں و سلام

دُعا گو

الفقیر محمد کرم حسین حنفی القادری منگانی شریف





## ملک محمد رب نواز صاحب کے نام

عمرہ شریف کے سلسلہ میں ملک صاحب کے نام یہ تیسرا خط ہے جس میں حضور قبلہ عالم نے ویزہ اور ٹکٹ کے لیے رقم ارسال فرمائی اور مزید رقم کی ضرورت کے پیش نظر انہیں جلد مطلع کرنے کا ارشاد ہوا۔ چونکہ ملک صاحب حضور کے ساتھ جا رہے تھے لہذا انہیں جلد از جلد PIA سے چھٹی لینے اور تیار رہنے کا حکم فرمایا۔

### مکتوب نمبر-43

منگانی شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

3-3-85

محترم برادر محمد رب نواز خان ملک سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم

کے بعد واضح ہو کہ اس جگہ خیریت ہے اور آپ کی خیریت از درگاہ رب العزت مدام نیک خواہ ہوں۔

آپ کا خط ملا آپ کے کہنے کے مطابق گیارہ ہزار روپیہ حاضر خدمت ہے۔ جلدی جلدی اپنا ویزہ اور میرا ویزہ بنوا کر حجاز مقدس جانے کا قصد فرمائیں۔ اگر ہو سکے تو اسی ماہ مارچ میں ہم کو دیار رسول ﷺ میں پہنچنا چاہیے۔ مہربانی ہوگی۔ تفصیل اس طرح ہے کہ آٹھ ہزار روپیہ ٹکٹ کے لیے اور تین ہزار روپیہ ویزہ دو عدد کے لیے خرچہ ہے۔ دیگر اگر کوئی اور خرچہ ضرورت ہو تو مطلع کریں۔ میرے ساتھ صرف آپ جائیں گے اس لیے جلدی جلدی چھٹی



لے کر تیاری کریں اور میری طرف تاریخ لکھیں کہ میں کب کراچی تیار ہو کر آ جاؤں  
تفصیل سے لکھ بھیجیں۔

والسلام

دعا گو

فقیر محمد کرم حسین حنفی قادری

منگانی شریف۔ جھنگ





## ملک محمد ربنواز صاحب کے نام

عمرہ شریف سے واپسی پر حضور قبلہ عالم نے ملک صاحب کو مبارکباد اور شکر یہ کے ساتھ یہ خط تحریر فرمایا۔ ملک صاحب نے حجاز مقدس میں حضور کی بہت خدمت کی۔ شب و روز تعمیل حکم کے لیے دست بستہ حاضر رہے۔ ان کی خدمات کے پیش نظر فرمایا اللہ کریم آپ کو سو (۱۰۰) عمرہ کا اجر عطا فرمائے اور انہیں نیک تمنائیں اور ڈھیروں دعائیں ارسال فرمائیں۔

## مکتوب نمبر - 44

نَحْمَدُهُ، وَ نُصَلِّي عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

از ملتان شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

5-6-85

میرے ہمسفر انجی المعتمر جناب معتمر صاحب

ملک محمد ربنواز فی مقعد صدق عند مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ (۱)

از طرف فقیر پر تقصیر محمد کرم حسین حنفی قادری

آپ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از بصد مبارک عمرہ و زیارت نہایت نیک تمنائیں آپ کو ارسال

ہیں۔ پھر دوسری خوشی کہ آپ نے ہمارے ساتھ مل کر یا ہم نے تمہارے ساتھ مل کر سعادت

عمرہ حاصل کی۔ آپ نے عمرہ کے ساتھ ساتھ جو خدمت کا بار گراں اٹھایا اور ہماری معذوری

کو سہارا دیا آپ کو ۱۰۰ عمرے کا صلہ ملنا چاہیے اس لیے آپ بہت بڑے معتمر ہیں۔ جزاک

اللہ تعالیٰ فی الدارین۔



یہاں تمام اہل آستانہ کی طرف سے آپ کو السلام علیکم ارسال ہیں۔ وہاں  
 پر میری بہو بیگم گل زردہ، فاطمہ، عصمت بی بی، محمود حیدر، منصور حیدر، ملک حق نواز، چھوٹی  
 منی کا نام بھول گیا ہوں (نازیہ) عزیزم جاوید اقبال صاحب کو بہت بہت السلام علیکم  
 ارسال ہیں۔ ملک شیر باز اینڈ برادران، بھائی خالد اینڈ سوسائٹی سب کو السلام علیکم ارسال  
 ہیں۔

والسلام

الفقیر محمد کرم حسین حنفی قادری

میں فی الحال نشتر کالج ملتان میں زیر علاج ہوں۔ عنقریب گھر واپس چلا جاؤں گا۔

چھوڑ آیا ظہوری میں دل و جان مدینے میں

اب جینا یہاں مجھ کو دشوار نظر آئے

(۱) سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور ﴿پ ۲۷: ۱۰۶﴾





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

حضور قبلہ عالم نے ستمبر ۱۹۸۵ء کے سالانہ عرس شریف کے بعد یہ خط ارسال فرمایا۔ اور عرس کی تقریبات کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ یہی وہ عرس مبارک تھا جس پر حضور نے تاریخی، وجدانی اور روحانی خطاب فرمایا تھا۔

### مکتوب نمبر 45

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محترم المقام الحاج محمد مبارک علی نثار صاحب سلمہ

وعلیکم السلام ثمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا نوازش نامہ کاشف احوال ہوا بڑی خوشی ہوئی۔ ابھی ابھی

15-9-85 کو عرس مبارک تھا۔ آپ کا بھائی محمد دین، آپ کے بچے، بھائی سراج دین

، بھائی محمد صدیق شریک عرس تھے۔ ماشاء اللہ اس دفعہ عرس بہت اچھا ایمان افروز ثابت ہوا

۔ تمام مریدین نے کلمہ، نماز، نفی اثبات، پاس انفاس کرنے کا حلف دیا۔ اللہ تعالیٰ نصیب

کرے۔

آپ کا خواب اچھا اپنے جسم کے سنٹر یعنی قلب سے خوبصورت چیزیں کھاؤ یعنی اسم اعظم

تصور شیخ، محبت رسول وغیرہ وغیرہ۔

یہاں جملہ اہل دربار کی طرف سے السلام علیکم ارسال ہیں۔ عزیز مہنہ حسین انگلینڈ چلا گیا

ہے۔ اس دفعہ حج کر کے واپس گھر آ جائے گا۔ دیگر سب خیریت ہے باقی اپنے گاؤں کا پانی

ضرور ٹیسٹ کرائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب آپ کے بچے سعودی عرب چلے



گئے تو پھر انشاء اللہ ہم بھی ایک چکر حجاز مقدس کا لگائیں گے۔

ع      اگر قبول افتد زہے عز و شرف (۱)

دیگر زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے نفی اثبات، پاس انفاس، تصور شیخ، نماز، روزہ، کلمہ ہر سانس سے جاری رہے۔

والسلام

الفقیر کرم حسین حنفی القادری منگانی شریف

(۱) اگر قبول ہو جائے تو بڑی عزت و شرف ہوگا۔





## پیر سخی حسین صاحب کے نام

حضور قبلہ عالم کے سب سے بڑے بھانجے، صادق الیقین مرید، اور خصوصی تعلیم و تربیت کے حامل، ڈرویشِ کامل ہیں۔ حضور کی معیت و خدمت میں انہوں نے ایک طویل عرصہ گزارا۔ بچپن سے لے کر جوانی تک حضور نے انہیں اپنی نگہداشت میں رکھا اور خرقة خلافت سے سرفراز فرمایا۔ پیر سخی حسین اس قدر خوش نصیب انسان ہیں کہ انہیں حضور حافظ پاک ”گود میں بٹھاتے، پیار کرتے اور سینہ پر لٹا کر دعائیں دیتے۔ حضور حافظ پاک کو اس نواسے سے اس قدر محبت تھی کہ گود میں بٹھا کر ان کے جسم کے ایک ایک عضو پر ماہیے بناتے اور بطور دل لگی پڑھتے جاتے۔ ان میں سے ایک ماہیا تو بڑا مشہور ہے۔

سخی دا پیرا ہووے۔ جہاں دیاں تے سخی وَ سے اُنہاں دیاں تے خیر ہووے  
 پیر سخی حسین خود بتاتے ہیں کہ مجھے بچپن سے حضور قبلہ عالم سے والہانہ عقیدت و محبت تھی اور میں ایک لمحہ بھی آپ کو دیکھے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ صبح سے لے کر شام تک حضور کی مجلس میں رہتا اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل کرتا۔ ایک دفعہ میں بالکل چھوٹا تھا۔ پہلی دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ حضور اگر میرے دل کو دیکھ رہے ہیں اور واقف ہیں تو مجھے ابھی فرمائیں کہ میں آپ کے لیے پانی کا گلاس لے آؤں۔ یہ خواہش کرنے کی دیر تھی کہ حضور فوراً پیچھے مڑ کر میری طرف دیکھ کر مسکرائے۔ اور فرمایا اچھا ٹھیک ہے جاؤ پانی کا گلاس لے آؤ۔

بلوآنہ شریف میں حضور ایک مدت تک مسجد میں ہر شب اعتکاف میں گزارتے۔ مجھے حکم تھا کہ میرا اور اپنا بستر لے آؤ۔ ہم رات مسجد ہی میں ٹھہرا کریں گے۔ مسجد کے ایک کونہ میں حضور کے لیے بستر بنا دیا جاتا اور دوسرے کونے میں میرا بستر ہوتا۔ میں تو رات کو سوتا جاگتا رہتا لیکن حضور تمام رات بیدار رہتے اور ایسا ایسا کلام فرماتے جو میری سمجھ سے باہر ہوتا۔ کبھی کبھی ایسا لگتا کہ کوئی روحانی طور پر آپ سے ہم کلام ہے یا آپ کسی سے کلام فرما رہے ہیں۔



حضور بلوآنہ شریف سے منگانی شریف ہجرت کر آئے تو پیر سخی حسین بھی ساتھ آ گئے۔ اور ہمیشہ حضور کی رفاقت کو سعادت سمجھا۔ حضور کے خاندان میں سے سب سے زیادہ خدمت کا شرف انہی کو حاصل رہا۔ جس طرح انہوں نے حضور کی خدمت اور غلامی میں کمی نہ چھوڑی اسی طرح حضور نے بھی ان کو نوازنے میں کوئی کسر نہ رہنے دی۔

برادر م پیر سخی حسین صاحب کو شاعری سے بھی ایک عرصہ شغف رہا۔ اپنے مرشد و مربی حضور قبلہ عالم منگانوی کی محبت و الفت میں مخمور کافیاں، رباعیات اور سی حرفی کے انداز میں اپنے ذوق کی تسکین کرتے تھے۔ بطور نمونہ دو رباعیات درج کی جاتی ہیں۔

میتھے کرم کریں سوہنا کرم سائیں کرم باجھ پئی جند تر ساوندی اے  
 کرم کرم کرساں جاں تائیں جیوساں میں کرم باجھ نہ کائی شے بھاوندی اے  
 جھب ملیں او میر یا کرم ماہی تیری سک پئی نت سکا وندی اے  
 ہو یا سخی حسین بے چین یار تیری تاہنگ پئی جان جلا وندی اے

رہساں میں غلام مدام تیری نام تیرے داورد پکاوساں میں  
 رہسی سر میرا تیرے جوڑیاں تے سوہنا کدی وی سر نہ چاوساں میں  
 میرے گل مالا تیرے نام والی سدا گاون پیادے گاوساں میں  
 سگ سخی حسین سوہنے یار سندا بوہے یاردے بھج بھج آوساں میں

حضور کے زمانہ میں بچپن سے لے کر منگانی شریف قیام تک لنگر شریف کا مکمل انتظام انہی کے سپرد تھا۔ ڈرویشوں کا قیام و طعام ان کی خدمت اور ان کے ساتھ مجلس کی ذمہ داری بھی انہوں نے خوب نبھائی۔ جمعہ شریف پر تقریر بھی اکثر و بیشتر یہی کرتے۔ عصر کے وقت فیض سبحانی پڑھتے جس کی تشریح و توضیح حضور قبلہ عالم خود فرمایا کرتے۔ آپ حضور کی بے شمار کرامتوں کے چشم دید گواہ ہیں۔ ۱۹۸۵ء میں قبلہ پیر زادہ محمد امداد حسین صاحب کے



بے حد اصرار پر حضور قبلہ عالم نے انہیں برطانیہ بھیج دیا اور تا حال وہیں مقیم ہیں۔ حج بیت اللہ اور کئی مرتبہ عمرہ شریف کی سعادت سے بہرہ ور ہیں۔ حضور قبلہ عالم نے وصال سے چند ہفتے قبل پیر سخی حسین صاحب کا ہاتھ حضرت انخی قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب کے ہاتھ میں پکڑایا اور فرمایا مظہر حسین ایک وقت آئے گا کہ تیرے خاندان والے تجھے کہیں گے کہ تو سخی حسین کو چھوڑ دے لیکن تو کبھی سخی حسین کو نہ چھوڑنا پھر سخی حسین کو مخاطب کر کے فرمایا اگر تجھے مظہر حسین پر جان بھی قربان کرنی پڑے تو دریغ نہ کرنا۔ ہر سال بڑے عرس مبارک پر اپیشل برطانیہ سے منگانی شریف آتے ہیں اور تقریباً ایک ماہ دربار شریف پر رہتے ہیں۔ آج بھی ان سے حضور قبلہ عالم کی تعلیم و تربیت کی روح پرور خوشبو آتی ہے۔ پیر سخی حسین صاحب کے برطانیہ جانے کے بعد حضور قبلہ عالم کا پہلا خط جو کہ ان کے ساتھ آپ کی محبت و شفقت کو آشکار کرتا ہے۔ حضور نے اس خط میں انہیں علم و عمل کا ایک جامع درس دیا ہے۔



## مکتوب نمبر - 46

نَحْمَدُهُ، وَ نُصَلِّي عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فقیر کرم حسین حنفی قادری

حال ساکن ملتان شریف

25-12-85

برخوردار نور جان عزیز از جان سخی حسین نور العین حافظ گل محمد رحمۃ اللہ علیہ

اسعدک اللہ تعالیٰ فی العالمین فی الدنیا و فی الدین۔ آمین ثمة آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شاید کافی دنوں بعد آپ کو مخاطب ہو رہا ہوں جس کی وجہ علالت ہے لیکن دل میں اس بیماری کا کوئی اثر نہیں دل میں آپ کی حاضری ہر وقت موجود ہے۔ القلب یهدی الی القلب (۱) رب ورسول ﷺ آپ کو دین و دنیا کی حسنات طیبات سے مالا مال فرمائے گا یہ دعا میری طرف سے بھی اور تیرے نانا جان نے تجھ کو اپنے سینے پر کھڑا کر کے یہ دعا دی تھی جو ضرور بر ضرور بفضل خدا ورسول ﷺ پوری ہو کر رہے گی آپ کسی قسم کا فکر نہ کیا کریں۔

میرے لیے اللہ رسول مرشد و والدین کے بعد پیارے بیٹوں کی جگہ علامہ امداد حسین ہیں وہ بچپن سے خوش نصیب انسان تھے۔ پڑھائی میں بی اے تک اُس نے میری نافرمانی نہیں کی جس مدرسہ یا کالج میں دھکیل دیتا ہے چون و چرا حکم مان کر روانہ ہو جاتا۔ بی اے کے بعد وہ خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو گیا۔ اس کا ستارہ اور اقبال بلند تھا اور آئے دن ترقی کرتا گیا۔ اب علامہ صاحب کے متعلق تو میں یہ کہتا ہوں کہ نہ وہ میرے بیٹے ہیں اور نہ بھائی ہیں بلکہ ایک نہایت کریم النفس اور میرے سے باطنی حالات میں



پاکیزہ ہیں سبقت لے گئے ہیں مجھے بہت خوشی ہے۔

اس کے بعد باقی لوگ جو ہیں ان میں سرفہرست سخی حسین اور بس سخی حسین ہے میں تم کو اپنا سب سے پیارا فرزند سمجھتا ہوں اور انشاء اللہ یہ ایک حقیقت ہے دعا کرتے رہا کریں اللہ تم کو میرے دل میں اسی مقام پر رکھے۔ آپ میرے صرف فرزند نہیں سب کچھ ہیں۔ ہمارے مذہب کی طریقت و حقیقت کا علم آپ کو دے دیا گیا ہے اب قدرت نے شریعت و عمل حاصل کرنے کے لیے آپ کو اپنے چھوٹے ماموں جان علامہ صاحب کے پاس بھیج دیا گیا ہے ان کی خدمت کریں شریعت کے عوائل سیکھیں میری طرح ان کی عزت کریں حق تعالیٰ نے وہاں آپ کو ہدایت دین اور

(۲) ﴿فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ﴾ (سورہ جمعہ)

یعنی رزق اور ہدایت کے لیے ایک سنہری موقع دیا ہے اس کو ہاتھ سے نہ جانے دیں یہ اللہ کا خاص فضل ہے۔

حق تراگرد ہدایت دیں

بندہ را اجتہاد باید کرد

اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے دین و دنیا کی ہدایت دی ہے تو بندہ بن کر اس میں اجتہاد اور سوچ سمجھ سے کام لینا۔

(۱) دین کے متعلق مذہب حنفی شریعت سیکھو اور طریقت میں مسلک قادری پر کار بند رہو۔

(۲) دنیا کے متعلق آپ کے اوپر ایک بہت ذمہ داری ہے آپ کو جو کچھ رقم حاصل ہو اس کو ہرگز ضائع خرچ نہ کریں کپڑوں کی کوئی ضرورت نہیں پیسے وہیں جمع کرتے رہو آپ کو وہاں چادر قمیض بھیجنے کے لیے نہیں بھیجا گیا میرے پوچھے بغیر کو آپ کو ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کرنا چاہیے۔ آپ کو اگر وہاں قدرت ۵ سال بھی رہنے کا موقع دے تو درلغ ہرگز نہ کریں میں نے یہاں جس مدرسے کی بنیاد رکھی ہے میرے بعد مجھے اللہ اور رسول کے بعد صرف مظہر



حسین اور سخی حسین پر بھروسہ ہے آپ کے پاس اتنی رقم ہو کہ آپ کسی کے دستِ نگر نہ ہوں اپنی آ کر زمین خرید سکیں جس سے آپ کے بال بچوں کا بھی گزارا ہو سکے اور کچھ درس کی خدمت بھی ہوتی رہے۔ کبھی مریدوں کی طرف نہ دیکھنا پڑے۔

(الکاسب حبیب اللہ) (۳)

اب نور حسین، کرم حسین، گل فردوس کی قبریں شاید منگانی شریف میں بنے گئیں ہماری قبروں کے اوپر قرآن پڑھانے کے لیے آپ کو اتنے لمبے سفر پر بھیجا گیا ہے خدا نخواستہ اگر فوری ملاقات کی ضرورت پڑ بھی جائے تو بندے کے پاس پیسہ ہو تو وہ دن میں یہاں آ کر مل سکتا ہے۔ میں علامہ صاحب کو آپ کی سفارش کروں گا وہ آپ کو تنخواہ کے علاوہ اپنے بزنس میں بھی کچھ حصہ دار بنالیں گے لیکن سب سے پہلے یہ سمجھیں

﴿قُلْ إِنْ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (۴)

میرے آقا مدنی تاجدار تجارت کے لیے شام کے ملک تک چلے جایا کرتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس سال بھیڑیں چرائیں اپنے پیر و مرشد یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی۔ آپ بھی محض دین کی خاطر اپنے ماموں جان علامہ صاحب کی نوکری کریں اور فرمانبردار بیٹے بن کر دکھائیں۔

**لطیفہ :-** حضرت سری سقطی اور جنید بغدادی ماموں بھانجا تھے، حضرت بابا فرید اور علی احمد صابر ماموں بھانجا تھے۔ تم اور ہم بھی ماموں بھانجا ہیں دیکھو لاج رکھنا۔

والسلام

فقیر کرم حسین عفی عنہ

(۱) دل کو دل کی طرف سے راہ ہوتی ہے۔

(۲) پس زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ ﴿پ ۲۸: ۱۲۴﴾



(۳) محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔ ﴿الحدیث﴾

(۴) فرمادیجئے بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مناسب اللہ کے لیے ہے جو رب سارے

جہان کا ہے ﴿پ ۸: ۷۷﴾





## پیر جاوید اقبال صاحب کے نام

حضور قبلہ عالم ملتان میں زیر علاج تھے کہ آپ کو برادر م پیر جاوید اقبال کی ایف اے میں کامیابی کی خبر موصول ہوئی۔ حضور نے بطور مبارک باد یہ چند حروف لکھ کر ایک ڈرویش کے ہاتھ انہیں ارسال فرمائے۔

### مکتوب نمبر-47

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

برخوردار نور العین محمد جاوید اقبال طول عمرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نیا سال آپ کی بلندیوں اور خوشیوں کا سال ہو انشاء اللہ تعالیٰ مبارک

صد مبارک۔ ایف اے کی مبارک باد ہو دیگر سب خیریت ہے جملہ احباب کو السلام علیکم۔





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

حضور قبلہ عالم نے ملتان سے مبارک صاحب کو گھر کے ایڈریس پر یہ خط ارسال فرمایا کیونکہ ان دنوں مبارک صاحب کی پاکستان آمد متوقع تھی۔ آپ میاں گل شیر احمد کے مکان پر تھے۔ اور وہاں علاج کروا رہے تھے حضور نے اپنے مکان کا پتہ اس انداز میں لکھا کہ آنے والا بن پوچھے سیدھا مکان پر چلا آئے۔

### مکتوب نمبر - 48

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اخى المکرم راسخ العقیدہ حاجی محمد مبارک علی نثار صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نیا سال آپ کو اللہ رسول کی طرف سے بلند یوں اور خوشیوں کا سال

ہو۔ آمین

آپ نے خیریت نامہ میں فرمایا تھا کہ میں ۱۱ جنوری کو چھٹی پر آؤں گا اگر آئیں ہمیں ملاقات سے نوازیں۔ میں جنوری اور فروری کا مہینہ ملتان شہر میں ہوں یہاں کچھ علاج کروا رہا ہوں۔ میرے مکان کا علم بھائی سراج الدین کو ہے ان کو ساتھ لے لیں ورنہ ملتان چھاؤنی اسٹیشن کے ساتھ بجلی گھر میپکو ہے جس کا نام تھرمل پاور اسٹیشن ملتان کینٹ انجینئر گل شیر احمد کوئل کر فقیر کرم حسین کو بیس دفتر ۹ بجے سے تین بجے تک کھلا رہتا ہے نہیں تو اس کا مکان



میسکو بجلی گھر سے سیدھا ڈبل پھانک وہاں پرانا شجاع آباد روڈ چوکی پولیس پر اتریں  
 وہاں پہلی گلی نمبر الطیف آباد میں آ جائیں سب سے آخری مکان جس کے آگے گلی کے  
 چوک میں ایک بہت بڑا بجلی کا ٹرانسفارمر نصب ہے وہاں اس کا مکان ہے جس وقت آویں  
 یہاں ملاقات ہو سکتی ہے۔ باقی عند الملاقات انشاء اللہ میری طرف سے بھائی محمد یوسف  
 ، بھائی محمد دین ، بڑے میاں نواب دین جملہ اہل خانہ کو السلام علیکم ہر چھوٹے بڑے کو نماز کا  
 تحفہ قبول ہو۔ اس خط کا جواب پہنچتے ہی ارسال کریں۔

والسلام

الفقیر محمد کرم حسین قادری

معرفت صوفی گلشیر احمد انجنیر تھرمل پاور اسٹیشن ملتان کینٹ ملتان





## میاں غلام رسول صاحب کے نام

حضور قبلہ عالم کامیاں صاحب کے نام آخری خط جسمیں نیکہ دولتانہ والوں کے سامان کے متعلق حضور نے انہیں آگاہ فرمایا۔

### مکتوب نمبر - 49

۷۸۶

2-4-86

محترم المقام قبلہ چچا جان جد مجددہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب کی بڑی مہربانی سے وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے  
کل پرسوں تک سامان کے متعلق آپ کو بذریعہ خط مطلع کر دیں گے دیگر سب خیریت

ہے۔

والسلام

الفقیر محمد کرم حسین حنفی القادری





## درویشان کوٹ بلوچ کے نام

میاں نذیر احمد نمبر دار:-

کوٹ بلوچ ضلع منڈی بہاؤ الدین میں رہائش پذیر رقم السطور کے حقیقی ماموں اور حضور قبلہ عالم کے دیرینہ عقیدت مند۔ حضور کی ان پر بڑی شفقت اور نگاہ تھی۔ آپ نے ان کی تعلیم و تربیت خصوصی انداز سے فرمائی۔ یہ حضور کے بڑے عاشق زار اور جاں نثار غلام ہیں۔ آج بھی جب حضور کا تذکرہ کرتے ہیں تو آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ بعد ازاں حضور نے انہیں خرقة خلافت سے نوازا۔ تو لوگوں کی ایک کثیر تعداد ان کی دست بیعت ہوئی۔ اس قدر قربت داری کے باوجود ان کی تواضع اور عجز و انکساری میں کبھی فرق نہ آیا۔ حضور نے انہیں حکم فرمایا کہ گاؤں کی آبادی چھوڑ کر اڈا ۸۱۔ آر۔ ڈی کے نزدیک اپنی زرعی زمین پر منتقل ہو جاؤ۔ ان دنوں یہ جگہ نہایت غیر آباد اور ویران تھیں۔ تمام رشتہ داروں نے بارہا منع کیا لیکن انہوں نے کسی کی ایک نہ سنی اور وہاں پر منتقل ہو گئے۔ حضور قبلہ عالم کی دعا سے وہ ویرانہ اس قدر آباد ہوا کہ گاؤں سے بھی اس کی آبادی بڑھ گئی۔ اب اردگرد کالونیوں کی وجہ سے شہر کا گماں ہوتا ہے۔ وہاں پر انہوں نے حضور کے حکم سے ایک جامع مسجد تعمیر کی اور اس جگہ کا نام ”آستانہ قادر یہ کرم آباد“ رکھا۔

چوہدری بشیر احمد نمبر دار:-

مارتھ فیملی سے تعلق رکھنے والے یہ صادق الیقین درویش حضور قبلہ

عالم کے ساتھ بچپن سے منسلک عقیدت مند اور بڑے مخلص مرید ہیں۔ حضور سے والہانہ محبت و عقیدت ان کی رگ و جاں میں بسی ہوئی ہے۔ حضور نے انہیں حکم فرمایا کہ غریب درویشوں کا ہمیشہ خیال رکھنا۔ انہوں نے یہ ڈیوٹی آج تک فرض عین کی طرح نبھائی ہے۔ زندگی کے نشیب و فراز ہوں یا نا مساعد حالات ان کے اخلاص و ارادت میں کبھی فرق نہیں



آیا۔

## میاں غلام علی قادری :-

حضور قبلہ عالم انہیں عرف عام میں محمد علی کہا کرتے تھے۔ بڑے عاشق صادق اور جانثار عقیدت کیش تھے۔ حضور سے محبت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی آپ کا تذکرہ کرتے تو گھنٹوں روتے کبھی ان کی آنکھوں سے آنسو خشک نہ ہوتے۔ بظاہر بالکل اُمی تھے۔ پڑھنا لکھنا نہ جانتے تھے۔ ایک دن حضور نے اپنے کان مبارک سے عطر میں بھیگا ہوا روئی کا ٹکڑا انہیں عطا فرمایا جو انہوں نے اپنے کان میں رکھا تو اللہ تعالیٰ نے زبان و وجدان کو کھول دیا اور پنجابی کا باکمال شاعر بنا دیا۔ ابتدائے حال میں گجرات والی جماعت کے ساتھ ڈھول بجاتے کافیاں پڑھتے، خود روتے دوسروں کو بھی رلاتے تھے۔ ایک دن حضور نے پوچھا محمد علی کیوں روتا ہے؟ عرض کی حضور سے محبت ہے۔ فرمایا ہم سے محبت کا دعویٰ اور پھر ڈھول بجاتے ہو۔ اسی وقت ڈھول گلے سے نکال کر پھینک دو۔ انہوں نے حکم کی تعمیل کی۔ فرمایا جا تو نے ہمارے سامنے ڈھول بجایا ہے اب جہان تیرے سامنے ڈھول بجائے گا اور خرقة خلافت سے سرفراز فرمایا۔ ان پر حضور کا بڑا فیض تھا۔ کافی لوگ ان کے دست بیعت ہوئے اور وسیع حلقہ ارادت ہے۔ اگر ان کو حضور کا درباری شاعر کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ تمام عمر اپنے پیر کی مدح سرائی میں گزاری حتیٰ کہ زندگی کے آخری ایام میں بھی لکھی گئی کافی اپنے پیر و مرشد سے محبت و عقیدت کی غماز ہے جس کے بول کچھ اس طرح ہیں۔

ع میرے آقا منگانی والڑیا تیری یاد اندرون ابہ جاوے

میں ہو نہیں کچھ منگدی وے میری تیں ولوں رہ رہ جاوے

پنجابی شاعری میں ان کی دو تصانیف ”بحر توحید“ اور ”گل طریقت“ یادگار ہیں۔ حضور قبلہ

عالم نے انہیں ہر ماہ کی سترہ تاریخ کو ختم غوثیہ کے انعقاد کی اجازت فرمائی تھی کیونکہ اکابر



مشائخ قادریہ کی تصانیف میں حضور غوث الاعظمؒ کی صحیح تاریخ وصال ۷ ربیع الثانی ہے۔ میاں صاحب تمام عمر اس ڈیوٹی پر کار بند رہے۔ حتیٰ کہ وصال بھی چاند کی سترہ تاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۹۶ کو ہوا۔ محلہ منظور آباد منڈی بہاؤ الدین شہر میں ان کا دربار شریف مرجع خلاق ہے۔

یہ خط حضور قبلہ عالم نے موسم گرما ۱۹۸۶ء میں کوٹ بلوچ ضلع منڈی بہاؤ الدین کے ان خاص متعلقین کی طرف ارسال فرمایا۔ چونکہ وہاں حضور کے دوارادت مندوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ آپ نے ان کے درمیان صلح کروانے کا حکم فرمایا۔ اور نصیحت فرمائی کہ ہمیں دنیا کے کاموں میں دین کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔ آخر میں حضرت انخی قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب کے اپنیڈیکس کے آپریشن سے بھی مطلع فرمایا۔

## مکتوب نمبر - 50

۷۸۶

برخورداران میاں نذیر احمد نمبردار، بشیر احمد نمبردار، میاں محمد علی قادری گلشن دام اقبالکم  
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واضح ہو کہ میاں جان محمد و محمد شفیق چکوڑی والے محمد منظور کے رشتے میں کچھ ایک دوسرے کے خلاف ہو گئے ہیں آپ کو ضرور بر ضرور ایک دوسرے کے ساتھ، ایک دوسرے کے پیچھے لگائیں یہ دونوں مل کر رشتہ کریں دونوں میرے مرید ہیں یہ ایک دوسرے سے ناراض نہ ہوں۔ اول تو شفیق احمد اپنے ماموں کے پیچھے ہو جائے اگر وہ ضد کرے تو میاں جان محمد کو اس کے پیچھے لگادیں۔



آپ کسی کو ناراض ہونے کا موقع نہ دیں ہمیں دنیا کے کاموں میں دین کو نہیں چھوڑنا  
چاہیے۔ ہم کسی پر ناراض نہیں ہیں بلکہ دعا کرتے ہیں کہ دونوں فریق کی رسائی ہو  
جائے۔ آمین

مظہر حسین بیمار ہے کل اُس کا آپریشن ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ عطا  
فرماوے۔ سب پیر بھائیوں کو سلام ارسال ہیں۔

الفقیر محمد کرم حسین قادری جھنگ





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

اس خط میں حضور قبلہ عالم نے مبارک صاحب سے اس وظیفہ کے متعلق دریافت فرمایا ہے جو انہوں نے کیا اور پھر احوال حضور کی خدمت میں تحریر کیے۔ آخر میں حضور نے مولا کریم کی بندگی کرنے اور دنیا سے دل نہ لگانے کی وصیت فرمائی ہے

### مکتوب نمبر - 51

۷۸۶

محترم برادر م حاجی صاحب مبارک علی نثار سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

واضح ہو کہ آپ کا محبت بھرا مراسلہ ملا کاشفِ حال ہوا۔

پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ نے کونسا وظیفہ کیا ہے بعد میں آپ کو اس کے متعلق ہم کچھ بتا

سکیں گے۔ معلوم نہیں آپ نے منزل شریف کا وظیفہ کیا ہے یا الحمد شریف کا اس لیے مجھے پہلے

یاد دہانی کرائیں بعد میں ہم اس کے متعلق کچھ کہہ سکیں گے۔

دیگر یہ دنیا چند روزہ ہے یہاں نہ کوئی بھائی ہے، نہ کوئی بہن، نہ کوئی یار ہے نہ کوئی دوست،

اللہ کی بندگی کرو جو ہمیشہ کی ساتھی رہے گی اور خوب دل لگا لگا کر کرو۔

جملہ اہل آستانہ کی طرف سے آپ کو السلام علیکم

والسلام

دعا گو خیر اندیش

فقیر محمد کرم حسین حنفی القادری

منگانی شریف۔ جھنگ



## پیرسخی حسین صاحب کے نام

برادرم پیرسخی حسین صاحب نے حضور قبلہ عالم کی خدمت میں ایک ڈرافٹ بھیجا۔ حضور نے انہیں آگاہ کرنے کے لیے یہ خط ارسال فرمایا اور لنگر شریف میں نئی گاڑی کی خریداری سے بھی مطلع فرمایا۔

## مکتوب نمبر-52

۷۸۶

از منگانی شریف

12-4-88

نور چشم عزیز القدر بر خوردار محمد سخی حسین طول عمر ک اللہ تعالیٰ فی الدین والدنیا

وعلیکم السلام ثمة السلام علیکم

خط پڑھ کر مسرت ہوئی یہاں پر بفضل تعالیٰ الکریم عافیت ہے 6200 کا ڈرافٹ بینک میں دے دیا ہے امید ہے ہفتے، عشرے تک مل جائے گا۔ دیگر ہم نے ایک 80 ماڈل کار 81 ہزار روپے کی خریدی ہے۔ ہم پہلے آپ کو خط لکھنے والے تھے کہ پیرزادہ صاحب اور سخی حسین دونوں پانچ، پانچ ہزار کا حصہ پائیں لیکن آپ نے تو پہلے ہی ڈرافٹ بھیج دیا اور کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ باقی سب خیریت ہے طویل بیماری کی وجہ سے لکھنا پڑھنا چھوٹ گیا ہے اللہ تعالیٰ صحت و شفا بخشے آمین۔

میری طرف سے اور جملہ اہل آستانہ کی طرف سے آپ کو اور علامہ پیرزادہ صاحب کو امی جی کی طرف سے اہل خانہ میں فرداً فرداً، مختیار، ذوالفقار، جنید و معروف گل سرکار (۱) کو پیار



- جملہ پیر بھائی صاحبان کو ملتے رہا کریں۔ سرفراز صاحب، غلام حسین صاحب، مائی  
نذیر کو سلام کہنا۔

والسلام

دعا گو

فقیر محمد کرم حسین حنفی قادری منگانی شریف

(۱) حضور قبلہ عالم کے بھتیجے جو ایک عرسہ سے برطانیہ میں رہائش پذیر ہیں ان میں سے دونوں بڑے بھائی  
پیرزادہ مختیار حیدر اور پیرزادہ ذوالفقار حیدر جامعۃ الازہر (مصر) سے فارغ التحصیل ہیں۔





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

اس خط میں حضور قبلہ عالمؐ نے مبارک صاحب کو وظیفہ جاری رکھنے کا حکم فرمایا اور وظائف کے فیوض و برکات سے آگاہ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے مبارک صاحب نے خواب میں دیکھا کہ ایک جلاد پانچ آدمیوں کو قتل کرنے کی کوشش کرتا ہے تین قتل ہو جاتے ہیں اور دو بچ جاتے ہیں۔ حضور قبلہ عالمؐ نے اس خواب کی بے مثال تعبیر بیان فرمائی۔ کہ جلاد قاتل تیرا نفس ہے اور تیرے حواسِ خمسہ کو قتل کرنا چاہتا ہے دنیا کی چار دیواری میں تیرے تین اعضائے قوتِ مدرکہ، قوتِ شامہ، قوتِ لامہ یعنی پکڑنے کی قوت، سونگھنے کی قوت اور سننے کی قوت کو وہ قتل کر دیتا ہے لیکن دو قوتیں قوتِ ناطقہ اور قوتِ باصرہ یعنی بولنے اور دیکھنے کی قوتیں ابھی تک سلامت ہیں۔ عبادت میں مزید خشوع و خضوع کی تلقین فرمائی اور روپیہ پیسہ کی بے ثباتی کا ذکر فرمایا۔ آخر میں رمضان شریف کی رحمتوں اور تمام درباروں پر حاضری کے متعلق اپنے پروگرام سے بھی آگاہ فرمایا۔



## مکتوب نمبر - 53

۸ رمضان المبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

24-4-88

عزیزم برخوردار مبارک علی نثار صاحب اللہ کریم کے فضل سے تیری جان

رب ورسول پر نثار ہو۔

وعلیکم السلام ثمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا مراسلہ موصول ہوا۔ حالات سے آگاہی ہوئی آپ برائے مہربانی وظیفہ جاری رکھیں جب دوسرا دور ختم ہو جائے تو پھر ختم کر دیں یہ وظیفہ آپ کے لیے دنیا میں باعث صد برکات و آخرت کے لیے بینک بیلنس ہے جو کام آئے گا۔ دوسرے ۴۱ دن بعد جو جی میں آئے دعا مانگ لیں قبول ہوگی۔

(۲) جلاد تیرا نفس ہے۔ تیرے تین اعضاء دنیا کی چار دیواری میں محبوس ہو کر نفس کے ہاتھوں قتل ہو چکے ہیں دو اعضاء دنیا کی دیوار کو پھلانگ کر دنیا اور نفس کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچ گئے جو شکل تو نے اپنی چار پائی پر دیکھی ہے وہ تیرا قلب یعنی ایمان ہے جو زندہ و سلامت ہے اور انشاء اللہ زندہ اور سلامت رہے گا اور نفس اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا لیکن قوت مدرکہ، قوت شامہ، قوت لامہ نفس کے ہاتھوں قتل ہو چکے ہیں۔ قوت باصرہ اور قوت ناطقہ ابھی تک سلامت ہیں۔ اب جب اس کے الٹ خواب آئے گا تو حالت اچھی ہو جائے گی۔

(۳) سید والا واقعہ کہ مڈی تمہارے پاس ہے یعنی تیرے پاس ابھی خزانہ کافی ہے تمہیں مجھ سے کوئی چیز پوچھنے کی ضرورت نہیں جب تم غور کرو گے تو تعبیر کی سمجھ آ جائے گی۔ عبادات میں خشوع اور رونادھونا شروع کرو حالت جلدی بدل جائے گی اور سرور آئے گا۔

دنیا پیسہ روپیہ دولت کو اپنا نہ سمجھو بلکہ یہ سب خدا کا مال ہے اور ہمارے اشارے کے مطابق



خرچ کیا کرو ﴿وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ﴾

ہم نے رمضان شریف کو بڑے دھوم دھام سے منانے کا پروگرام بنایا ہے۔ ایک کار  
اسی (۸۰) ماڈل خریدی ہے۔ تمام درباروں پر حاضری دینے کا پروگرام ہے آپ بھی  
رمضان شریف پورے شوق سے عبادت میں گزاریں و جملہ اہل آستانہ کی طرف سے آپ کو  
بہت بہت السلام علیکم ارسال ہیں۔ جواب جلدی دیں

والسلام مع الاکرام

فقیر کرم حسین خادم الفقراء منگانی شریف





## پیر سخی حسین صاحب کے نام

راقم السطور برادرم پیر سخی حسین صاحب کو خط لکھنا چاہتا تھا۔ حضور قبلہ عالم کی خدمت میں عرض کی کہ جناب مجھے کچھ لکھ دیں۔ حضور نے یہ خط تحریر فرمایا اور انہیں منزل شریف کے وظیفہ کی تعلیم و ترغیب دی جو کہ دنیا و آخرت میں یکساں مفید ہے۔ آخر میں راقم السطور کی طرف سے بھی سلام ارسال فرمائے۔

### مکتوب نمبر - 54

۸ رمضان المبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸۸-۰۳-۲۳

ہست کلید درخوان کریم

عزیزم نور چشم سخی حسین اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے ارسال فرمودہ روپے آج وصول پائے شکر یہ ارسال ہے۔ میری طرف سے برادرم صاحب سرفراز احمد خان کو پیشل جا کر سلام عرض کریں۔ مائی نذیر، میاں غلام حسین کو میری طرف سے سلام عرض کریں۔ محترم پیرزادہ صاحب کو اور بختیار، ذوالفقار، جنید و معروف گل صاحبان کو سلام عرض ہیں۔ جملہ برادران طریقت جہاں جہاں ہوں ان کو فرداً فرداً سلام پہنچادیں۔

رمضان شریف مبارک ہو۔ رمضان شریف کا بہترین تحفہ منزل شریف کا وظیفہ شروع کر دیں۔ اس طرح پر کہ پہلے دن ایک دفعہ رات کو پڑھیں دوسری رات دو دفعہ تیسری رات تین



دفعہ اس طرح روزانہ ایک بڑھاتے جائیں ۴۱ رات جب آئے تو ۴۱ دفعہ منزل شریف پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر دیں ۴۱ رات کا بہترین شغل جو کہ دنیا میں منافع ہی منافع اور عاقبت میں بینک بیلنس ہے۔ آپ کو نصیب اور مبارک ہو۔

دیگر ہر وقت کام کاج میں اللہ کا ذکر دلیل میں یاد رکھا کریں والسلام علی من اتبع الهدی جملہ اہل آستانہ کی طرف سے سلام بالخصوص طاہر حسین جو بڑے غور کے ساتھ خط کو دیکھ رہا ہے کا سلام آپ کو پہنچے۔ ہمارے تمام دربار کے لواحقین سرفراز احمد اینڈ فیملی مائی نذیر، میاں غلام حسین کو السلام علیکم ارسال ہیں۔

والسلام

دعا گو

فقیر کرم حسین قادری





## حاجی مبارک علی نثار کے نام

یہ خط نثار صاحب کو حضور قبلہ عالم نے غالباً ۲۰-۲۱ اگست ۱۹۸۸ء کو تحریر فرمایا کیونکہ انہیں ۲۸ اگست کو موصول ہوا۔ اس کی اِملّا حضور نے کروائی جبکہ تحریر برادر م پیر سخی حسین کی ہے۔ جو خط کے متن سے ہویدا ہے حضور قبلہ عالم نے اس خط میں انہیں ذکر و فکر اور وظائف کی مزید تلقین فرمائی اور دنیا سے دل نہ لگانے کی نصیحت فرمائی۔

### مکتوب نمبر-55

اگست ۱۹۸۸ء

عزیز القدر حاجی مبارک علی نثار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت جانین از در گاہِ غوشیہ مدام عافیت مطلوب

مجھے خط لکھنے کے لئے آدمی بہت کم میسر آتے ہیں اب پندرہ ستمبر کو حسب سابق منگانی شریف میں عرس منایا جا رہا ہے جس میں شمولیت کے لئے پیر زادہ سخی حسین انگلینڈ سے تشریف لائے ہیں آخر ان سے ہی میں نے کہا کہ نثار صاحب کو خط لکھو۔ سنا ہے آپ نے فیملی منگوالی ہے۔ کوئی مکان اور کار وغیرہ لے لی ہے اپنے حالات سے بذریعہ مراسلہ مطلع فرمائیں کیسے وقت گزر رہا ہے لیکن ضروری تاکید مزید ہے کہ

نمی گویم از عالم جدا باش بہر کار کہ باشی با خدا باش (۱)

ذکر پاس انفاس، نفی اثبات، تصور شیخ، فکر عقبی ہرگز ہرگز مت بھولے یہ دنیا چند گھڑیاں ہیں

﴿وَلَا حِرَّةَ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُولٰٓئِی﴾ (۲)



اے عزیز! آخرت دنیا سے بدرجہا بہتر ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس فانی دنیا میں اپنے رب کو نہ بھولیں۔ جملہ اہل آستانہ کی طرف سے آپ کو اور آپ کے اہل و عیال کو سلام عرض ہیں۔

جب کبھی مدنیہ منورہ حاضری ہو تو اس نالائق، گنہگار کی طرف سے دست بستہ صلوة و سلام دعا کے زیارت پابوسی اقدس عرض کریں

والسلام مع الکرام  
فقیر محمد کرم حسین قطبی قادری

۱۔ میں یہ نہیں کہتا کہ عالم سے جدا ہو جاؤ بلکہ یہ کہ جہاں بھی رہو خدا کے ساتھ رہو۔

۲۔ اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے ﴿پ: ۳۰: ۱۸۴﴾





## پیر جاوید اقبال صاحب کے نام

حضور قبلہ عالم نے ایک غریب ڈرویش کی نوکری کے لیے بطور سفارش یہ رقعہ ۱۹۸۸ء میں برادر م پیر جاوید اقبال کے نام تحریر فرمایا۔

### مکتوب نمبر - 56

۷۸۶

میرے پیارے فرزند ففتی ففتی (جاوید اقبال قادری) سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزاج شریف! حامل ہذا رقعہ گلشیر احمد ولد سلطان احمد پرائس شیخ میرا مرید ہے اس کے لیے میں نے آپ کو عرس کے موقع پر کہا تھا کہ کہیں نہ کہیں گورنمنٹ کی ملازمت اگر مل سکے تو بڑی بات ہے کارِ ثواب ہے آپ کا غذات وصول کریں اور اپنی پوری پوری کوشش کریں اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔

والسلام

دعا گو۔۔۔ فقیر محمد کرم حسین حنفی قادری





## حافظ محمد نواز کے نام

حافظ صاحب ان دنوں اڈاشبیر آباد کی جامعہ مسجد میں مدرس تھے محمد یوسف ولد ڈاکٹر امیر الدین دربار شریف کے مدرسہ میں حفظ کر رہے تھے کہ یہاں کے مدرس قاری غلام رسول صاحب کی وفات ہو گئی حضور قبلہ عالم نے انہیں حاجی احمد بخش صاحب کی معرفت یہ رقعہ تحریر فرما کر اڈاشبیر آباد حافظ محمد نواز کے ہاں بھیجا اور انہوں نے بقیہ قرآن مجید وہاں پر حفظ کیا سن تحریر 1988ء ہے۔

## مکتوب نمبر - 57

۷۸۶

مکرمی حافظ محمد نواز صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

گزارش ہے عزیزم محمد یوسف کو حفظ کرائیں پانچ پارے باقی ہیں مہربانی ہوگی۔  
اسے خوب توجہ سے پڑھائیں اور میرے بغیر اسے چھٹی ہرگز نہ دیں۔

والسلام

دعا گو

فقیر محمد کرم حسین حنفی القادری

منگانی شریف





## ڈاکٹر امیر الدین کے نام

حضور قبلہ عالم کے دیرینہ خادم اور صادق الیقین مرید اڈاکڑیا نوالہ سرگودھا روڈ پر رہائش پذیر ہیں اور حکمت کے پیشہ سے منسلک ہیں ان کے والدین حضور حافظ پاک کے دست بیعت تھے۔ یوں عرصہ دراز سے یہ پورا گھرانہ حضور کے ساتھ وابستہ ہے۔ حضور قبلہ عالم نے انہیں بھی خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔

حضور نے یہ رقعہ ۱۹۸۸ء میں خلیفہ میاں محمد بخش کی دوائی سے متعلق ڈاکٹر صاحب کے نام تحریر فرمایا۔

## مکتوب نمبر - 58

۷۸۶

ڈاکٹر محمد امیر صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مزارج شریف! محمد بخش درویش (۱) بڑا پریشان ہے۔ آپ نے دو مہینے سے اسے کوئی دوائی نہیں دی پیسے بھی پہلے لے لیے برائے مہربانی اس کا خوب علاج کریں ورنہ لڑائی جنگ ہو جانے کا خطرہ ہے۔

والسلام

فقیر محمد کرم حسین حنفی قادری

(۱) حضور قبلہ عالم کا ایک صادق الیقین مرید بچپن میں حضور حافظ پاک کے دست بیعت



ہوئے اور متواتر سات برس ان کی خدمت میں رہے بعد ازاں حضور قبلہ عالم سے شرف نسبت حاصل ہوا اور آپ کے وصال تک اکثر و بیشتر دربار شریف پر ہی براجمان رہے۔ ستمبر ۱۹۹۰ء میں حضور نے خرقہ خلافت سے نوازا سرگودھا روڈ پر اڈا قبہ کے نزدیک اپنے ڈیرہ پر رہائش پذیر ہیں اور کافی وسیع حلقہ ارادت ہے۔





## ملک حق نواز صاحب کے نام

موضع کھودے ضلع چکوال سے تعلق رکھنے والے ملک رہنواز کے برادر عزیز ہیں۔ اپنے بھائی کی وساطت سے حضور قبلہ عالم کے دست بیعت ہوئے۔ ان دنوں کراچی میں فزیشن سرجن کالج آف پاکستان میں بطور لائبریرین فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

ملک صاحب اپنے ایک مضمون میں حضور قبلہ عالم کے روحانی و باطنی تصرف کا ایک واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے کراچی آنا تھا۔ میرے پاس پیسے کم ہو گئے تھے۔ میں نے پیر جاوید اقبال صاحب سے کچھ رقم ادھار مانگی کہ کراچی جا کر واپس کر دوں گا۔ اتفاق سے انہیں کہیں کام پڑ گیا۔ انہوں نے کہا میں ابھی واپس آ کر پیسے دیتا ہوں۔ میں نے حضور قبلہ عالم سے اجازت چاہی اور پیر جاوید اقبال کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے مجھے طلب فرمایا اور پوچھا بیٹا تم ابھی تک گئے نہیں؟ میں نے عرض کی پیر جاوید اقبال صاحب سے کام ہے۔ اس لیے ان کا انتظار کر رہا ہوں۔ حضور نے فرمایا جاوید نہ جانے کب آئے تم پیسے مجھ سے لے لو جتنے پیسے مجھے درکار تھے وہ حضور نے اپنی جیب سے عطا فرما دیے۔ اب یہاں حضور نے ایک تو میرے دل کی کیفیت کو جان لیا اور دوسرا ظاہری طور پر مسئلہ کا حل بھی فرما دیا۔

۱۱۹ اپریل ۱۹۸۹ء کو ملک صاحب ان سروس (in-service) ہوئے تو حضور نے مبارکباد کے طور پر یہ خط ارسال فرمایا اور آئندہ زندگی میں ان واضح کردہ روشن اصولوں کو اپنانے کی تلقین فرمائی۔



## مکتوب نمبر - 59

۷۸۶

عزیزم حق نواز قادری سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خیریت جانین نیک مطلوب واضح ہو کہ جتنی خوشی مجھے آپ کی ملازمت کی ہوئی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے ہمارے لیے تو آج پیدا ہوا ہے۔ اللہ کریم آپ کو اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کریم آپ کو اوجِ ثریا تک رفعت و منزلت نصیب فرمائے۔ آمین

دیگر ایک ضروری بات ہے کہ میں نے تیرے والد اور والدہ کی اور تیری بیوی کی رسائی کرا دی ہے۔ رب نواز کے ہاتھ رقعہ لکھا تھا تمہارے سرال والے مان گئے اور تمہارا باپ جو در بدر بھٹک رہا تھا اور ذلیل و خوار ہو رہا تھا اب ٹھیک ہو گیا ہے اور راضی نامہ کروا کے ملک رب نواز، حافظ مشتاق، تیری والدہ، تیری بیوی اور تیرے والد کو فی الحال اکٹھا کر کے آیا ہے ہمیں بڑی خوشی ہوئی کہ تیرے سرال والے میرا کہنا مان گئے آپ بھی فی الحال اپنے باپ کو باپ ہی سمجھیں۔ اب ہم نے یہ آخری چانس تمہارے والد کو دیا ہے۔ آپ بھی میرے تابعدار بیٹے ہیں آپ بھی ایک دو ماہ تک میری اسی صلح کی پابندی کریں اور بیوی، بچوں، والدہ کو اور والد کو راضی نامہ کا خط لکھیں تاکہ مزید ہے ورنہ اب ہمیں کسی چیز کی کمی نہیں آپ کی ملازمت لگ چکی ہے ہم بال بچہ کو کراچی بلا لیں گے

فی الحال آپ درگزر کریں اور اللہ نبی کے لیے اپنے باپ کے سامنے جھک جائیں بلکہ ہو سکے تو کچھ تنخواہ سے اپنے ماں باپ کو بھی کچھ خرچہ بھیجیں اس سے مجھے بہت خوشی ہوگی۔ جاوید اقبال، کلیم اختر کو السلام علیکم آپ اپنے بھائی رب نواز کو بھی میری جگہ اور اپنے باپ کی جگہ سمجھا کریں۔



اللہ کالا کھلا کھلا شکر کیا کریں اور اس کی نمازیں، کلمہ ہر سانس میں کیا کریں۔ ملازمت  
 مل گئی اب زندگی کا فکر دور ہو گیا زندگی سنور گئی اب اس زندگی کو اسلامی رنگ اور قادری روپ  
 میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ نے قبول کی ہیں اور آپ برسر روزگار  
 ہوئے الحمد للہ

یہاں تمام اہل آستانہ کی طرف سے بہت بہت مبارک ہو۔

والسلام

دعا گو فقیر محمد کرم حسین حنفی القادری





## بابا ڈاکٹر علی محمد سندھی کے نام

سلسلہ قادریہ کے یہ خوش قسمت دُرولیش صرف تیرہ برس کی عمر میں غالباً ۱۹۴۳ء میں یعنی حضور حافظ پاک کے مرید ہونے سے کچھ عرصہ بعد حضرت اعلیٰ دہڑوی کے دست بیعت ہوئے۔ حضور نے ان کی پرورش اور تربیت بھی خود کی۔ حضور ان سے کمال محبت اور شفقت فرماتے انہیں حکماً فرمایا کہ ”علی محمد مجھے پیر نہ کہا کرو بلکہ اباجی کہہ کر پکارا کرو میں تمہارا باپ ہوں۔“ محبت اور شفقت کی انتہا تھی کہ حضرت اعلیٰ انہیں اپنے سینہ مبارک پر لٹاتے گود میں بٹھاتے منہ چومتے اور اپنے ساتھ لنگر کھلاتے۔ حضرت اعلیٰ کے پیار و محبت نے انہیں ہر آنکھ کا تارا بنا دیا۔ قلندر دوراں حضور پیر سید غلام رسول شاہ صاحب گھوہ پاک والے بھی انہیں بے حد پیار کرتے اور انہیں ان کی گود میں بھی بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور حافظ پاک انہیں اپنے بچوں کی طرح چاہتے، پیار کرتے اور محبت و ادب کی باتیں سکھاتے۔ آپ ان پر اس قدر مہربان تھے کہ انہیں ملنے کے لیے خود ان کے گھر تشریف لے جاتے۔ بابا ڈاکٹر خود بیان کرتے ہیں کہ حضور حافظ پاک نے جب وصال فرمایا تو میں دربار شریف کی طرف اس خیال سے بھی روانہ ہوا کہ حضور کے صاحبزادہ صاحب ابھی چھوٹے ہیں لہذا کچھ دن ان کے پاس ٹھہروں گا اور جو کچھ ہمیں ان کے بزرگوں سے ملا ہے وہ بھی انہیں سمجھاؤں گا۔ بلوآنہ شریف آیا تو حضور قبلہ عالم مجھے نہایت محبت سے ملے اس وقت آپ کی عمر بمشکل چودہ پندرہ برس تھی۔ انتہائی خوبصورت دبلے پتلے نوجوان مجھ سے محبت بھرے انداز میں حال احوال پوچھا۔ میں بے حد افسردہ اور رنجیدہ تھا۔ میں نے پوچھا کیا آپ کو آپ کے والد ماجد نے کچھ سمجھایا؟ فرمانے لگے ہاں رات کے پچھلے پہر والد گرامی مجھے بلا تے اور سمجھاتے رہتے اسی اثناء میں عصر کا وقت ہو گیا۔ نماز پڑھی میں نے کہا مجھے فیض سبحانی سنائیں اور وہی تشریح کریں جو آپ کو آپ کے والد محترم نے سمجھائی ہے۔ حضور قبلہ عالم



”نے صرف ایک سطر پڑھی اور تشریح شروع کر دی۔ میری حیرت اور خوشی کی انتہا نہ رہی میں نے بڑے اکابر اولیائے کرام سے فیض سبحانی کی تشریح سنی تھی لیکن میرے کانوں نے آج تک ایسی لامثنائی تشریح نہیں سنی تھی جو حضور قبلہ عالم نے کی۔ میں نے آپ کے ہاتھ اور منہ چوما اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس گھر میں ابھی نور کا چراغ روشن ہے۔ حضور حافظ پاک کے وصال کے بعد میں بے حد رنجیدہ تھا اور سندھ ہجرت کر گیا بعد ازاں جب بھی دہڑ شریف حاضری دیتا بلوآ نہ شریف بھی آتا رہا اور حضور قبلہ عالم سے سلسلہ ملاقات جاری رہا۔ یوں محبت و عقیدت کے یہ رشتے بڑھتے چلے گئے۔

حضرت اعلیٰ دہڑوی نے وصال سے کچھ عرصہ قبل مجھ سے ایک دن پوچھا علی محمد میرے وصال کے بعد تو کہاں جائے گا میں خاموش رہا۔ حضرت اعلیٰ کافی دیر غور و فکر کرتے رہے پھر خود فرمایا میرے بعد جھنگ پیر کرم حسین کے پاس چلے جانا وہ تمہارا بھائی بھی ہے پیر بھی ہے رشتے دار بھی بلکہ سب کچھ ہے۔ تمہاری اس کے ساتھ بہت اچھی گزرے گی اور میں بھی تمہیں وہیں ملوں گا اس لیے حضرت اعلیٰ کے وصال کے بعد دنیا کے تمام رشتے ناتے ختم کر کے صرف ایک ذات حضور قبلہ عالم سے محبت و عقیدت کا رشتہ استوار کر لیا۔ سب کو چھوڑ کر فقط انہی کے ہو گئے۔ بابا ڈاکٹر ایسے خوش نصیب انسان ہیں کہ جن کو سلسلہ قادر یہ کے چار عظیم اکابر اولیائے عظام حضور پیر سید غلام رسول شاہ صاحب، حضرت اعلیٰ دہڑوی، حضور حافظ پاک اور حضور قبلہ عالم منگانوی کی صحبت اور محبت و عقیدت کا اعلیٰ ترین شرف حاصل رہا۔ اس کے علاوہ حضور سید قطب علی شاہ پیر محلوٹی اور حضور سید شیر محمد گیلانی کے نامور اور فیض یافتہ خلفاء کی زیارت اور مجلس سے بھی مستفید ہوئے۔ حضور قبلہ عالم بابا ڈاکٹر سے بے حد محبت و شفقت فرماتے جب کبھی دربار شریف پر آتے تو حضور بے حد خوش ہوتے اور پھر دن رات مجلس جاری رہتی۔ حضور کئی دفعہ ان کے پاس سندھ تشریف لے جاتے اور کبھی کبھی ان کے پاس مہینہ بھر ٹھہرتے۔ شب و روز ان کے ساتھ اپنے یار کی باتیں کرتے۔ بابا ڈاکٹر



انتہائی مہمان نواز دُرولیش منش اور نامور حکیم ہیں۔ سلسلہ قادریہ کے درویشوں کے لیے آپ کا وجود ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ چونکہ اکابر اولیاء کے تربیت یافتہ اور فیض یافتہ ہیں سندھ کے حالات خراب ہوئے تو حضور قبلہ عالم نے انہیں سندھ سے ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ وہاں زمین و مکانات بیچ دیے اور ان کے اکلوتے بیٹے علی احمد ایک عرصہ منگانی شریف میں رہے ان کے لیے زمین کا انتخاب بھی خود حضور نے کیا اور انہیں اپنی پسند پر احمد پور سیال ضلع جھنگ میں زمین لے کر دی جہاں آج یہ مردِ کامل ایک چھوٹی سی نہر کے کنارے بیٹھ کر اپنے ڈیرے پر ان اولیاء کے فیض کا نور اور حکمت و دانائی کا سرور بانٹ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین

حضور قبلہ عالم نے یہ خط حضرت انجی قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب سے لکھوا کر ایک دُرولیش کے ہاتھ بابا ڈاکٹر کو ارسال فرمایا۔



## مکتوب نمبر - 60

14-11-89

بخدمت جناب ڈاکٹر علی محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا اور شیر باز ڈرویش کی زبانی آپ کی خیریت کی اطلاع ملی

- اللہ کا شکر ہے تمام یارانِ طریقت کو سلام ہو۔

یہ ذکر نیم شبی یہ مراقبے یہ سرور

تیری خودی کے نگہباں نہیں تو کچھ بھی نہیں

غوثی، قطبی، رتبہ پایو، تھیداں، شیخ شیوخ لقب، تاں وی کیا تھی پیا

شعر فریاد، عید اونج بلیا، ہند، ماڑ، دھن، پورب، تاں وی کیا تھی پیا

؟ لہ اہل آستانہ کی طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ارسال ہیں۔

والسلام

الفقیر کرم حسین حنفی قادری





## ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری کے نام

حضور ضیاء الامت کی ذات با برکات کسی تعارف بمطابق

90 - 3 - 31 کی محتاج نہیں۔ آپ ایسا روشن آفتاب عالم تاب تھے کہ آپ کے علم کا نور اور قلب کا فیض آج بھی عالم میں ضیاء پاشیاں کر رہا ہے۔ آپ علم و معرفت میں جتنے بلند مرتبہ پر فائز تھے اتنے ہی متواضع اور منکسر المزاج تھے۔ موجودہ دور میں عجز و انکساری اور کسر نفسی میں تین اشخاص بڑے با کمال گزرے ہیں ایک شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی دوسرے حضرت ضیاء الامت اور تیسرے حضور قبلہ عالم منگانوی۔ حضرت ضیاء الامت کے ساتھ حضور قبلہ عالم کے پیار و محبت کا ایک عظیم رشتہ تھا۔ اس رشتہ کو مضبوط تر کرنے کے لیے حضور نے اپنے چھوٹے اور ذہین و فطین برادر حضرت پیر زادہ محمد امداد حسین کو بھیرہ شریف میں داخل کروایا۔ پیر زادہ صاحب نہ صرف ضیاء الامت کے قابل فخر شاگرد ہیں بلکہ خلیفہ مجاز بھی ہیں۔ اس تعلق کے باعث حضور قبلہ عالم کی حضرت ضیاء الامت کے ساتھ قرابت اور ملاقاتیں مزید بڑھیں۔ حضرت ضیاء الامت کئی مرتبہ بلوآ نہ شریف اور منگانی شریف تشریف لائے۔ قبلہ پیر زادہ محمد امداد حسین صاحب کی شادی پر آئے تو ان کی بارات کے ساتھ بھی گئے۔ حضور قبلہ عالم کے وسطی فرزند قبلہ پیر محمد اختر حسین صاحب کی شادی پر بھی تشریف لائے اور نکاح آپ نے ہی پڑھایا۔ ایک دفعہ حضور قبلہ عالم کی عیادت کے لیے جھنگ سیٹلا بیٹ ٹاؤن میں تشریف لائے اس موقع کی یادگار تصاویر اب بھی دربار شریف پر موجود ہیں۔ حضور قبلہ عالم متعدد بار بھیرہ شریف ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔ اسلام آباد اور لاہور میں بھی آپ سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ان ملاقاتوں میں دونوں طرف سے محبت و عقیدت اور ادب و احترام کا بے مثال مظاہرہ ہوتا۔ حضرت ضیاء الامت ہمیشہ حضور کو الوداع کرنے کے لیے گاڑی تک تشریف لاتے۔ جب تک حضور روانہ نہ ہوتے آپ وہیں



کھڑے رہتے۔ قبلہ پیر اختر حسین صاحب کی شادی پر حضرت ضیاء الامتؒ جب واپس جانے لگے تو حضور قبلہ عالمؒ علالت اور کمزوری کے باوجود آپ کو الوداع کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ حضرت ضیاء الامتؒ بار بار اپنے دونوں ہاتھ حضور قبلہ عالمؒ کے سینہ مبارک پر پھیرتے اور پھر انہیں اپنے سینہ مبارک پر بطور تبرک پھیر لیتے اور آپس میں بڑی پر لطف میٹھی میٹھی باتیں کرتے۔ حضرت ضیاء الامتؒ کے وصال سے کچھ عرصہ قبل حضور قبلہ عالمؒ کے ایک خلیفہ مجاز جناب پیر سید رفاقت علی شاہ صاحب اور کچھ درویش آپ کی زیارت کے لیے بھیرہ شریف حاضر ہوئے۔ آپ نے شاہ صاحب سے دریافت فرمایا کہ کہاں سے تشریف لائے ہیں تو انہوں نے عرض کیا منگانی شریف سے۔ حضرت ضیاء الامتؒ فوراً پلنگ سے نیچے اتر آئے اور فرمایا جس جگہ سے آپ تشریف لائے ہیں مجھے وہاں کا بڑا احترام ہے۔ یہ خط حضور قبلہ عالمؒ نے اپنے ایک مرید زادے کو بھیرہ شریف میں داخل کروانے کے لیے تحریر فرمایا۔ خط لے کر جانے والے مولوی محمد منیر (سکنہ محلہ فیض آباد منڈی بہاؤ الدین شہر) بیان کرتے ہیں کہ داخلے ختم ہو چکے تھے لہذا داخلہ ناممکن تھا لیکن آپ نے انچارج مدرسہ سے فرمایا بے شک داخلے مکمل ہو چکے ہیں لیکن جانتے ہو یہ خط کس کا ہے۔ اب جس طرح بھی ہو اس بچے کو ضرور داخلہ دینا ہے اور مجھے بھیرہ شریف میں داخلہ مل گیا۔

دور حاضر میں رہبران امت کے لیے یہ خط ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلے مشائخ کس قدر آپس میں ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے اور کسرِ نفسی کا یہ عالم ہوتا کہ اپنے مخاطب کے سامنے ہمیشہ کم مائیگی کا اظہار کرتے جبکہ اب تو ”ہچوماد گیرے نیست“ والا معاملہ ہے۔



## مکتوب نمبر - 61

حامداً و مصلياً باسمہ تعالیٰ  
 عالی جاہ بیکس پناہ پیر محمد کرم شاہ مدظلہ العالی  
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از بصد عجز و نیاز فقیر عرض گزار ہے کہ جسمانی کمزوری کے باعث  
 آستانہ عالیہ کی حاضری سے معذور ہے۔ حامل عریفہ ہذا میرا عزیز ہے۔ اس کو جناب کی  
 خدمت اقدس میں بھیج رہا ہوں۔ اگر مدرسہ میں داخلہ کی گنجائش ہو تو کرم بخشی  
 فرمائیں۔ کوشش کروں گا گرمیوں میں خود در اقدس پر حاضر ہو کر نیاز حاصل کر سکوں۔ انشاء

العزیز زیادہ حد آداب

گر قبول افتد زہے عز و شرف

دعا گو

محمد کرم حسین قادری منگانی شریف جھنگ

۳ رمضان المبارک 31-3-90





## ملک محمد ربنواز صاحب کے نام

ملک صاحب کے نام حضور قبلہ عالم کا ایک نہایت خوبصورت اور دلچسپ خط جس میں حضور نے ان کے والدین کی ایک عرصہ کے صلح صفائی کو بڑے مزاحیہ پیرائے میں بیان فرمایا اور ان کو اس کارگزاری پر شاباش دی۔ دیگر دربار شریف سے متعلق بھی تمام احوال بہت پر لطف انداز میں تحریر فرمائے۔ اس خط سے حضور کی طبع مبارک میں ظرافت کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ ادبی لحاظ سے بھی یہ خط بار بار پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

## مکتوب نمبر - 62

۷۸۶

از منگانی شریف جھنگ

1-4-90

محترم برادر محمد ربنواز قادری سلمہ

السلام علیکم ورحمت اللہ

خیریت جانین از درگاہِ صمدیہ مدام خیر مطلوب مکتوب گرامی کاشفِ

احوال ہوا۔ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔

سنائیے آپ کے والد گرامی کیسے آئے اور کیسے چلے گئے۔ شیر اور بکری نے ایک

گھاٹ سے کیسے پانی پی لیا۔ آپ کو تو کوئی بنگال کا جادو مل گیا جس نے آپ کو کمال تک پہنچا

دیا۔ اگر تفصیل کے ساتھ تبصرہ کریں تو ہمیں بڑی خوشی ہوگی۔ ہفتنواز، گلزردہ فاطمہ اور آپ

نے مل کر میاں بیوی کو جنگ سے کیسے باز رکھا اور صلح صلح میں نصف مہینہ گزار دیا۔ آپ

سارے لوگ شاباش کے قابل ہیں۔ یہاں آستانہ پر کلی خیریت ہے۔ عزیزم جاوید

اقبال، کلیم اختر کو سلام۔ خالد محمود، شیر باز، محمد افسر کو سلام۔

رمضان شریف بڑی دھوم دھام سے گزر رہا ہے۔ ستائیسویں کو دہڑ شریف کی تیاری ہو رہی

ہے۔ امید ہے آٹھ یا دس آدمی جائیں گے۔ مظہر، اختر، طاہر باقاعدہ روزے تراویح نماز



باجماعت ادا کر رہے ہیں ہم بھی دادو تحسین کے قابل ہیں۔ افریقہ کے تینوں شیر ہم نے مسجد میں قید کر رکھے ہیں امید ہے عید الفطر تک مسجد کو توڑ پھوڑ کر آزاد ہو جائیں گے۔ جاوید اقبال کو کہیں کہ ہماری اس کارگزاری پر ضرور کنٹری کرے۔ محمد بدھڑ، سلطان بھٹی، خادم قریشی، خوشی گجر (۱)، قاسم، ندیم جیسے ٹائیگر روزے رکھ رہے ہیں۔ حافظ محمد یوسف ولد ڈاکٹر امیر ملک قرآن مجید سنار ہے۔ مظہر صاحب جمعہ شریف کو خوب تقریر دلپذیر سے لوگوں سے داد وصول کرتے ہیں۔ باقی سب خیریت ہے خورد و کلاں کو سلام۔

دعا گو

محمد کرم حسین خادم الفقراء قادری منگانی شریف

(۱) ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والا یہ درویش کمالیہ کارہنے والا ایک دیرینہ خادم اور صادق الیقین مرید تھا۔ حضور قبلہ عالم کا بڑا عاشق غلام تھا حضور بھی اس سے بے حد محبت کرتے تھے۔ آستانہ عالیہ پر آنے میں اگر یہ دیر کرنا تو حضور کسی درویش کو کرایہ دے کر بھیجتے اور اسے اسپتال بلواتے تھے۔ اس درویش کی قلبی کیفیت کا یہ عالم تھا کہ جس دن حضور جھنگ سے درویش کو روانہ کرتے یہ اسی دن گھر والوں سے کہتا کہ مجھے میرے سائیں نے بلایا ہے مجھے کرایہ دو میں نے آج جانا ہے۔ ابھی گھر والوں سے تکرار جاری ہوتا کہ درویش پہنچ جاتا۔ حضور فرماتے تھے کہ خوشی محمد ایسا درویش ہے کہ جس کی بھی زیارت کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ راقم السطور نے ایک دن بابا خوشی محمد سے ان زیارات سے متعلق پوچھا تو بولا ہم نے تو جسے بھی دیکھا ہے اپنے پیر کے روپ ہی میں دیکھا ہے۔ حضور نے اپنے وصال سے قبل اسے بلوایا تھا۔ آپ کے وصال کے بعد یہ بے حد رنجیدہ رہتا اور کہتا کہ چل خوشیا! جب یار چلا گیا ہے تو اب رہ کر کیا کرتا ہے۔ حضور کے وصال کے بعد سب سے پہلا یہ درویش تھا جس کا انتقال ہوا۔ دسمبر ۱۹۹۱ء کو کلمہ شریف پڑھتے ہوئے فوت ہوا۔ جب لحد میں اتارا گیا تو ایک قریبی رشتے دار آ پہنچا۔ اُس نے کہا مجھے چہرہ کا دیدار کراؤ۔ رات کا وقت تھا روشنی کا بندوبست نہ تھا جب اس کے چہرہ سے کفن ہٹایا گیا تو اس کا چہرہ چراغ کی طرح چمک اٹھا۔ سب نے حیرت و محبت سے دیکھا اور حیران رہ گئے اس کہ اس مرد کامل نے کس قدر اپنے آپ کو پوشیدہ رکھا۔





## ملک محمد ربنواز صاحب کے نام

اپریل ۱۹۹۰ء میں ملک صاحب کے نام حضور قبلہ عالم کا دوسرا خط جس میں حضور قبلہ نے پہلے خط کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہ ہونے کا اظہار فرمایا۔ ان دنوں حضور عمرہ شریف اور زیارات مقدسہ کے لیے سعودی عرب اور عراق جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ لہذا ویزہ سے متعلق تمام معلومات اور اخراجات کی تفصیلات کے بارے استفسار فرمایا۔

## مکتوب نمبر - 63

۷۸۶

از منگانی شریف

محترم برادر ملک ربنواز قادری جیلانی سلمہ الربانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت جانین از درگاہ رب العزت مدام نیک مطلوب احوال آنکہ ایک مراسلہ آپ کی طرف روانہ کیا تھا تا حال واپسی اطلاع نہیں ملی۔ دیگر میرا ارادہ عراق اور سعودی عرب یعنی زیارات اور عمرہ کا ہے۔ اس کا ویزہ کرایہ خرچہ کتنا بنتا ہے۔ ویزہ کراچی سے بنتا ہے یا اسلام آباد سے مکمل کوائف سے مطلع فرمادیں۔ اس کام میں آپ کتنی مدد کر سکتے ہیں مشورہ کر کے بتائیں میں نے پاسپورٹ نیا بنوایا ہے۔ پہلا زائد المیعاد ہو گیا تھا۔ میرا ارادہ اسی گرمیوں میں زیارات مقدسہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین علیہ السلام

جملہ اہل خانہ حق نواز، والدہ صاحبہ، محمد افسر، خالد محمود، جاوید اقبال، کلیم اختر، شیر باز خان، محمد اقبال ملک سب کو درجہ بدرجہ سلام ارسال ہیں۔  
والسلام

الفقیر محمد کرم حسین قادری منگانی شریف

عزیزم جاوید کو کہیں کہ ملز کے حالات بہت خراب سے ہیں ہمیں تفصیل سے آگاہ کریں۔



## میاں محمد نواز صاحب کے نام

حضور قبلہ عالم کے عاشق اور صادق الیقین درویش محکمہ تعلیم میں بطور ٹیچر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اڈاقبہ سرگودھا روڈ پر مقیم ہیں۔ انہیں حضور قبلہ عالم کے خلیفہ مجاز میاں غلام رسول المعروف بابا مستری کی خدمت اور معاونت کا شرف حاصل رہا اور انہیں کی مسجد و آستانہ کے متولی ہیں۔ حضرت انجی قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب نے انہیں خرقة خلافت سے نوازا۔

ڈاکٹر امیر الدین نے حضور قبلہ عالم کی خدمت میں عرض کیا ہم تمام پیر بھائیوں کو مل کر ایک طرف ووٹ دینا چاہیے۔ اسی لیے یہ رقعہ حضور نے انہیں تحریر فرمایا اور تمام پیر بھائیوں کو مل کر ووٹ دینے کا حکم فرمایا۔

## مکتوب نمبر - 64

۷۸۶

محترم ماسٹر محمد نواز قادری سلمہ

السلام علیکم ورحمت اللہ

حامل ہذا رقعہ کو آپ کی امداد کی ضرورت ہے۔ تمام پیر بھائی مل کر ایک

طرف ووٹ دیں کارِ ثواب ہے اتفاق میں برکت ہے۔

والسلام علی من تبع الہدیٰ (۱)

فقیر کرم حسین قادری

(۱) سلامتی اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے ﴿پ: ۱۶: ع: ۱۱﴾



## حاجی محمد نواز قادری کے نام

حاجی صاحب غالباً ۱۹۷۷ء میں حضور قبلہ عالم کے دست بیعت ہوئے۔ چونکہ میرے بھائی جان پیر محمد اختر حسین صاحب کے دوست اور ہم جماعت تھے لہذا انہی کی وساطت سے مرید ہوئے یہ حضور کے بڑے عاشق اور خدمت گزار درویش تھے۔

مدرسہ قرآن محل نزد غلہ منڈی جھنگ صدر میں تعمیرات کا کام ہوا تو حاجی صاحب نے دن رات کام کیا۔ ایک درویش نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ جناب! یہ نوجوان دن رات بڑی محنت اور محبت سے کام کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ ہماری دیواریں بنا رہا ہے اور ہم اس کی بنیادیں مکہ اور مدینہ میں رکھ رہے ہیں۔ انہی دنوں حاجی صاحب کے بہنوئی نے ان کے لیے سعودی عرب کا ویزہ بھیجا حالانکہ اس کے ساتھ ان کی ناراضگی تھی۔ بس حضور کا فرمان مبارک پورا ہوا اور ۱۹۹۰ء سے تاحال وہ مکہ معظمہ میں رہائش پذیر ہیں اور خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ انہوں نے اب تک چودہ حج ادا کیے ہیں۔

یہ خط راقم السطور کے عرض کرنے پر ۱۹۹۰ء میں حضور قبلہ عالم نے حاجی صاحب کو سعودی عرب پہنچنے پر بطور مبارکباد تحریر فرمایا۔



### مکتوب نمبر - 65

نَحْمَدُهُ، وَ نُصَلِّي عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مکرمی شیدائے غوثیہ، قادریہ محمد نواز قادری سلمہ

السلام علیکم ورحمت اللہ

### خیریت موجود خیریت مطلوب

مکتوب پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ اللہ کریم کالاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ کو اپنے حبیب کریم علیہ

الصلوة والسلام کے سلطنت اقدس حجاز مقدس میں شرف باریابی مرحمت فرمایا

ہم خرم، ہم ثواب نالے حج، نالے و پار

ہم جملہ اہل آستانہ خوردو کلاں، پیرزادے، فقیرزادے، مریدزادے فردا فردا آپ کو بہت بہت السلام علیکم عرض کرتے ہیں۔

ہماری طرف سے اس پاک دھرتی، مقدس سرزمین، آستان عرش نشاں کو لاکھ لاکھ سلام پہنچے۔





## بابا ڈاکٹر علی محمد سندھی کے نام

۱۹۹۰ء میں چوہدری معراج دین درویش سکنہ صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی زبانی حضور قبلہ عالم کو اطلاع ملی کہ ڈاکٹر صاحب سندھ سے پنجاب میں سکونت اختیار کرنا چاہتے ہیں تو حضور نے چوہدری صاحب کے ہاتھ یہ مراسلہ تحریر فرمایا اور ان کے پنجاب آنے پر خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا۔

### مکتوب نمبر - 66

۷۸۶

محترم قبلہ ڈاکٹر صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمت اللہ

مزاج بخیر قلمی ہے کہ بھائی معراج نے آپ کے لیے پینسرہ اڈا سے زمین کا قطعہ خریدنے کا مشورہ لیا ہے اگر آپ جناب کا ارادہ ہو تو ہمیں بڑی خوشی ہوگی پڑوسی ہو جائیں گے مزید تفصیل سے مطلع فرمائیں اگر پنجاب آئیں گے تو ہمیں مشکور فرمائیں گے۔

لٹھے دی چادر اُتے سلیٹی رنگ ماہیا

آہو سامنے بھانویں دے بہو کنڈ ماہیا

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

والسلام طالب دیدار

فقیر کرم حسین خادم الفقراء



## حاجی محمد نواز قادری کے نام

حاجی صاحب کے نام حضور قبلہ عالم کا یہ دوسرا خط ہے۔ چونکہ راقم السطور ان کے خطوط کے جواب متواتر ارسال کرتا رہتا لہذا حضور تمام حالات مجھ سے پوچھ لیا کرتے۔ بعد ازاں برادر م پیر سخی حسین صاحب برطانیہ سے حاضر خدمت ہوئے اور حضور بھی مدرسہ قرآن محل جھنگ صدر منتقل ہو گئے تو ان سے یہ خط تحریر کروایا اور انہیں دین و دنیا سے متعلق خصوصی تعلیم و تربیت فرمائی۔ آخر میں قبلہ پیر اختر حسین صاحب کی شادی سے متعلق بھی انہیں آگاہ فرمایا۔

### مکتوب نمبر - 67

مدرسہ قرآن محل

7-8-90

برخوردار گل گلزار غوثیہ محمد نواز قادری زاد اللہ شوقہ

السلام علیکم ورحمت اللہ

مزانج بخیر واضح ہو کہ میں نے اپنی طرف سے آپ کو خط لکھنے میں دیر کی ہے چونکہ نور العین محمد طاہر حسین اور شہباز آپ کو خط لکھتے رہتے ہیں اور آپ کے حالات میں سنتا رہتا ہوں۔ اب سخی حسین انگلینڈ سے آئے ہوئے ہیں ان کے ذریعے ہر یار دوست سے خط و کتابت کر رہا ہوں۔

طاہر میں خوب محنت کر کے دنیا کماؤ باطن میں اپنے ولی اور نبی سے محبت رکھیں جنہوں نے آپ کو بلایا ہے ان سے نیک سلوک رکھیں اگر وہ لوگ آپ سے کوئی خاص مطلب مانگیں تو ماسوائے شادی اور نکاح کے کسی قسم کا انکار نہ کیا کریں اگر نکاح یا طلاق کا کوئی سوال ہو



تو میرے مشورے کے بغیر ہرگز کوئی قدم نہ اٹھانا تا کید مزید ہے۔

پانچ وقتی نماز ظاہری اور اسم ذات نماز دائمی و باطنی کو ہرگز نہ چھوڑیں یہ دنیا صرف چند روزہ ہے پھر یہ موقع ہاتھ نہیں آئے گا باقی سب خیریت ہے۔ اہل آستانہ اہل طریقت سب کی طرف سے آپ کو السلام علیکم

آپ کو تازہ خبر سنائیں کہ عزیزم اختر حسین کی شادی ہو گئی ہے لہذا انکی تنہائی کے دن کٹ گئے اور اب طبیعت خاطر مشغول اور مصروف اور مسرور زندگی گزار رہے ہیں لہذا آپ کو مبارک ہو۔

میں جھنگ میں رہتا ہوں آپ کی والدہ یہاں میرے پاس آئی ہوئی ہے اور آپ کا بھائی ممتاز بھی آتا رہتا ہے آپ کو سلام کہتے ہیں۔ اپنے حالات سے ہر مہینے مطلع کرتے رہا کریں۔

والسلام مع الکرام

دعا گو فقیر محمد کرم حسین حنفی القادری

میرا پتہ یہ ہے

مہر سرفراز احمد اینڈ کمیشن شاپ غلہ منڈی جھنگ صدر فقیر محمد کرم حسین قادری کو ملے۔





## ڈاکٹر ریاض حسین مگسی کے نام

حضور قبلہ عالم 1986 سے لیکر تادم وصال یعنی 1991 تک ڈاکٹر ریاض حسین مگسی کے زیر علاج رہے جو کہ جھنگ سول ہسپتال میں چیف اسپیشلسٹ ہیں۔ کبھی کبھار حضور خود بھی ان کی کلینک پر تشریف لے جاتے لیکن اکثر و بیشتر انہیں دربار شریف پر یا مدرسہ قرآن محل جہاں بھی حضور قیام فرما ہوتے بلا لیا کرتے۔ بعض اوقات طبع شریف کی کیفیت لکھ کر بھیج دیتے جس کے مطابق ڈاکٹر صاحب دوائی تجویز کر دیتے۔

## مکتوب نمبر - 68

7-8-90

”بخار ٹھیک ہو گیا ہے اس کے بعد بلغم آنی شروع ہو گئی ہے اور دمہ بھی بہت ہے۔ پیاس لگتی ہے ساری رات کھانسی لمبا نہیں پڑنے دیتی صبح کی آذان کے بعد کچھ آرام آتا ہے“

25-12-90

کھانسی بلغم دمہ زیادہ ہو گئی ہے لیٹا نہیں جا سکتا درد بہت ہوتی ہے دردوں سے کسی وقت بخار ہو جاتا ہے حرارت محسوس ہوتی ہے رات ایسے ہی گزرتی ہے صرف بیٹھا رہتا ہوں“



## محبت اللہ فی الدنیا علیہ

چودہ (۱۴) برس کی عمر، گھر کے لاڈلے، اسکول کی جان، دوستوں کی شمع، ایسے میں قبلہ والد صاحب کی جدائی، وسیع حلقہ ارادت، سات معصوم بہن بھائیوں کا بوجھ، وطن سے دوری، اقارب سے محرومی، تعلیم سے خیر آبادی سب سے بڑھ کر حضرت خواجہ کی مسند ارشاد پر متمسک ہونا اتنا مشکل ترین کام تھا کہ اس عمر کے نوجوان کے لیے ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونا ممکن نہیں لیکن مادر زاد ولی نے اپنے منور قلب و دل پر مشکلات کا یہ پہاڑیوں اٹھایا کہ ایک تیزکا معلوم ہونے لگے اور چند ہی سالوں میں دربار عالیہ بلوآ نہ شریف کی رونقیں اور ولایت کی روشنی کی کرنیں دیکھ کر اہل دل پکاراٹھے کہ جو شرف و عظمت اہل اللہ کو ہزاروں ریاضتوں کے بعد اور کئی سال کی جفاکشی کے بعد ملتا ہے وہ منازل پیر کرم حسینؑ نے بچپن ہی میں طے کر لیں۔

قلب و فراست اور صبر و ولایت نے تمام بوجھ سہہ لیا لیکن کمزور و ناتواں جسم ان ذمہ داریوں کا پہاڑ برداشت نہ کر سکا۔ ۱۹۵۶ء عین علام شباب میں آپ کو خون کی الٹی آئی جو کہ ٹی بی کی علامت تھی تمام حلقہ ارادت اور عزیز و اقارب کی پریشانی کی کوئی حد نہ رہی لیکن حضور قبلہ عالمؑ نے اپنے مشاغل، عبادات اور روحانی مصروفیات میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ اس مرض کے عین عروج پر ایک اور لاعلاج مرض دمہ بھی شروع ہو گیا۔ جس طرح ہر چیز حضور قبلہ عالمؑ کی گرویدہ تھی اس طرح ان بیماریوں کو بھی آپ سے اس قدر لگاؤ ہوا کہ زندگی بھر ساتھ نہ چھوڑا۔

حضور قبلہ عالمؑ نے ملک کے مشہور و معروف ہسپتالوں میں علاج کروایا نامور ڈاکٹروں سے چیک اپ کروایا مدتوں تک ادویات استعمال کیں لیکن امراض ختم نہ ہوئیں۔

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی



کسی صاحب دل نے کیا خوب کہا ہے

محبت اللہ الدنیائی الدنیا علیل ” تَطَاوُلُ رِقْمِهِ قَدْ وَاوَاهُ وَاوَاهُ

سَقَاةٌ مِنْ مَحَبَّةٍ لَكَ اس فَارَوَاهُ اَلْمَحْمُومِ اِذْ سَقَاهُ

فہام لِحَبَّةٍ بِمَا اِلَيْهِ فَلَیْسَ یَرِیدُ مَحْبُوبًا سِوَاہُ

کَذَا لَکَ مِنْ اِدْعٰی شَوْقًا اِلَیْہِ یُحْسِمُ مَحَبَّةً حَتّٰی یَرٰہُ

(اللہ تعالیٰ کا محبت دنیا میں (ہمیشہ) بیمار رہتا ہے اس کی بیماری طویل ہوتی ہے اس کی دوا

اس کی بیماری ہی ہے وہ اس کی محبت میں حیران ہو کر اس کی طرف بڑھتا ہے اور وہ اس کے

سوا کسی اور محبوب کو نہیں چاہتا۔ اس نے اپنی محبت کا پیالہ پس اس کو پلایا پس اس کو اسے کے

نگاہ دار نے سیر لب کر دیا۔ ایسا ہی اس شخص کا حال ہے جو اس کا مدعی ہے اور وہ اسی کی محبت

میں سرگرداں پھرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا دیدار ہو جائے)

آپ کے سلسلہ طریقت کے شیخ اجل حضرت شیخ سری سقطی بھی عمر شریف کا بیشتر حصہ علی

رہے اور بائیس مرتبہ شفا خانوں میں داخل ہونا پڑا۔

حضور قبلہ عالم نے سالی آسینیووریم (کوہ مری) ایم۔ بی نیوٹی بی ہسپتال (فیصل آباد)

گلاب دیوی ہسپتال (لاہور) اور نشتر ہسپتال (ملتان) میں داخل رہے اور ڈاکٹر افتخار الملت

، ڈاکٹر عبدالرشید، ڈاکٹر محمد سلیم اور ڈاکٹر ریاض حسین مگسی جیسے ماہر ڈاکٹروں کے پاس زیر

علاج رہے۔

حضور قبلہ عالم کا جسم اطہر ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ معلوم ہوتا تھا اور وزن صرف اکتیس (۳۱) کلو

تھا۔ تقریباً پینتیس (۳۵) برس آپ نے بسترِ علالت پر گزارے۔ اس دوران مرض کی

شدت کا یہ عالم رہا کہ رات بھر کبھی نیند نہ کی صرف چند لمحے بیٹھ کر تکیہ پر ٹیک لگائے آرام

فرماتے تمام رات کھانسی جاری رہتی، سینہ اور جسم میں درد رہتا اکثر بخار بھی ہو جاتا لیکن اللہ

کے فقیر نے دن کی مصروفیات، مشاغل اور مجالس میں ذرہ کمی نہ آنے دی۔



اتنی طویل علالت، رات بھر کی بے خوابی، شدید تکلیف اور کھانسی آپ کے اخلاق  
کریمہ پر اثر نہ کر سکیں۔ صبح جب اللہ کے فقیر مجلس فرماتے تو چہرہ انوریوں ہشاش بشاش اور  
پر مسرت ہوتا کہ بیماری کا ذرہ بھی گمان نہ ہوتا۔





## بابا ڈاکٹر علی محمد سندھی کے نام

۱۹۹۰ء میں ڈاکٹر صاحب سندھ سے پنجاب ہجرت کر آئے تو حضور قبلہ عالم نے انہیں عارضی طور پر میاں یوسف خان بلوچ کے ہاں احمد پور سیال میں ٹھہرایا اور ان کے لیے مناسب زمین کی تلاش شروع ہوئی۔ کوٹ زوار سے حاجی محمد اشرف نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے قریب بڑی اچھی زمین فروخت کے لیے ہے آپ ڈاکٹر صاحب کو بھیج کر دکھادیں شاید انہیں پسند آجائے۔

حضور قبلہ عالم نے یہ تمام تفصیلات لکھ کر ایک درویش کے ہاتھ ڈاکٹر صاحب کی طرف ارسال فرمائیں۔

## مکتوب نمبر - 69

۷۸۶

اخى المکرم حکيم على محمد قادري قطبي زاد الله شوق

السلام عليكم ورحمت الله وبركاته

واضح ہو کہ کوٹ زوار سے حاجی محمد اشرف وڑائچ آیا ہوا تھا اس نے زمین کی تسلی دی ہے جس وقت آپ خریدنا چاہیں ایک ہفتہ پہلے ہمیں اطلاع کر دیں۔ زمین تین آدمی کے نام ہے ایک کراچی میں رہتا ہے ایک گجرات میں رہتا ہے تاکہ ہم انہیں بلا سکیں باقی زمین اچھی ہے تین چار فٹ کے نیچے ریت ہے جو کہ اچھی ریت ہے خراب نہیں ہے باغ لگ سکتا ہے ہر قسم کا درخت لگ سکتا ہے ہر طرز کی فصل ہو سکتی ہے صرف اس کو گوبر کی کمی ہے دو سال کوئی اچھا مزارع اس میں گوبر کھاد وغیرہ استعمال کرے تو بہترین



زمین ہے ۴۰ ہزار فی کیلہ (ایکڑ) بستی میں جو مکان ہے ۱۰ مرلے کا دو  
کرے (18x12) فٹ کے ہیں پختہ حویلی پختہ مکان گارڈ T.R ٹائل کی چھت ہے اس  
کے بھی 40 ہزار مانگتا ہے واللہ اعلم

جس طرح آپ مناسب سمجھیں مطلع فرمادیں ذرویش قائم علی اور محمد بخش کی دوائی بھیج  
دیں۔ بھائی عطاء اللہ کو خط لکھیں تاکہ بغیر اپریشن کے ہم دوائی کے ساتھ آنکھیں بنوا  
سکیں۔ علی احمد بالکل راضی خوش ہے موضع باغ والی علی احمد کی خالہ جمعہ کو یہاں  
آئی تھیں وہاں خیریت ہے

یہاں جملہ اہل آستانہ کی طرف سے آپ کو یوسف کو السلام علیکم

والسلام

الفقیر محمد کرم حسین حنفی قادری





## لالہ محمد رفیق طاہر کے نام

حضور قبلہ عالم کے چچا زاد بھائی اور صادق الیقین مرید۔ حضور کے آبائی گاؤں نواں ضلع میانوالی میں رہائش پذیر ہیں اور محکمہ تعلیم سے وابستہ ہیں۔ حضور ان کے ساتھ خصوصی محبت و شفقت فرمایا کرتے تھے۔ حضور کے متعلقین میں سے بڑے شعلہ بیان مقرر ہیں۔ آستانہ شریف پر حاضری کے دوران جمعہ شریف کا خطاب انہی کے سپرد ہوتا ہے بڑی عالمانہ اور مدلل تقریر کرتے ہیں۔ فن تحریر و تقریر میں خاص ملکہ حاصل ہے۔ حضرت اخی قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب سے سلسلہ طریقت میں مجاز بھی ہیں۔ عموماً موسم گرما کی چھٹیاں دربار شریف پر ہی گزارتے ہیں۔ حضور قبلہ عالم سے دست بیعت ہونے کا واقعہ کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں جس مجھے کسی ولی کامل سے بیعت ہونے کا شوق ہوا تو میں کئی اولیاء اللہ کے پاس گیا لیکن قلبی اطمینان نہ ہوا۔ میرے دل میں ایک معیار تھا کہ میں اس کا مرید ہوں گا جو ایسا ہو گا۔ ایک دن جب میں نے یہ بات چچا میاں غلام رسول صاحب سے کی تو انہوں نے فرمایا اگر کوئی اللہ کا بندہ تیری خواہش یا معیار کے مطابق مل بھی جائے اور وہ تجھے قبول نہ کرے تو پھر کیا کرو گے؟ بابا جی علی گل سے میں نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا جب تم جھنگ جاؤ تو حضور حافظ پاک کے مزار اقدس پر سلام کر کے عرض کرنا حضور مجھے کامل مرشد عنایت فرمائیں انشاء اللہ کام ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ بعد جھنگ آیا تو حضور حافظ پاک کے مزار اقدس پر عرض کی۔ حضور! آپ جہاں بھر کے راہبر و ہادی ہیں مگر ہم آپ کا خون ہو کر بھی کامل مرشد سے محروم ہیں۔ گھر واپس آ گیا تو ایک دن خواب میں حضور حافظ پاک کو دیکھا۔ حضور ایک مکان میں چار پائی پر تشریف فرما ہیں۔ سر مبارک پر مانگ نکلی ہوئی ہے۔ میں دروازے کے سامنے سے گزرا تو مجھے آواز دی حاضر ہوا تو بائیں طرف اشارہ کر کے فرمایا جاؤ مرید ہو جاؤ۔ میں اندر گیا تو مکان میں حضور قبلہ عالم تشریف فرما ہیں۔ مجھے



آپ نے بیعت کیا۔ واپس آیا تو حضور حافظ پاک نے پوچھا کہ مرید ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا اب چلے جاؤ۔ صبح ہوئی تو بابا جی علی گل صاحب کو خواب بتایا تو فرمایا اب جلدی جاؤ تمہارا کام ہو گیا ہے۔ دوبارہ ستمبر ۱۹۸۵ء کے عرس مبارک پر دربار شریف حاضر ہوا حضور نے دیکھتے ہی پیر جاوید اقبال اور پیر اختر حسین سے فرمایا اپنے اس دوست سے کہو کہ ہمارا مرید ہو جائے۔ انہوں نے عرض کی حضور یہ تو کئی بار عرض کر چکا ہے مگر حضور نے قبول ہی نہیں فرمایا۔ میں اس سے قبل پیر جاوید اقبال اور پیر اختر حسین صاحب کے ذریعے حضور قبلہ عالم کی بارگاہ میں کئی بار عرض کر چکا تھا کہ مجھے مرید کر لیں لیکن آپ فرماتے لالہ! آپ کسی بڑے پیر کا مرید ہونا۔ فلاں سید کے مرید ہو جاؤ۔ حضور ٹال دیتے اب کی بار زبان مبارک سے خود فرمایا اور میرے سفارشیوں کو ہی سفارشی بنانا ان کے لیے بھی حیرانگی کی بات تھی۔ میں اس وقت خاموش رہا۔ مجلس کے بعد میرے ان قریبی دوستوں نے دریافت کیا یہ کیا بات ہوئی پہلے تو حضور تمہیں مرید ہی نہیں کرتے تھے۔ آج خود فرما رہے ہیں اور تم خاموش رہے آگے بڑھ کر مرید کیوں نہیں ہوئے۔ میں نے کہا آپ صبر کریں بات کچھ اور ہے۔ اب کی بار میں بڑی سفارش لایا ہوں۔ دوسرے دن حضور مدرسہ قرآن محل تشریف لے گئے میں ایک دن بعد پیر اختر حسین صاحب کے ساتھ حاضر خدمت ہوا تو فرمایا ابھی کچھ اور دیکھنا ہے۔ میں نے عرض کی حضور نہیں۔ فرمایا میرے قریب ہو۔ حضور نے شرف دست بیعت سے نوازا۔ پھر کمال عنایت سے خود اسم اعظم اور دوسرے وظائف سمجھائے۔ تصور شیخ اس قدر پیار و محبت اور قلبی توجہ سے سکھایا کہ فرمایا میں یہ وظیفہ کروں گا تم غور کرنا حضور نے اسم اعظم کیا تو آپ کی ریش مبارک شانوں سے لگ کر ہلتی تھی میں آج بھی اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جب بھی آنکھیں بند کر کے تصور شیخ کرتا ہوں تو حضور قبلہ عالم کی ریش مبارک میرے سامنے اسی طرح ہلنے لگتی ہے۔

وصال سے کم و بیش دو ہفتے قبل حضور قبلہ عالم نے یہ خط مدرسہ قرآن محل سے لالہ جی



کے نام تحریر فرمایا اور راقم السطور کی پڑھائی کے لیے چھٹیاں دربار شریف پر گزارنے کا حکم فرمایا۔ گمان غالب ہے کہ حضور کی حیاتِ طیبہ کا یہ آخری خط ہے

### مکتوب نمبر - 70

۷۸۶

17-5-91

عزیزم لالہ محمد رفیق قادری سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عزیزی طاہر حسین کی پڑھائی کے لئے ہمیں ایک ٹیچر درکار

ہے۔ یکم جون سے چھٹیاں ہو رہی ہیں لہذا چھٹیاں ہوتے ہی آپ دربار شریف پر آ جائیں

﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ (۱) اللہ تعالیٰ آپ کو

جزائے خیر عطا فرمائے آمین

چچا فضل الہی صاحب کو سلام

والسلام

دعا گو

الفقیر محمد کرم حسین حنفی قادری

(۱) احسان کا بدلہ احسان ہے ﴿پ ۲۷: ۱۳۷﴾



بلوآئے جے آف

۱۹۷۸

۲۷/۸/۱۹۷۸

بہ فریاد رطل مکتبہ اربعہ قادریہ فی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الکشم - آریہ مکتبہ - پر اہم غنیمت باہم رسول پر آریہ لوفیل اور صوفی اور آریہ  
نور - ۹ -

حکیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنے ہم عصر کے دو لوگوں کو دیکھا ہے اللہ  
سینہ آریہ کو معروف ہے کہ وہ غنیمت کے دروازے پر آریہ لوفیل اور صوفی اور آریہ  
نہیں کیا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کسی نے اللہ کے دروازے پر آریہ  
اطلاع دے کر آریہ لوفیل اور صوفی اور آریہ  
۹ غنیمت کے دروازے پر آریہ لوفیل اور صوفی اور آریہ  
اس میں آریہ لوفیل اور صوفی اور آریہ

غنیمت کے دروازے پر آریہ لوفیل اور صوفی اور آریہ  
ہے اور آریہ لوفیل اور صوفی اور آریہ



حکیم صاحب عمیرہ صلیب (حال لوال دیوانہ کرنا لکڑی  
سدم کن جی د احمدیہ اور عقبت و نبرہاں کو اسکے

نبرہ الہی استانی علیہم برہا فرتہ استانیہ میانہ لکڑی  
صراکلمہ لہور استانیہ علیہم لکڑی ادریس پور نبرہ و مادر

درا  
لکو الفو کلمین عفو عنہ  
استانیہ پورانیہ لکڑی استانیہ پورانیہ لکڑی



مخلصی طالب المولیٰ کامل ایمان صادق یقین مباحثہ معمول مسلم اللہ المتان

السلام علی من لا ینزلہ - بعد دعائے طہین فریضت جاہلین و ظلم ہوا

۱۵ ماہ شوال کو آپکی ملاقاتِ فرحت آیات کا مستثنیٰ ہوں امید ہے کہ

قبل فرمائے ہوئے تشریف لائیں گے کیونکہ دو چار دن کیسے منڈی آباد ہوئی جانے

اور آپکی شرکت باعث برکت ہے - لطیف برکت ریزہ سوال یہ ضرور ہے

تاریخ مذکور سے پہلے جا بیٹھا اسلئے امید و التوا ہے -

دیگر عزیزین پر طاق و عہد مبارک سے امید رکھتا ہوں کہ روضت ہوئے

پہلے نماز کو دعا - حکم دید عالم لحوال عند اللہات بالمشافہ ہوئے

انشاء اللہ عظیم کریم اہل برکت و ارباب السلام -

مبارک الشکر اللہ العزیز العالی العزیز العالی العزیز



{ بنام انبرد کشنده و مہربان }

۲

حبوت

۲۰ جاپٹ

۱۰

جمادی الاول

اتوار

اے گمراہ تورا رحمت نازل یعنی ہم فتح غلام رسول

بدرگاہ رب العزت دوام مقبول

علیہم السلام تمہ السلام علیکم ورحمت اللہ

مفردہ جالوفا کما ستیف حال پورا الحمد للہ رب العالمین آپ سے ایسے ہی شرفاوار

کامیاب ہوئے یہ انت اللہ تعالیٰ تمہارا ہم صلح آپ کی طرف سے پیشہ

کے لئے ہوا ہے رخصت مہنی و ملتجی بارگاہ فوٹو لاغزات ہوں

یا سید عبدالقادر حیدر شہداء اللہ دی آغینوں آدرینی

فی سبیل اللہ یا عباد اللہ

پڑے مجمع اشعار گو بار یعنی جو اہل ریزے بدگشتہ دراد

جو پیرو ہضات سے لڑنے تقویت بخش نسیم ترسیل فرمایا ہوا

{ حق اللہ شیطانی علی لسان عمر بن الخطاب کے معنی اق و کتاب کا زبان میں

دوست شریفی روئے دلی سرخا میں بول رہی ہے  
چہا رومی صاحب قیس کے قصے میں اور کھلتے ہیں

عشق لیلے نسبت این کار میں است

حسن لیلے علس رخسار میں است

دیگر گزشتہ کلمہ سوز کچھ پیار کیا گوارت پر طبیعت مانی جو عمل ہو

چوند سوزا باری نہیں رکھوں تو اسے چلے سے لڑا لولہ لعلیف ہر حال

ہے دماغ میں عرق پاک کہ فرما

وار  
اگر کرم میں شوق

Marfat.com



محبت لرب کا پلنا مبارک  
ملا با در سکا در مان مبارک

مبارک مجلس پاکان مبارک  
حضور ساقی ستان مبارک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آستانہ تاروی ہندوستان تریف

جمعۃ المبارک 8 جون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے کہ میری زندگی میں جو کچھ ہوا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ میری زندگی میں جو کچھ چاہے وہ ہو۔

میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے کہ میری زندگی میں جو کچھ ہوا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ میری زندگی میں جو کچھ چاہے وہ ہو۔

میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے کہ میری زندگی میں جو کچھ ہوا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ میری زندگی میں جو کچھ چاہے وہ ہو۔

میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے کہ میری زندگی میں جو کچھ ہوا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ میری زندگی میں جو کچھ چاہے وہ ہو۔



كَمْ وَهَدَيْتَنِي وَنَسَّيْتَنِي عَلَى سُبُوهِ الْأَرْحَامِ

آستانہ قادریہ ندوگی شریف عید مبارک

۴۱۶

رضوی 12  
روزنامہ عید مبارک  
پندرہ روزہ

۲۸  
۸  
۸۰  
خالدیہ خیریت  
مکتبہ دارالعلوم  
مکتبہ خیریت

صَبَّارٌ مَبَّارٌ يَا غَلَامَ غَوْثِ الْعِلْمِ مَبَّارٌ مَبَّارٌ فِي الْوَلَدِ الْوَالِدِ

الغلام علم در رحمت اللہ و ذمہ داریتے۔ رمضان المبارک عید مبارک کی مبارک ہو۔  
پیارے والدین مبارک ہو جو میری زندگی میں رہے۔ میری یادیں ہمیشہ تمہاری یادوں میں رہیں گی۔  
اب جسے خوش خدائی نیک کردار دوستوں کو بھی مبارک ہو کتب سلسلہ کا مطالعہ اور دیکھنے  
میں مبارک ہو نوافل نیما کہ خدایا کا معربت میرا بہن مبارک ہو اور علم کا فرزانہ ہے۔  
وَمَا يَزَالُ عَبْدَانُ أَنْ يَقْتَرِبَ إِلَيَّ بِالنَّوْافِلِ كَمْ بَخَارِي دَسَلَمِ فِي يَوْمِ مِيرَاغَوْه نَوَافِلِ كَيْ ذَالِي  
میرا قرب حاصل کرتا ہے مثنیٰ میں اسکا آنکھوں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے میں اسکا  
کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے میں اسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پلہ دتا ہے میں اسکا  
پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ پہناتا ہے جو چھ دن چھ سے ماڈلتا ہے میں فرورڈ سے دیتا ہوں  
سبحان اللہ بڑا بلند مرتبہ نوافل کا کسین نوافل کی قضا واجب نہیں بلکہ باطنی اشتغال  
عشق و یاد و ذکر خفی سے قضا کو آراہم و تارہ ظاہری اور باطنی دونوں اخذ جاری رہ سکتی  
کہیں ایسا نہ ہو کہ شریعت کے سندان سے حقیقت کی قدیل ٹوٹ نہ جائے

بلکہ۔ در کفے جا کہ شریعت در کفے سندان عشق

میر ہو سنانے نذر اند جا کہ و سندان باختن

حُفْرَتِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا فَرَّانِي كَيْ كَمْ عِلْمُ الظَّاهِرِ عَيْنِ الْإِنْسَانِ عِلْمُ الْإِبْرَاهِيمِ نَوْرِ الْعَيْنِ  
الْعَيْنُ بِلَا نَوْرٍ مَحْمُودٌ = عِلْمُ الظَّاهِرِ عَيْنِ الْإِنْسَانِ كَيْ كَمْ عِلْمُ الْإِبْرَاهِيمِ نَوْرِ الْعَيْنِ  
کے بغیر نور ہی توئی ہے۔ ظاہر میں نوافل باطن میں وسیلہ ہو ظاہر باطن باطن باطن  
حلی الاختصاص حضور کو بہت کہیں

دیگر اس مبارک عید میں کئی اور عیدوں کی یادیں یاد کرنے کیلئے یاد دہانی  
کا ستمبر کو نہایت زیادتی اساتذہ کرام سے ہو رہی ہے تو یہاں دو عقیدے باقی ہیں

Marfat.com



۱-۴-۹۰

قسم برادر محمد نواز فاضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ  
خوب جاہن از درم محمد بہ عدم خبر و معلوم

مکتوب برای ماسف احوال پورا پورہ کر برای خوشی ہوئی

سنا ہے آجے والی پورہ ای کیے آئے اور کیے چلے گئے سید اور بکری نے ایک  
گھاٹ سے کیے پالی لیا ایک تو کوں بنال ما جاوہر مل گیا جس نے آپ کو کال تک پہنچا دیا  
اور تفصیل کیساتھ تبصرہ کریں تو میں برای خوشی ہوگی حق نواز گلزردہ فاطمہ اور آپ نے ہر مہینہ  
کو جب سے کیے باز کا اور صلیح صلیح میں نصف مہینہ گزار دیا آپ سارے لوگ  
شانس کے قابل ہیں۔ یہاں آستانہ پر کئی فریبتیہ عزیزم جلیوہ اقبال کلیم اور موسیٰ  
کالہ محمد سرباز محمد افسر کو سوسہ رمضان شریف برای دھوکہ دہا کے گزار رہے ہیں۔

سائیکس کو دیکھ کر یہاں تیاری پوری ہے امید ہے انشاء اللہ ۸ یا ۱۰ آدھی پائیس  
مظاہر ظاہر باقاعدہ روزے تراویح نماز باجماعت اور کرتے ہیں ہم بھی داد و تحسین کے قابل ہیں  
اولیٰ کے تینوں شہرہ نے مسجد میں قیام رکھے ہیں امید ہے علیہ الفطرت مسجد اور شہرہ  
آزاد پورہ پائیس جاوہر اقبال کو سوسہ کھاری میں کارگزاری پر ضرور گفتگو کرے  
محمد بہر سندن بھی فاضل خوشی گو تا سوسہ تویم جیے ٹائیگر اورے رکھ رہے ہیں۔  
حافظ محمد یوسف ولاد آرا الیردد تزان مجید سنا رائے مظہر صاحب جمعہ شریف کو خوب آقا  
دلنڈر سے لوگوں کے داد و نکل کرتے ہیں جب بیت ہ فورڈ کلاں کو سوسہ

دعا گو محمد کلیم بن فاضل انوار شہری منگالی شریف

Marfat.com



88 کبری جناب انیسٹریٹ سٹیل ملز کراچی

جناب عالی

السلام علیکم۔ گزارش ہے کہ والدہ صاحبہ کو والدہ بزرگوار حج و عمرہ میں مٹی کو بذر لیم فلڈیٹ لندن چلے گئے ہیں وہاں سے رمضان شریف کا آفری عشرہ جناب پیرزادہ لعل اکبرین اور والدہ صاحبہ سعودی عرب میں مکہ معظمہ میں گزاریں گے جہاں پر فدوی کی معمولیت بہت کمزوری ہے سبب بنو ازاد اور آپ جناب ملکہ اقبال صاحبہ برادر شہر باز کو کہیں نہ آید مہینہ ماویزہ یعنی رمضان شریف ماویزہ لینے کے متعلق پوچھیں اگر وہ صاحبہ تشریف دین تو مہینہ یکم شعبان یعنی رمضان شریف سے ایک مہینہ قبل ہی مہینہ کا دستگیر کیسے آپ کے دروازہ سے لینی کراچی رہ کر دیت میں آ رہے ہیں صاحبہ بند و بست فرما کر مطلع فرما دیں جو نہ والدہ صاحبہ کا حکم آیا ہے کہ میں رمضان شریف میں ضرور آؤنگی سعودی عرب میں ملوں لہذا آپ کو جو کچھ چاہیں مطلع کریں ہم ایک مہینہ سے ہی ویزے کیسے کر رہے ہیں آپ جانیگا

بیان کوئی خاص بند و بست نہیں ہو سکا دیگر سبب فرماتا ہے ملک حق نواز ولد ملک ہاڈس خان اس وقت ہماری عورت ہے اسے خاطر ہے درو میاں نسیم رسول ہم وہیں آ رہے ہیں کیوں سے آ رہے ہیں - دارالسلام

الغفور الرحیم جسکی تادری منگانی سے لے



83 - 8 - 83

محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ علیہ  
مدنی مجدد بیدار نثار صاحب

اللہ علیہم در رحمت اللہ بیاں اور وہاں کی فریب از در بیان رب الوت مردم نیک مطلوب احوال رائد  
آپ کے خطوط مبارک کے باعث مسرت و نشاط ہوتے ہیں ان مکتوب کبریا کے الملائکات کے  
آپ کی ارسال کردہ تحزبان سے ایک خواجہ جورت صاحبہ آمدہ سید کے سامنے وضو کی تکمیل پھر بیابا گیا  
اب درویش سعید میں غسل کرتے ہیں اور وضو کرتے ہیں اللہ کے آپ کا یہ قبول فرمائے آمین  
آپ کا خواب جو ہے یہ بالکل صحیح ہے۔

یہ دنیا درویش کو اپنے امتحان گاہ ہے زندگی تک انسان کا امتحان شروع رہتا ہے  
جس کے آپ کو باطنی اور روحانی طور پر تمام پیشہ کا تیار رکھتے ہیں اور آگاہ کرتے ہیں  
اے ہوشیور ہم دار اے ہمد خدا یک نفس یک دم مباحث از حق جدا

پاس دار انسان اے مرد خود تا ترا میں تا فلہ منزل ہر د  
اے مرد خدا ایک ایک مائیں خدا کو یاد رکھو عقل منزل آدمی مائیں انسان سے ایک دم  
بھی غافل مائیں دنیا جتنی کہ وہ منزل ہر د تک پہنچ جاتا ہے۔ اس خواب کا مطلب یہ ہے کہ

جتنا بھی تو اترتا ہے یہ تورا ہے اور زیادہ کرو یہ تورا ہے اور زیادہ کرو تورا ہے اور زیادہ  
یہ بیعت اچھا خواب ہے خوب سے خوب تر کیوں گوشاں رہو اللہ تعالیٰ فرزند -  
دیگر نماز ایسا امتحان کیوں ہے فرداً فرداً از پھر اللہ علیہم السلام ارسال نہیں۔

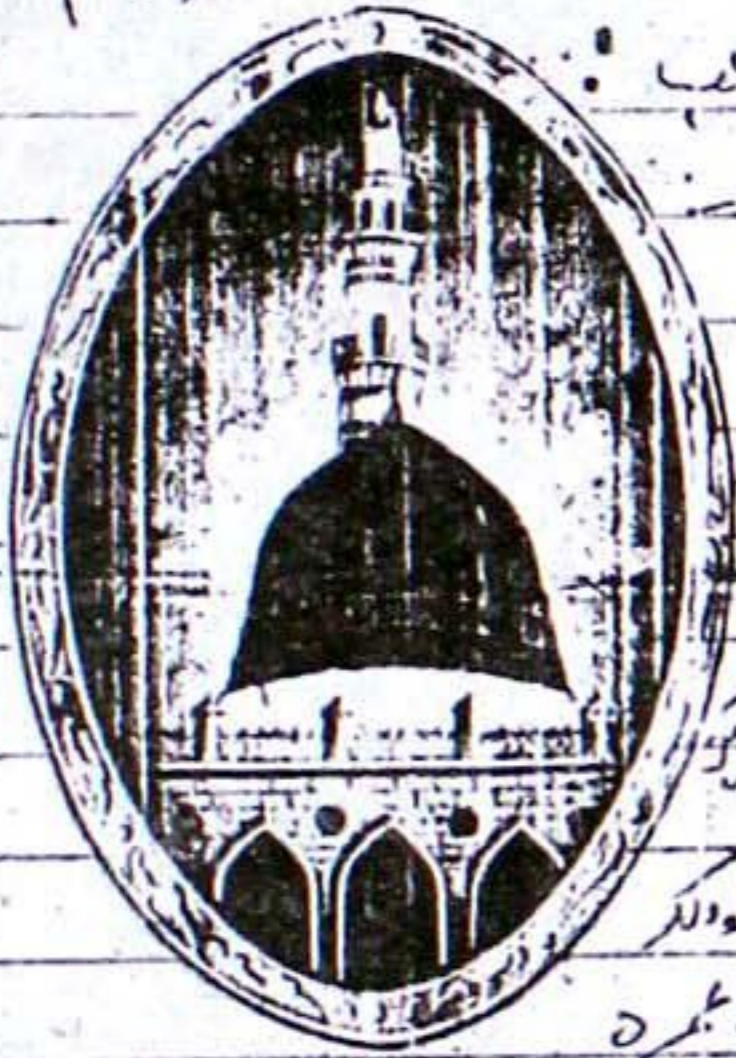
اگر کبھی مائیں تورا ہے اور تو = میری = چشم تر کا سلام لہذا حضور نبی ہزار میں  
دست بستہ مائیں اترتے زیادت کا موقع مائیں زمانا بارہ

فیروز کرم حین قادری حنفی مدنی شریف

Marfat.com



از ملاقای تبریز کمدن و اصل علی بن موسی الرضا - بسم الله الرحمن الرحيم  
5-6-85



بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم



8 صفحہ  
88-4-4

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مخبرم نوری رحمہ اللہ علیہ فی اللہ تعالیٰ فی الدارین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 ار سال یعنی میری طرف سے برادر صاحب سرفراز اللہ خان کو سیشن بنا کر صلح کر دینا  
 مافی تدبیر بیان غلام حسین کو میری طرف سے صلح کر دینا  
 اختیار ذوالفقار حسین کو صلح کر دینا  
 ہم برادران نظر کیفیت جیسا جیسا ہیں انکو خود بخود صلح کر دینا  
 رمضان سے پہلے مبارک ہو رمضان سے پہلے یا بہترین کہہ کر نزل کر لینا  
 شروع کر دینا اسلئے کہ یہ دن ایک دفعہ رات کو پڑھیں دو سو رات دو دفعہ  
 تیس رات تین دفعہ اسلئے روزانہ ایک بار پڑھتے جائیں ۴۱ رات جب آئے تو ۱۴ دفعہ  
 نزل کر لینا اگر آگے سے پڑھ کر دین ۱۴ رات کا بہترین یعنی جو رات دینا  
 میں منافع ہی منافع اور عاقبت میں بیشک بیکار ہوتے آپ کو لعیب اور ہزار  
 جو کچھ بروقت کا کام ہے اللہ کا ذکر جلیل میں یاد رکھنا کہ میں در صلح میں آجیے اللہ  
 جمع آبلو آتے کیوں کے صلح یا حقوق طارحین جو کچھ غور کیا کہ فرما دیکھا یا  
 نے کی صلح آپ کو سنی بہ تمام دربار کے اور فقین سرفراز اللہ خان سے صلح  
 یا آتے میدان صلح میں کو اس صلح ار سال میں خدایا صلح  
 دعا گو شیخ اکبر قادری

۱۶





**بہرست کتب آستانہ عالیہ منگانی شریف**

۱- دیوان قطبیہ (منظوم کلام حضور قطب الاقطاب پیر محلوئی) مطبوعہ

مرتب: حضور پیر محمد طاہر حسین صاحب قادری

۲- تنویر الابرار مع اوراد قادریہ (افادات عالیہ حضور قبلہ عالم منگانوی) مطبوعہ

مرتب: حضور پیر محمد طاہر حسین صاحب قادری

(اس کتاب کی شرح "معارف الحسنین" کے نام سے علامہ مفتی محمد فاروق سلطان قادری الازہری

لکھ رہے ہیں)

۳- فیضانِ کرم (ملفوظات عالیہ حضور قبلہ عالم منگانوی) مطبوعہ

مرتب: حضور پیر محمد طاہر حسین صاحب قادری

۴- ایدِ کرم (مکتوبات عالیہ حضور قبلہ عالم منگانوی) مطبوعہ

مرتب: حضور پیر محمد طاہر حسین صاحب قادری

۵- مظہر الموعظ (خطبات عالیہ حضور قبلہ پیر محمد مظہر حسین صاحب قادری) مطبوعہ

مرتب: لالہ محمد رفیق طاہر قادری

۶- متاع دید (سفرنامہ حجاز مقدس) مطبوعہ

مرتب: حضور پیر محمد طاہر حسین صاحب قادری

۷- حضور قبلہ عالم منگانوی نمبر (مجلہ آئینہ کرم) مطبوعہ

مرتب: حضور پیر محمد طاہر حسین صاحب قادری

۸- مشکوٰۃ عشق (منتخب منظوم کلام سرکار حافظ پاک، حضور قبلہ عالم اور حضرت مظہر الانوار) زیر طبع

مرتب: حضور پیر محمد طاہر حسین صاحب قادری

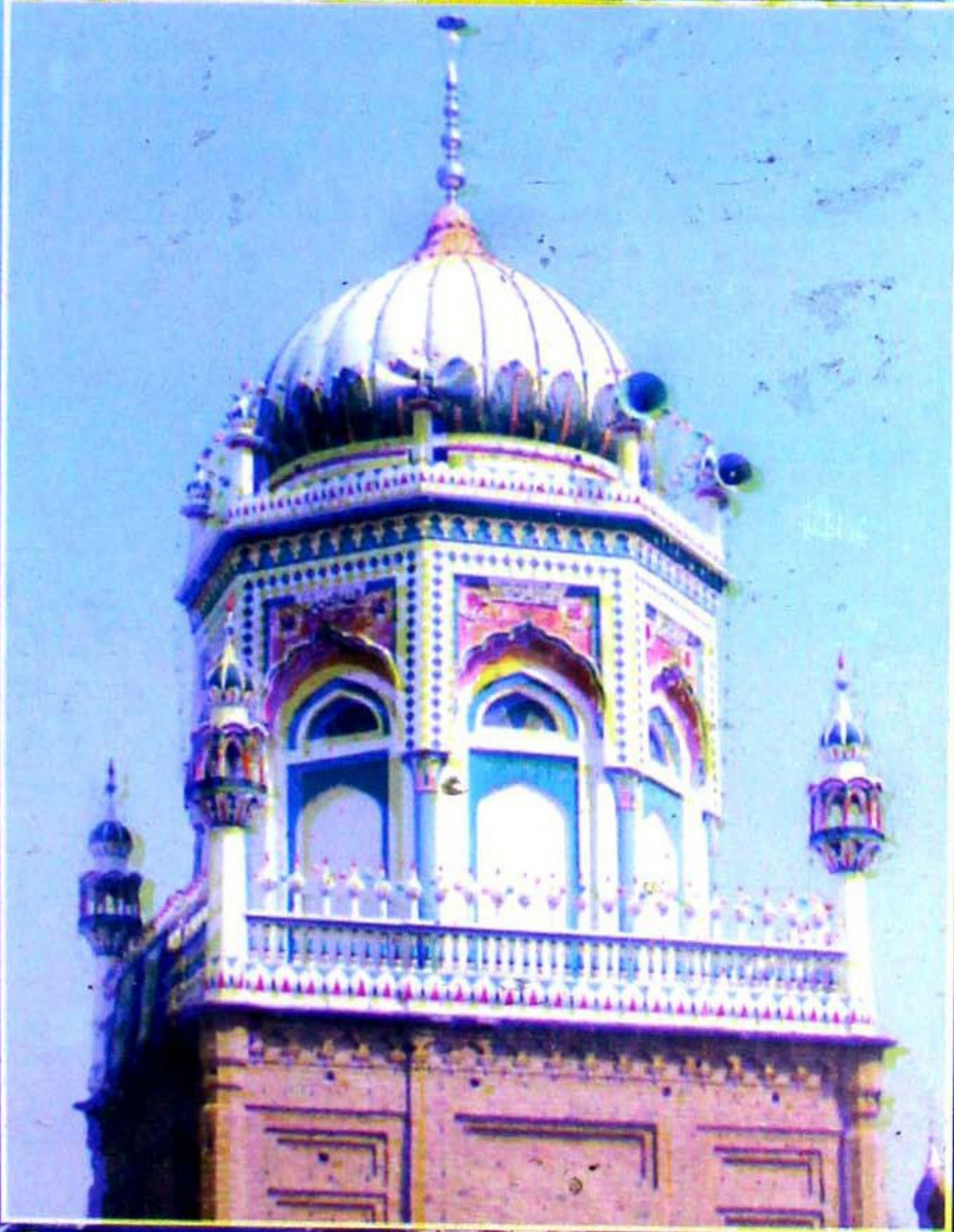
۹- لغات عشق - (منظوم کلام) زیر طبع

ترجمہ قلم: حضور پیر محمد طاہر حسین صاحب قادری









پٹنہ کا پتہ - مکتبہ جمال کرم، 9، مرکز الایس، دربار ہارٹھنڈ ٹاؤن

Voice: 92-42-7324948 Mobile: 0300-4205906



تشریح و ماہی ہر پر دست قلم  
 لایہ بر کرم باز و شتاب النبی

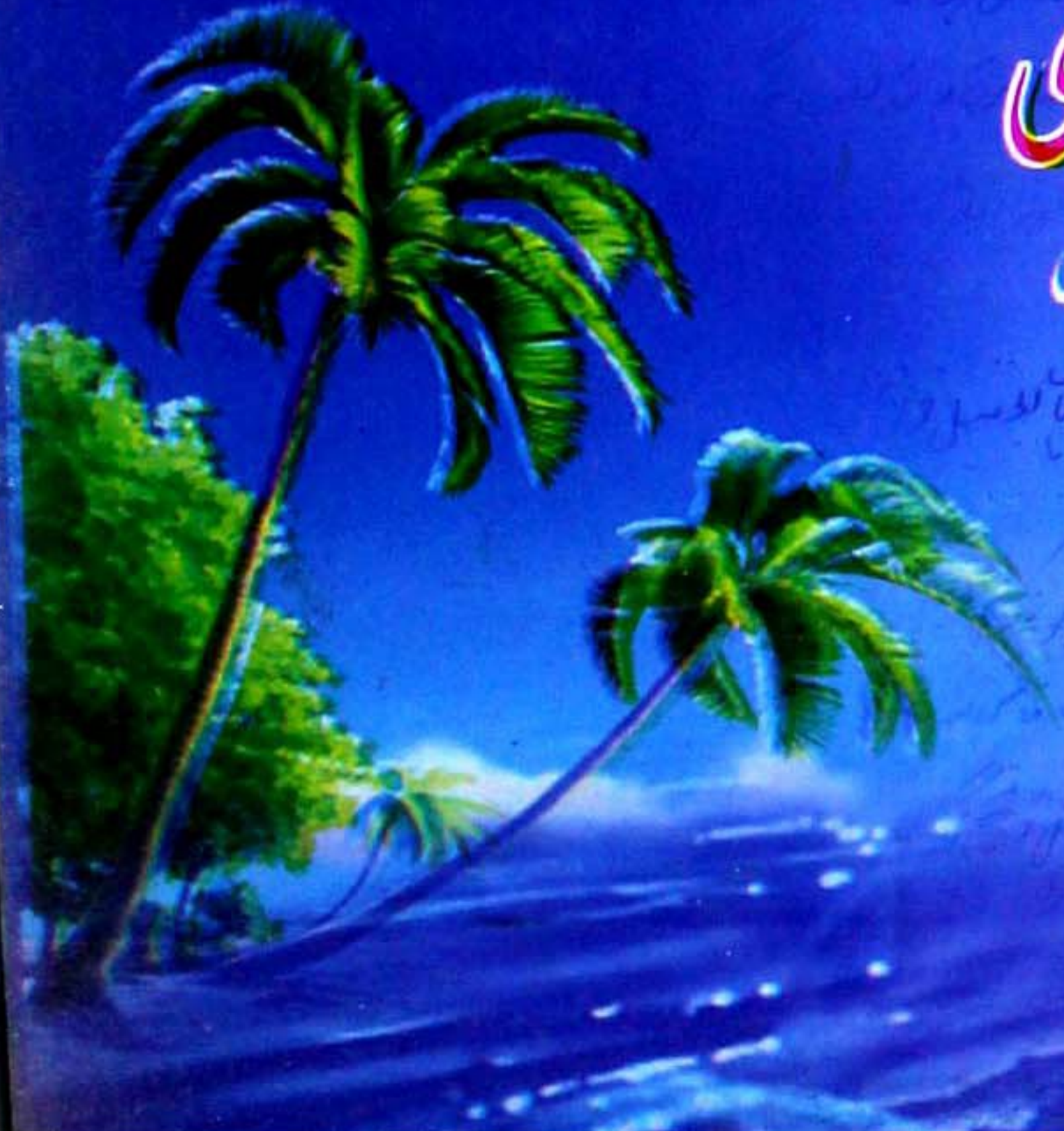
# ابراہیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْقُرْآنَ عَلٰی قُلُوْبِنَا  
 ذِکْرًا وَّ عَلٰی لِسٰنِنَا حَقًّا وَّ عَلٰی قُلُوْبِ  
 الْغٰیظِیْنَ حِجَابًا وَّ عَلٰی سَمْعِنَا حِجَابًا  
 وَ عَلٰی اَبْصَارِنَا حِجَابًا وَّ عَلٰی سَمْعِنَا  
 حِجَابًا وَّ عَلٰی اَبْصَارِنَا حِجَابًا

مکتوبات طیبات

تالیف مولانا ابراہیم عارف رانا نیر لائسنس  
 خواجہ محمد کرم حسین قادری

نور اللہ تعالیٰ مرقدہ المشہور حضور قید عالم سنگانوی



تالیف الطیف

محمد حسین قادری